سلسلہ احادیث صحیحہ

كتاب الاخلاق والبر والصله

نیکی، اخلاق اور صلہ رحمی کی احادیث

امام البانی رحمتہ اللہ علیہ

ترجمہ: نگہت ہاشمی

نظر ثانی: ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

النّور پبلیکیشنز

سلسلہ احادیث صحیحہ

كتاب الاخلاق والبر والصلة

نیکی اخلاق اور صلہ رحمی کی احادیث

سلسلہ احادیث صحیحہ

کتاب الاخلاق والبر والصلة

نیکی اخلاق اور صلہ رحمی کی احادیث

امام البانی رحمۃ اللہ علیہ

لفظی ترجمہ: نگہت ہاشمی

نظر ثانی: ڈاکٹر عبدالرّؤف ظفر

بامحاورہ ترجمہ: ابو میمون محمد محفوظ اعوان

نام کتاب : **سلسلہ احادیث صحیحہ**

مئولف : امام البانی

ترجمہ : نگہت ہاشمی

طبع اوّل : جنوری 2012

تعداد :

ناشر : النورانٹرنیشنل

لاہور : 102-H گلبرگ III فون: 042-35881169,35851301

اسلام آباد : ہاؤس نمبر 9/A، سٹریٹ نمبر:44، جوہر روڈ فون: 051-2852700

فیصل آباد : 121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ فون: 041-8759191

کراچی : ورلڈ بزنس سنٹر، 2nd فلور، 18th ایسٹ سٹریٹ، فیز 1 فون: 021-35393200

ای میل : infoalnoorinternational@gmail.com
alnoorint@hotmail.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

النّور کی پراڈکٹس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

مومن کمیونیکیشنز 48-B گرین مارکیٹ بہاولپور فون نمبر: 062-2888245

قیمت : روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

ابواب

ابواب

ابواب	

ابواب

ابواب

ابواب

ابواب

ابواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہر چیز کو تخلیق کیا، اسے درست کیا، اچھی صورت میں ترکیب دیا، پھر اس کی راہ نمائی کی۔ دورد وسلام ہے محمد رسول اللہ ﷺ پر، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عظیم اخلاق کے حامل انسان کامل بنے۔ جن کی زندگی کے ہر پہلو کو رب العزت نے سب کے لئے نمونہ بنادیا۔ سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ٹھوکروں سے بچنے کے لئے سلامتی والا، امن والا، عافیت والا دین اسلام عطا فرمایا۔ اس دین کا دارمدار محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی پر ہے۔ جس کی دو قسمیں ہیں۔

جن کے بارے میں سیدنا محمد ﷺ کا فرمان ہے: **تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَاتَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ**. (موطا امام مالک 1628) **''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت ہے''.**

حمد وثناء اس ذات کے لئے ہے جس نے وحی کو ہمارے لئے محفوظ کردیا۔ الحمدللہ۔ مسلمان وہ خوش نصیب قوم ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور اس کے نبی ﷺ کی سنت دونوں محفوظ ہیں۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کے عہد سے لے کر اس دور تک مسلسل کوششیں جاری وساری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی زندگیوں کو اپنے نور سے بھردے جو لوگ حیات ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث خدمت کے لئے مصروف عمل ہیں اور جو لوگ اس جہان سے جاچکے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو روشن کردے اور ان سب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

جو لوگ حدیث رسول ﷺ کی حفاظت کی خدمت انجام دے کر اس جہان سے جاچکے ان میں اس دور کے سب سے بڑے محدث علامہ محمد ناصر الدین البانی 1420ھ نے احادیث رسول ﷺ کی تخریج کرکے ایک طرف تحقیق کرنے والوں کے لئے نئے راستے کھول دیئے ہیں اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والوں کے لئے صحیح اور ضعیف احادیث کو الگ الگ کردیا ہے۔ یوں رب العزت کی رحمت سے رحمۃ اللعالمین ﷺ کی روشنی سارے جہان والوں کو پہنچ رہی ہے الحمدللہ۔

محمد رسول اللہ ﷺ عمدہ اخلاق کے حامل تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات کو نمونہ ٹھہرایا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ. (القلم:4) اور یقیناً تم اعلیٰ اخلاق پر ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا: **اَنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ** (مسند احمد:8939) یقیناً مجھے صالح اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کو واجب کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب:21)

یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس نے اپنے رسول کی اتباع ہر ایمان لانے والے پر واجب کردی ہے کیونکہ وہ ایسے رسول ہیں جن کے عظیم اخلاق

کو اللہ تعالیٰ نے مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں ان ہی لوگوں کی قدر و منزلت ہے جن کے اخلاق کریمانہ ہیں اور جو محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. (سنن ترمذی :1162)

''ایمانداروں میں ایمان کے لحاظ سے کامل وہ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے اچھے ہیں۔ تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے (حسن سلوک میں) بہتر ہیں''۔

سیدنا جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے میرا سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق تم سب سے اچھا ہے''۔ (ترمذی:2018)

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ''نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے''(صحیح مسلم:6516)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''حسن خلق سب سے افضل عمل ہے۔''(مسند احمد:17967)

اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ عمدہ اخلاق کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہیرے جواہرات زیادہ قیمتی ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نبی ﷺ سے محبت کی جائے کیونکہ آپ ﷺ کے اخلاق بے مثال، آپ ﷺ کی نیکی لازوال اور صلہ رحمی بے نظیر ہے۔

امام البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سلسلہ احادیث صحیحہ میں سے اخلاق، نیکی اور حسن سلوک کی احادیث کی کتاب **الاخلاق والبر والصلة** کا لفظی ترجمہ اسی مقصد کے حصول کی ایک کڑی ہے تا کہ آپ ﷺ نے جیسے اخلاق، نیکی اور صلہ رحمی سکھائی اس کو ان ہی الفاظ میں سیکھ سکیں۔ اور آپ ﷺ کے کلام کی برکت بھی نصیب ہو۔ نصیحت دل میں اُترے، اور اخلاق میں تبدیلی، نیکی اور صلہ رحمی کے کام کرنے کی رغبت پیدا ہو۔

یہ احادیث ہر فرد اور ہر گھر کی ضرورت ہیں لہٰذا میری گذارش ہے کہ اپنے دن اور رات کے وقت میں سے کچھ وقت نکالیں، سب مل کر بیٹھیں اور ایک یا دو احادیث روزانہ پڑھیں اِس پر غور و فکر کریں اِس طرح انشاء اللہ اپنے اخلاق کو سنوار سکیں گے۔ نیکی کے کاموں میں شوق پیدا ہوگا اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنے کا سلسلہ جاری ہوگا۔ جن لوگوں نے اس کتاب کو آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے کے لیے کوششیں کیں اللہ تعالیٰ ان سب کی کوششوں کو قبول فرمائیں۔ ان کی زندگیوں میں برکت عطا فرمائیں۔ ان کے ایمان میں اضافہ فرمائیں اور اعمال صالحہ کی توفیق نصیب فرمائیں۔ میں خصوصی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں، ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کا جنہوں نے نظر ثانی کی، فاطمہ عظمت کا جنہوں نے پروف ریڈنگ کی، بشریٰ منیر، رابعہ احسن اور ان کی ٹیم کا جن کی کوششوں سے یہ کتاب پایا تکمیل تک پہنچی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کتاب کو عملِ صالح بنا دے، اپنی رضا کے لیے خالص کرلے جو بھی اسے اخلاق کی درستگی، نیکی اور صلہ رحمی کے لیے پڑھے اس کو ان اعمال صالح کی توفیق نصیب فرمائے۔ اپنے رسول ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے، ان کی شفاعت نصیب فرمائے جس کی وجہ سے ہم جہنم سے نجات پا کر صالحین کے ساتھ جنت الفردوس میں پہنچ جائیں۔

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْاَخْلَاقُ وَالْبِرُّ وَالصِّلَةُ

اخلاق اور نیکی اور صلہ رحمی

فقاہت فی الدین اور حسن اخلاق کن لوگوں کی صفات ہیں؟

(2347). عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "خَصْلَتَانِ

2347۔روایت ہے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو خوبیاں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو خوبیاں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں:

لَاتَجْتَمِعَانِ فِی مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ"

نہیں جمع ہو سکتیں منافق میں حُسن اخلاق اور نہ سمجھ دین میں

حسنِ اخلاق اور دین میں فقاہت“۔(الصیحیحة:278)

فقاہت فی الاسلام کی برتری

(2348). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟

2348۔روایت ہے ابو ہریرہؓ سے سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کون زیادہ معزز ہے لوگوں میں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ سے سوال کیا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ: (أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ) قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا

فرمایا سب سے زیادہ ڈرنے والا ان کا اللہ سے انہوں نے کہا: نہیں اس کے بارے میں

”جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو“ صحابہ نے کہا ہم نے اس کے بارے میں تو سوال نہیں کیا تھا۔

نَسْأَلُکَ؟		قَالَ:			فَأَكْرَمُ النَّاسِ	
ہم نے سوال کیا تھا آپ ﷺ سے		فرمایا آپ ﷺ نے: تو سب سے زیادہ عزت والے لوگوں میں سے				
آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والے						
يُوسُفُ	نَبِيُّ اللَّهِ	ابْنُ	نَبِيِّ اللَّهِ	ابْنِ	نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ	خَلِيْلِ اللَّهِ"
یوسفؑ	اللہ کے نبی	بیٹے	اللہ کے نبی کے	بیٹے	اللہ کے نبی کے بیٹے	خلیل اللہ کے (پردادا)
اللہ کے نبی حضرت یوسفؑ ہیں جن کے باپ بھی نبی ہیں، دادا بھی نبی ہیں اور پڑدادا خلیل اللہ ہیں''						
قَالُوا:	لَيْسَ	عَنْ هٰذَا	نَسْأَلُکَ؟	قَالَ:		
انہوں نے کہا	نہیں	اس کے بارے میں	ہم نے سوال کیا آپ ﷺ سے	فرمایا:		
صحابہ نے کہا ہمارا سوال اس کے متعلق بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم عرب کی کانوں						
"فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ		تَسْأَلُونَنِي ؟	النَّاسُ			
تو کانوں کے بارے میں (مختلف لوگوں) عرب کے		تم سوال کرتے ہو مجھ سے	لوگ			
(یعنی مختلف لوگوں) کے متعلق سوال کررہے ہو؟						
مَعَادِنُ	خِيَارُهُمْ	فِي الْجَاهِلِيَّةِ	خِيَارُهُمْ	فِي الْإِسْلَامِ		
کانیں ہیں	بہتر ان میں سے	جاہلیت میں	بہترین ان کے	اسلام میں		
لوگ تو کانیں ہیں ان میں سے زمانہ جاہلیت کے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر ہیں						
إِذَا	فَقِهُوا.					
جب	دین کی سمجھ ہوا نہیں					
جبکہ انہیں دین کی سمجھ ہو''۔(الصحیحة:3996)						

صحابہ کے مابین رشتہء اخوت

(2349). عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آخَی ﷺ

2349۔(روایت ہے) انسؓ سے انہوں نے کہا بھائی چارہ قائم کیا آپ ﷺ نے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیرؓ

بَیْنَ الزُّبَیْرِ وَبَیْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

درمیان زبیرؓ اوردرمیان عبداللہ ابن مسعودؓ کے

اورحضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔(الصحیحة:3166)

راستوں میں بیٹھنے کے حقوق

(2350) عَنْ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "اِیَّاکُمْ

(2350۔(روایت ہے) حضرت عمرؓ سے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: : بچو تم

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالْجُلُوْسَ فِی الصُّعُدَاتِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: الطُّرُقِ) فَاِنْ کُنْتُمْ

اور بیٹھنے سے راستوں میں (اورایک روایت میں: راستوں میں) پھر اگر ہوتم

''راستوں میں بیٹھنے سے بچو،

لَابُدَّ فَاعِلِیْنَ، فَأَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهُ" قِیْلَ : وَمَا حَقُّهُ ؟

ضروری کرنے والے تو دیا کرو راستے کو اس کا حق کہا گیا: اور کیا ہے حق اس کا؟

اگر ایسا ضروری طور پر کرنا ہی پڑ جائے تو راستے کو اس کا حق دیا کرو۔'' پوچھا گیا اس کا حق کیا ہے؟

قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَاِرْشَادُ الضَّالِ.

فرمایا: جھکا کر رکھنا نگاہ کو اور جواب دینا سلام کا اور راہنمائی کرنا بھٹکے ہوئے کی

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نگاہ جھکا کر رکھنا، سلام کو جواب دینا اور بھٹکے ہوئے کی رہنمائی کرنا“. (الصحیحۃ:2501)

رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کو کنیت سے پکارنا

(2351). عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَر

2351۔(روایت ہے) حمزہ بن صہیبؓ سے وہ اپنے باپ سے کہتے ہیں: کہا عمرؓ نے

حمزہ بن صہیب ، اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: حضرت عمرؓ نے

لِصُهَيْبٍ: أَیُّ رَجُلٍ أَنْتَ ، لَوْلَا خِصَالٌ ثَلَاثٌ فِيكَ ! قَالَ : وَمَا هُنَّ؟

صہیبؓ سے کتنا اچھا آدمی ہے تو اگر نہ ہوتیں صفات تین تجھ میں! کہا اور کیا ہے وہ

حضرت صہیبؓ سے کہا تو بڑا اچھا آدمی ہے، کاش تجھ میں تین (نامناسب) صفات نہ ہوتیں۔ صہیبؓ نے کہا وہ کون سی ہیں؟

قَالَ: اِكْتَنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ ، وَانْتَمَيْتَ

کہا: کنیت رکھی ہے تو نے حالانکہ نہیں تیرے لیے اولاد اور تو منسوب ہوتا ہے

حضرت عمرؓ نے کہا تو نے کنیت رکھی ہوئی ہے، حالانکہ تیری اولاد نہیں ہے، تو عرب کی طرف منسوب ہوتا ہے،

اِلَى الْعَرَبِ وَاَنْتَ مِنَ الرُّوْمِ وَفِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ

طرف عرب کے اور تو روم سے ہے اور تجھ میں اسراف ہے کھلانے میں

حالانکہ تو رومی ہے اور تو لوگوں کو کھلانے میں اسراف سے کام لیتا ہے۔ حضرت صہیبؓ نے کہا: آپ کا (یہ اعتراض کہ) کہ میں نے

قَالَ : أَمَّا قَوْلُكَ : اكْتَنَيْتَ وَلَمْ يُوْلَدْلَكَ:

انہوں نے کہا جہاں تک تیری بات ہے تم نے کنیت رکھی ہے حالانکہ نہیں اولاد تیری

کنیت رکھی ہوئی ہے، حالانکہ میرا کوئی لڑکا نہیں ہے

فَإِنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَنَّانِي أَبَايَحْيٰى وَأَمَّا قَوْلُكَ:

تو یقیناً رسول اللہ نے ﷺ کنیت رکھی میری ابو یحییٰ اور جہاں تک تیرا قول ہے:

(تو اس کا جواب یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے خود میری کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی۔ آپ کا دوسرا اعتراض کہ)

اِنْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَلَسْتَ مِنْهُمْ ، وَاَنْتَ رَجُلٌ

تم نے منسوب کیا ہے طرف عرب کے اور نہیں تم ان میں سے اور تم آدمی ہو

میں نے اپنے آپ کو عربوں کی طرف منسوب کر رکھا ہے حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں، بلکہ رومی ہوں (تو اس کا جواب یہ ہے کہ

مِنَ الرُّوْمِ ، فَاِنِّي رَجُلٌ مِنَ النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ فَسَبَتْنِي

روم سے تو یقیناً میں آدمی ہوں نمر بن قاسط سے پھر قید کر لیا ہے مجھے

) میں قبیلہ نمر بن قاسط سے ہوں، رومیوں نے مجھے موصل سے قید کر لیا،

الرُّوْمِ مِنَ الْمَوْصِلِ بَعْدَ اِذْ أَنَا غُلَامٌ عَرَفْتُ نَسَبِي

رومیوں نے موصل سے بعد اس کے میں نوجوان تھا میں پہچانتا تھا نسب اپنا

میں اس وقت نوجوان تھا اور اپنا نسب پہچانتا تھا

وَاَمَا قَوْلُكَ : فِيْكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَاِنِّي سَمِعْتُ

اور جہاں تک تیری بات ہے تجھ میں اسرف ہے کھلانے میں تو یقیناً میں نے سنا

اور آپ (کا یہ اعتراض کہ) میں کھانا کھلانے میں اسراف کرتا ہوں تو میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ :" خِيَارُكُم مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ.

رسول اللہ ﷺ سے وہ فرماتے تھے بہترین تم میں سے ہے جو کھلائے کھانا

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے۔" (الصحیحۃ:44)

شرم وحیا کے فقدان کا انجام

(2352). عَنْ أَبِي مَسْعُودِ الْبَدْرِيِّ مَرْفُوعاً :" آخِر مَا أَدْرَكَ

2352۔(روایت ہے) ابو مسعود البدریؓ سے مرفوع روایت ہے: آخری بات جو پائی

حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلی نبوت کے کلام سے لوگوں کو آخری بات یہ ملی ہے:

النَّاس مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الأُولٰى: إِذَا لَمْ تَسْتَحي فَاصْنَعْ مَاشِئْتُ"

لوگوں نے کلام سے نبوت کے پہلی: جب نہ تم حیا کرو تو کرو جو تم چاہو

کہ جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کرتا پھرے۔" (الصحیحۃ:684)

شرم وحیا کی فضیلت

(2353).قَالَ ﷺ : " اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقاً ، وَخُلُقُ الاِسْلَامِ

2353۔ فرمایا ﷺ: یقیناً ہر ایک دین کے لیے مزاج ہے اور مزاج اسلام کا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر دین کا ایک مزاج ہوتا ہے،

الْحَيَاءُ" رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ .

حیا ہے۔ روایت کی گئی حدیث انسؓ سے اور عبداللہ ابن عباسؓ سے

اوراسلام کا مزاج حیا ہے‘‘ یہ حدیث حضرت انسؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی گئی ہے۔(الصحيحة:940)

(2354).عَنْ　اَبِی هُرَيْرَةَ　قَالَ　رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :　اَلْحَيَاءُ

2354۔(روایت ہے)　ابو ہریرہؓ سے　انہوں نے کہا　فرمایا　رسول اللہ نے ﷺ:　حیا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’حیاء ایمان سے ہے۔

مِنَ الْاِيْمَانِ ،　وَالْاِيْمَانُ　فِی الْجَنَّةِ ،　وَالْبَذَاءُ

ایمان سے ہے　اور ایمان　جنت میں (لے جانے والا ہے)　اور بدکلامی بدزبانی

اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے اور بدکلامی و بدزبانی، اکھڑ مزاجی (بدخلقی) سے ہے

مِنَ الْجَفَاءِ ،　وَالْجَفَاءُ　فِی النَّارِ.

سختی (اکھڑ مزاجی) سے ہے　سختی (اکھڑ مزاجی)　آگ میں (لے جانے والی) ہے

سختی (اکھڑ مزاجی) آگ میں (لے جانے والی) ہے‘‘۔(الصحيحة:495)

(2355).　عَنْ　عُمَرَ　قَالَ :　رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :　’’اِسْتَحْيُوْا

2355۔(روایت ہے)　عمرؓ سے　انہوں نے کہا:　فرمایا　رسول اللہ نے ﷺ:　شرم کرو

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:’’تم شرم کرو،

فَاِنَّ اللّٰهَ　لَا يَسْتَحْيِ　مِنَ الْحَقِّ ،　لَا تَأْتُوْا　النِّسَاءَ

تو یقیناً اللہ تعالیٰ　نہیں شرماتا　حق سے　نہ آؤ　عورتوں کے پاس

بیشک اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، عورتوں کو

فِی اَدْبَارِهِنَّ " .
ان کی پشتوں سے
پشت سے استعمال مت کرو۔'' (الصحیحة: 3377)
اللہ تعالی سے کیسے شرمایا جائے؟
(2356). عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ الاَنْصَارِیِّ : أَنَّ رَجُلاً قَالَ : یَارَسُولَ اللّٰهِ !
2356۔(روایت ہے) سعید بن الانصاریؓ سے: بے شک ایک آدمی کہا: اے اللہ کے رسول!
حضرت سعید بن زید انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ
ﷺ أَوْصِنِی قَالَ: " أُوْصِیکَ أَنْ تَسْتَحْیِیَ
ﷺ وصیت کیجیے مجھے فرمایا: میں تجھے نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تو شرم وحیا کرے
مجھے نصیحت فرمائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح شرم وحیا کر
مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَمَا تَسْتَحِیْ رَجُلًا مِنْ صَالِحِی قَوْمِکَ "
اللہ عزوجل سے جیسا کہ تو شرم کرتا ہے آدمی سے نیک لوگوں سے اپنی قوم کے
جس طرح تو اپنی قوم کے نیکوکار شخص سے شرماتا ہے۔'' (الصحیحة: 741)
بے مقصد گفتگو اور بخل کا انجام
(2357). عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ فَقَدَ كَعْباً فَسَأَلَ
2357۔(روایت ہے) کعب بن عجرہ سے یقیناً نبی ﷺ نے گم پایا کعب کو تو پوچھا
حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعب کو گم پایا تو ان کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کہاں ہے)؟

عَنهُ ؟	فَقَالُوا :	مَرِيضٌ ،	فَخَرَجَ	يَمْشِيُ	حَتّٰى
ان کے بارے میں	تو کہا انہوں نے	بیمار ہے	تو نکلے	وہ پیدل چلے	یہاں تک کہ

صحابہ نے کہا: وہ بیمار ہے آپ ﷺ پیدل نکل پڑے حتی کہ اس کے پاس پہنچ گئے،

أتَاهُ	فَلَمَّا	دَخَلَ	عَلَيهِ ،	قَالَ:	”أبْشِرْ	يَا كَعْبُ !
وہ آئے اُنکے پاس	تو جب	داخل ہوئے	ان پر	فرمایا:	خوش ہو جاؤ	اے کعب

جب آپ ﷺ اس پر داخل ہوئے تو فرمایا: ”اے کعب! خوش ہو جاؤ“۔ (یہ سن کر) اُس کی ماں نے کہا

فَقَالَتْ	أُمُّهُ :	هَنِيئاً	لَکَ	الْجَنَّةُ	يَا كَعْبُ !	فَقَالَ:
تو کہا	اُن کی ماں نے	مبارک ہو	آپ کو	جنت کی	اے کعب!	پھر فرمایا آپ ﷺ نے:

”اے کعب تجھے جنت مبارک ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پر قسم اٹھانے والی یہ عورت کون ہے؟ کعب نے کہا:

”مَنْ هٰذِهِ	الْمُتَأَلِّيَةُ	عَلَى اللهِ ؟“	قَالَ	هِيَ	أُمِّي	يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ!
کون ہے یہ	قسم اُٹھانے والی	اللہ پر؟	اُس نے کہا:	یہ	میری ماں	اے رسول اللہ ﷺ کے

اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میری ماں ہے۔

فَقَالَ:	”مَا يُدْرِيکِ	يَا أُمَّ كَعْبٍ !	لَعَلَّ	كَعْباً	قَالَ
تو آپ ﷺ نے فرمایا:	کیا معلوم آپ کو	اے اُم کعب!	شاید کہ	کعب نے	کہا ہو

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام کعب! ممکن ہے کہ کعب نے

مَالَا	يَعْنِيهِ ،	أوْمَنَعَ	مَا لَا	يُغْنِيهُ“.
جو نہیں	معنی رکھتی ہو	یا رُک گیا ہو (خرچ کرنے سے)	جو نہ	غنی کرتی ہو اسے

کوئی بے مقصد بات کہی ہو یا ایسی چیز (کو خرچ کرنے سے) رک گیا ہو جو اسے غنی نہ کرتی ہو“۔ (الصحيحة:3103)

جھگڑالو شخص اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوتا ہے
(2358). عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَبْغَضُ الرِّجَال
2358۔(روایت ہے) عائشہؓ سے نبی ﷺ سے فرمایا: سب سے زیادہ ناپسندیدہ آدمی
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ آدمی
اِلَى اللهِ الاَلَدُّ الْخَصِمُ .
نزدیک اللہ کے سخت جھگڑالو ہے۔
ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔'' (الصحيحة:3970)
چغل خوری کا مفہوم
(2359). عَنْ أنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ''أتَدْرُوْنَ
2359۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے نبی ﷺ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو
مَا الْعَضْهُ ؟'' قَالُوْا : اللهُ وَرَسُوْلُهُ أعْلَمُ قَالَ
کیا ہے چغل خوری انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:
کہ چغل خوری کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
'' نَقْلُ الْحَدِيْثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ اِلٰى بَعْضٍ، لِيُفْسِدُوا
بیان کرنا بات کو بعض لوگوں سے طرف بعض کے تاکہ فساد ہو
''لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے بعض کی باتیں بعض کو

بَيْنَهُمْ "
درمیان ان کے
بیان کرنا''۔(الصحیحۃ:845)
(2360). عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ :
2360۔(روایت ہے) عبداللہ ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا یقیناً محمد ﷺ نے فرمایا:
حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں: بلاشبہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:
" أَلا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ ؟ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ
کیا نہ میں خبر دوں تمہیں کیا ہے چغل خوری یہ چغلی کرنا ہے بات کرنا درمیان
''کیا میں تم کو نہ بتلاؤں کہ عضہ'' کیا ہے؟ یہ لوگوں کے درمیان چغلی کرنا ہے''
النَّاسِ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : اَلنَّمِيْمَةُ الَّتِيْ تُفْسِدُ بَيْنَ النَّاسِ "
لوگوں کے اور ایک روایت میں ہے چغل خوری ہے جو فساد ڈالے درمیان لوگوں کے
اور ایک روایت میں ہے: وہ چغلی جو لوگوں کے درمیان فساد برپا کردے''۔(الصحیحۃ:846)
غیبت کا مفہوم
(2361). عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حَنْطِبِ الْمَخْزُوْمِيْ مُرْسَلًا : أَنَّ
2361۔(روایت ہے) مُطّلب بن عبدالملک بن حنطب مخزومی سے مرسل: یقیناً
حضرت مطلب بن عبدالملک بن حنطب مخزومیؒ سے مرسل روایت ہے:

رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا الْغِيبَةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :
ایک آدمی نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے کیا ہے غیبت؟ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:
کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: غیبت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”أَنْ تَذْكُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَسْمَعَ“ قَالَ :
یہ کہ تم بیان کرو کسی آدمی سے جو ناپسند کرے وہ یہ کہ وہ سُنے اُس نے کہا:
”کسی آدمی کی ایسی بات بیان کرنا، جس کو وہ ناپسند کرے“۔
يَارَسُولَ اللهِ ﷺ ! وَإِنْ كَانَ حَقًّا ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ” اذا قُلْتَ
اے اللہ کے رسول ﷺ ! اور اگرچہ ہو وہ حق؟ فرمایا رسول اللہ نے ﷺ جب تم کہو
اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! اگر چہ وہ بات حق (اور درست) ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو نے (کسی کے
بَاطِلاً فَذٰلِکَ الْبُهْتَانُ “.
باطل تو یہ بُہتان ہے
بارے میں) غیر حق بات کی تو وہ تو بہتان ہوگا (نہ کہ غیبت)“۔(الصحيحة:1992)
(2362). عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَنْ جَدِّهِ
2362۔روایت ہے عمر بن شعیبؓ سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ
انہوں نے معاذ بن جبلؓ سے یقیناً وہ انہوں نے ذکر کیا نزدیک رسول اللہ ﷺ کے

اور وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کرتے
رَجُلاً فَقَالُوا : لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُطْعَمَ ، وَلَا يَرْحَلُ
ایک آدمی کا تو انہوں نے کہا نہیں وہ کھاتا یہاں تک وہ کھلایا جائے اور نہیں وہ سوار ہوتا
ہوئے کہا: وہ اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک اسے کھلایا نہ جائے اور جب تک اسے سوار نہ کیا جائے وہ سوار بھی نہیں ہوتا۔
حَتَّى يُرْحَلَ لَهُ فَقَالَ النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم " اغْتَبْتُمُوهُ " فَقَالُوا :
یہاں تک کہ وہ سوار کیا جائے اس کو تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم نے اس کی غیبت کی تو انہوں نے کہا:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے اس کی غیبت کی ہے صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !
يَارَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! اِنَّمَا حَدَّثْنَا بِمَا فِيهِ قَالَ :
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً بیان کیا ہم نے اس کو جو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہم نے وہی (عیب) بیان کیا ہے جو اس میں موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کسی کی غیبت کے لیے) تجھے یہی کافی ہے کہ
حَسْبُكَ اِذَا ذَكَرْتَ أَخَاكَ بِمَا فِيهِ ".
کافی ہے تجھے جب تو ذکر کرے اپنے بھائی کا جو اس میں ہے۔
تو اپنے بھائی کے اس (عیب) کا ذکر کرے جو اس میں ہے۔ (الصحيحة:2667)
غیبت کی مثالیں
(2363). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَرَبُ تَخْدِمُ
2363۔(روایت ہے) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا تھے عرب خدمت کرتے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب کے لوگ سفر میں ایک دوسرے کی خدمت کیا کرتے تھے۔

بَعْضُهَا بَعْضًا فِي الاَسْفَارِ، وَكَانَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَجُلٌ
ان کے بعض بعض کی سفروں میں اور تھے ساتھ ابی بکرؓ اور عمرؓ کے ایک آدمی
حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک آدمی تھا جو ان دونوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔
يَخْدِمُهُمَا ، فَنَامَا ، فَاسْتَيْقَظَا ، وَلَمْ يُهَيِّءْ
خدمت کرتا تھا اُن دونوں کی پھر دونوں سو گئے پھر بیدار ہوئے دونوں اور نہیں تیار کیا تھا
(ایک دن) وہ دونوں سو کر بیدار ہوئے تو خادم نے ان کے لیے کھانا تیار نہیں کیا تھا۔
لَهُمَا طَعَامًا ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : اِنَّ هٰذَا
ان دونوں کے لیے کھانا تو کہا اُن دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کے لیے یقیناً یہ
ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا:
لَيُوَائِمُ نَوْمَ نَبِيِّكُمْ ﷺ "وَفِي رِوَايَةٍ: لَيُوَائِمُ
البتہ موافقت کرتا ہے نیند کی تمہارے نبی ﷺ کی اور ایک روایت میں ہے البتہ وہ موافقت کرتا ہے
یہ (خادم) تمہارے نبی ﷺ کی نیند کے موافقت کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے تمہارے گھر کی
نَوْمَ بَيْتِكُمْ" فَأَيْقَظَاهُ فَقَالَا : ائْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ
نیند کی تمہارے گھر کی تو دونوں نے جگایا اس کو تو کہا ان دونوں نے جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس
نیند کی موافقت کرتا ہے۔ دونوں نے اسے جگایا اور کہا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا
فَقُلْ لَهُ : اِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ يُقْرِءَانِكَ السَّلَامُ، وَهُمَا
پھر کہو ان کے لیے بے شک ابو بکرؓ اور عمرؓ وہ کہتے ہیں آپ کو سلام اور وہ دونوں
اور آپ کو کہہ کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ آپ کو سلام کہتے ہیں

يَسۡتَأۡدِمَانِکَ ، فَقَالَ: ’’أَقۡرِئۡهُمَا السَّلَامَ، وَأَخۡبِرۡهُمَا

سالن طلب کرر ہے ہیں آپ سے　تو فرمایا:　کہنا ان دونوں کو　سلام　اور خبر دینا ان دونوں کو

اور وہ آپ ﷺ سے سالن طلب کرر ہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور ان کو بتلانا

أَنَّهُمَا قَدِ ائۡتَدَمَا ‘‘ فَفَزِعَا ، فَجَاءَ ا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ

یقیناً وہ تحقیق　دونوں نے سالن کھایا ہے　پھر گھبرا گئے دونوں　تو آئے　طرف　نبی ﷺ کے

کہ تم دونوں نے سالن کھالیا ہے۔ پس ابوبکرؓ وعمرؓ سن کر گھبرا گئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور کہا:

فَقَالَا : يَا رَسُوۡلَ اللهِ! بَعَثۡنَا اِلَيۡکَ نَسۡتَأۡدِمُکَ،

پھر انہوں نے کہا　اے اللہ کے رسول!　بھیجا ہم نے　آپ کی طرف　ہم نے سالن طلب کیا آپ سے

اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے (فلاں آدمی کو) آپ ﷺ کی طرف سالن لانے کے لیے بھیجا تھا۔

فَقُلۡتَ : قَدِ ائۡتَدَمَا فَبِأَيِّ شَيۡءٍ ائۡتَدَمۡنَا ؟ قَالَ : ’’بِلَحۡمِ

تو کہا آپ نے　تحقیق　سالن کھالیا دونوں نے　تو ساتھ کس چیز کے　ہم نے کھایا　فرمایا گوشت سے

اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں سالن کھا چکے ہو (بھلا) ہم نے کس چیز کا سالن کھالیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنے بھائی

أَخِيۡکُمَا ، وَالَّذِيۡ نَفۡسِيۡ بِيَدِهٖ اِنِّيۡ لَأَرٰى

اپنے بھائی کے　قسم ہے اس ذات کی　میری جان　اُس کے ہاتھ میں ہے　یقیناً میں　میں دیکھتا ہوں

کے گوشت کا، قسم ہے مجھے اس کی ذات کی جس ہاتھ میں میری جان ہے!

لَحۡمَهٗ بَيۡنَ أَنۡيَابِکُمَا ‘‘ قَالَا : فَاسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ،

اس کا گوشت　درمیان　تمہاری کچلیوں کے　ان دونوں نے کہا　پس بخشش طلب کریں ہمارے لیے

میں اس کا گوشت تمہاری کچلیوں کے درمیان دیکھ رہا ہوں‘‘۔ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ نے کہا ہمارے لیے بخشش طلب

قَالَ: ''هُوَ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمَا''.
فرمایا وہ تو چاہیے کہ وہ (خادم) بخشش مانگے تم دنوں کے لیے
فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس خادم کو ہی تمہارے لیے بخشش طلب کرنا چاہیے''۔ (الصحيحة:2608)
(2364). عَنْ عَمْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ مُعَاذِ
2364۔(روایت ہے) عمرو بن شعیبؒ سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ معاذ
عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے اور وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں:
بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلاً
بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں یقیناً وہ انہوں نے ذکر کیا پاس رسول اللہ ﷺ کے ایک آدمی کا
کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:
فَقَالُوا: لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُطْعَمَ ، وَلَا يَرْحَل
تو انہوں نے کہا نہیں وہ کھاتا یہاں تک کہ کھلایا جائے اسے اور نہیں وہ سوار ہوتا
وہ اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک اسے کھلایا نہ جائے۔
حَتَّى يُرْحَلَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ''اغْتَبْتُمُوهُ''
یہاں تک کہ سوار کیا جائے اس کو تو فرمایا نبی ﷺ نے تم نے غیبت کی ہے اس کی
اور جب تک اسے سوار نہ کیا جائے وہ سوار بھی نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کی غیبت کی ہے صحابہ نے کہا:
فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ ! إِنَّمَا حَدَّثْنَا بِمَا فِيهِ
تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً بیان کیا ہم نے اس کو جو اس میں ہے

اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے وہی (عیب) بیان کیا ہے جو اس میں موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(کسی کی غیبت کے
قَالَ : ” حَسْبُکَ اِذَا ذَکَرْتَ أَخَاکَ بِمَا فِيْهِ “.
فرمایا: کافی ہے تجھے جب تو ذکر کرے اپنے بھائی کا جو اس میں ہے۔
لیے) تجھے یہی کافی ہے کہ تو اپنے بھائی کے اس (عیب) کا ذکر کرے جو اس میں ہے“۔(الصحیحة:2667)
عذاب سے نجات دلانے والے اور جنت میں داخل کرنے والے اعمال
(2365). عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زَمِيْلٍ لَهُ
2365۔(روایت ہے) محمد بن جحادہ سے وہ ایک آدمی سے وہ اپنے ساتھی سے
محمد بن جحادہؒ ایک آدمی سے، وہ بنو عنبر قبیلہ والے اپنے ساتھی سے،
مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ ، عَنْ أَبِيْه وَكَانَ يُكَنّٰى أَبَاالْمُنْتَفِقِ قَالَ :
بنی عنبر میں سے وہ اپنے والد سے اور تھی کنیت اس کی ابوالمنتفق اس نے کہا:
وہ اپنے باپ ابومنتفق سے روایت کرتا ہے، وہ کہتے ہیں:
أَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا :
میں آیا مکہ تو میں نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو انہوں نے کہا:
میں مکہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا:
هُوَ بِعَرَفَةَ فَأَتَيْتُهُ ، فَذَهَبْتُ أَدْنُوْمِنْهُ
وہ عرفہ میں ہیں تو میں آیا ان کے پاس تو میں گیا قریب ہونے لگا آپ ﷺ سے
وہ عرفہ میں ہیں، میں آپ ﷺ کے پاس وہاں پہنچ گیا جب میں آپ ﷺ کے قریب ہونے کا ارادہ کرتا

فَمَنَعُوْنِی ، فَقَالَ: (اُتْرُكُوْهُ) فَدَنَوْتُ مِنْهُ ،
تو روک دیتے مجھے صحابہ تو فرمایا آپ ﷺ نے: چھوڑ دو اس کو تو میں قریب ہو گیا ان سے
تو صحابہ مجھے روک دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو'' میں آپ ﷺ کے اتنا قریب ہو گیا
حَتّٰی اِذَا اخْتَلَفَتْ عُنُقُ رَاحِلَتِهِ وَعُنُقُ رَاحِلَتِیْ
یہاں تک کہ جب مل گئی گردن آپ ﷺ کی سواری کی اور گردن میری سواری کی
کہ آپ ﷺ کی سواری کی گردن میری سواری کی گردن سے مل گئی،
فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللهِ ﷺ ! نَبِّئْنِیْ بِمَا يُبَاعِدُنِیْ مِنْ عَذَابِ
تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے بتلائیے اس کو جو دور کر دے مجھے عذاب سے
میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے اللہ کے عذاب سے دور کر دے
اللهِ ، وَيُدْخِلُنِیَ الْجَنَّةَ قَالَ: (1) تَعْبُدُ وَفِیْ رِوَايَةٍ :
اللہ کے اور داخل کر دے مجھے جنت میں فرمایا: (1) تم عبادت کرو ایک روایت میں ہے:
اور جنت میں داخل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(1) اللہ کی عبادت کرو
اُعْبُدِ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (۲) وَتُقِيمُ
عبادت کرو اللہ کی اور نہ تم شریک ٹھہراؤ اس کے ساتھ کسی چیز کو (2) اور تم قائم کرو
اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ
الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ (۳) وَتُؤَدِّی الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ (۴) وَتَصُوْمُ
نماز فرض (3) اور تم ادا کرو زکوٰۃ فرض (4) اور تم روزے رکھو
(2) فرض نماز قائم کرو (3) زکوٰۃ ادا کرو (4) ماہ رمضان کے روزے رکھو

رَمَضَانَ (۵) وَتَحُجُّ وَتَعْتَمِرُ (٦) وَانْظُرْ مَا تُحِبُّ مِنَ النَّاسِ

رمضان کے (5)اور تم حج کرو اور عمرہ کرو (6) اور جائزہ لو جو تم پسند کرو لوگوں سے

(5)حج و عمرہ ادا کرو۔(6)نیز اپنا جائزہ لو کہ جو تم اپنے حق میں سے پسند کرو

أَنْ يَاتُوهُ اِلَيْکَ، فَافْعَلْهُ بِهِمْ، وَمَا کَرِهْتَ

یہ کہ وہ آئیں اس سے تیری طرف تو کر وان سے اس کے ساتھ اور جو تم ناپسند کرو

کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا سلوک کریں، تو تم بھی وہی (سلوک) ان کے ساتھ کرو اور جو تم ناپسند کرتے ہو

أَنْ يَاتُوهُ اِلَيْکَ ، فَذَرْهُمْ مِنْهُ .

یہ کہ آئیں وہ اس کے ساتھ تیری طرف تو چھوڑ وان کو اس سے

کہ وہ تمہارے ساتھ ایسا کریں، تم بھی اُن کے ساتھ ایسا (سلوک) نہ کرو(الصحيحة:3508)

صلہ رحمی

(2366). عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ : " اِتَّقُو اللهَ وَ صِلُوْا

2366۔(روایت ہے) عبداللہ ابن مسعود سے (مرفوعاً بیان کیا ہے) ڈرو اللہ سے اور ملاؤ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو

أَرْحَامَكُمْ“.

اپنے رشتوں کو

اور صلہ رحمی کرو“۔(الصحيحة:869)

(2367). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
2367۔(روایت ہے) انس بن مالک ؓ سے یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا
حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ نے اپنی بیماری کے ایام میں فرمایا:
فِي مَرَضِهِ : "أَرْحَامَكُمْ أَرْحَامَكُمْ".
اپنی بیماری میں اپنی رشتہ داریوں کا اپنی رشتہ داریوں کا (خیال رکھو)
قرابتوں (کا خیال رکھو)، رشتہ داریوں (کا خیال رکھو)''۔(الصحیحۃ:1538,736)
(2368). عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ،
2368۔(روایت ہے) اسحاق بن سعید ؓ سے انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے
اسحاق بن سعید ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: مجھ کو میرے باپ نے بیان کیا:
قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ:
کہا تھا میں پاس ابن عباس ؓ کے تو آیا ان کے پاس ایک آدمی تو سوال کیا اس نے
کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟
مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : فَمَتَّ لَهُ بِرَحِمٍ بَعِيدَةٍ ، فَأَلَانَ لَهُ
کون ہے تو کہا تو بیان کیا اس کے لیے رشتہ داری کا دور کی تو نرمی کی اس کے لیے
اس نے دور کی رشتے داری تعلق بیان کیا۔ ابن عباس ؓ نے اس سے نرمی سے بات کی۔
الْقَوْلَ، فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : "اِعْرِفُوا أَنْسَابَكُمْ تَصِلُوا
بات میں پھر کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: معرفت حاصل کرو اپنے نسب کی تم جوڑو

اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے نسب کی معرفت حاصل کرو، تاکہ صلہ رحمی کرسکو۔

أَرْحَامَكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا قُرْبَ بِالرَّحِمِ إِذَا قُطِعَتْ

اپنے رشتہ داریوں کو پس یقیناً وہ نہیں قربت رشتے داری کی جب کہ قطع کردی جائے

کیونکہ رشتوں کے قریبی ہونے کا (کوئی مقصد نہیں) جب سرے سے قطع رحمی کردی جائے،

وَإِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً وَلَا بُعْدَ بِهَا إِذَا وُصِلَتْ وَإِنْ

اوراگرچہ ہو قریبی اور نہیں بعید ہونا اس کا جب صلہ رحمی کی جائے اوراگرچہ

اگرچہ وہ رشتے بہت ہی قریبی ہوں۔ اور رشتوں کے بعید ہونے (کا کوئی معنی نہیں) جب صلہ رحمی کی جائے

كَانَتْ بَعِيدَةً".

ہو دور کی

اگرچہ وہ بہت دور کی قرابتیں ہوں“۔ (الصحيحة: 277)

(2369). عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : أَمَرَنِي خَلِيلِي ﷺ بِسَبْعٍ :

2369۔ (روایت ہے) ابوذرؓ سے انہوں نے کہا حکم دیا مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات باتوں کا

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات امور کا حکم دیا

(1) أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينَ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ (2). وَأَمَرَنِي

(1) حکم دیا مجھے محبت کرنے کا مساکین سے اور قریب رہنے ان سے (2) اور حکم دیا مجھے

”(1) مسکینوں سے محبت کرنے اور ان کے قریب رہنے کا حکم دیا

اَنْ اَنْظُرَ ، اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِی وَلَااَنْظُرَ اِلٰی
یہ کہ نظر کروں طرف اس شخص کے وہ میرے سوا سے (مجھ سے کم) اور نہ میں دیکھوں طرف
(2) اپنے سے کم تر شخص کو دیکھنے اور اپنے سے برتر شخص کی طرف توجہ نہ کرنے کا حکم دیا
مَنْ هُوَ فَوْقِی (3) وَاَمَرَنِی اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ
اس شخص کے وہ میرے اوپر سے (3) اور حکم دیا مجھے یہ کہ میں جوڑوں رشتہ داری کو اور اگرچہ
(3) مجھے صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا اگرچہ وہ
اَدْبَرَتْ (4) وَاَمَرَنِی اَنْ لَا اَسْأَلَ اَحَداً شَیْئًا
رُخ پھیرنے لگے (4) اور حکم دیا مجھے یہ کہ نہ میں سوال کروں کسی ایک سے کسی چیز کا
رخ پھیرنے لگے (4) مجھے حکم دیا کہ میں کسی سے کوئی سوال نہ کروں
(5) وَاَمَرَنِی اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا (6) وَاَمَرَنِی اَنْ
(5) اور حکم دیا مجھے یہ کہ میں کہوں حق کو اور اگرچہ ہو کڑوا (6) اور حکم دیا مجھے یہ کہ
(5) مجھے حکم دیا کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہو (6) مجھے حکم دیا کہ
لَا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ (7) وَاَمَرَنِی
نہ میں خوف رکھوں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ملامت کا ملامت کرنے والے کی (7) اور حکم دیا مجھے
میں اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں (7) اور مجھے حکم دیا
اَنْ اَکْثِرَ مِنْ قَوْلِ : " لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ " فَاِنَّهُنَّ مِنْ کَنْزٍ
یہ کہ میں کثرت کروں اس قول کی: لاحول ولاقوۃ الا باللہ کیونکہ یقیناً وہ خزانوں میں سے ہے
میں کثرت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھوں۔ کیونکہ یہ کلمات عرش سے نیچے والے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے"۔

تَحۡتَ الۡعَرۡشِ وَفِی رِوَایَةٍ : فَاِنَّهَا کَنۡزٌ مِنۡ کُنُوزِ الۡجَنَّةِ

نیچے عرش کے اور روایت میں ہے: پس یقیناً وہ خزانہ ہے خزانوں میں سے جنت کے

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے،،۔.(الصحیحة:2166)

(2370). عَنۡ أَبِی هُرَیۡرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ" إِنَّ

2370۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یقیناً

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الۡخَلۡقَ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتۡ

اللہ عزوجل جب پیدا کیا اس نے مخلوق کو کھڑی ہوگئی رشتے داری تو پکڑی

”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو صلہ رحمی اللہ کی کمر پکڑ کر کھڑی ہوگئی۔

بِحَقۡوِ الرَّحۡمٰنِ ، فَقَالَ مَهۡ ؟ قَالَتۡ: هٰذَا مَقَامُ الۡعَائِذِ بِکَ

کمر الرحمٰن کی پس فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) رک جاؤ اس نے کہا یہ ہے مقام پناہ مانگنے کا تجھ سے

اللہ نے فرمایا رک جا۔ صلہ رحمی نے کہا: قطع رحمی سے پناہ طلب کرنے والے کا یہ مقام ہے۔

مِنۡ الۡقَطِیعَةِ قَالَ نَعَمۡ أَمَا تَرۡضَیۡنَ أَنۡ أَصِلَ مَنۡ وَصَلَکِ

قطع رحمی سے فرمایا ہاں کیا نہیں تو راضی ہوگی یہ کہ میں ملاؤں گا اس کو جو تجھے ملائے

اللہ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو (اس منقبت پر) راضی نہیں ہوگی کہ جس نے تجھے ملایا میں بھی اسے ملاؤں گا۔

وَأَقۡطَعَ مَنۡ قَطَعَکِ ؟ قَالَتۡ بَلٰی یَارَبِّ ! قَال

اور میں کاٹ دوں گا اس کو جو تجھے کاٹے؟ اس نے کہا کیوں نہیں اے میرے رب فرمایا

اور جس نے تجھے کاٹا میں بھی کاٹ دوں گا؟ اس نے کہا کیوں نہیں، اے میرے رب!

فَذَاكَ لَكِ" قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اقْرَءُوا

تو اسی طرح تیرے لیے ہے کہا ابوہریرہؓ نے: پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پڑھو

اللہ تعالی نے فرمایا: سو یہی (مقام) تیرا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ شِئْتُمْ " فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

اگر تم چاہو پھر کیا توقع ہے کہ تم اگر تم حکومت مل جائے یہ کہ تم فساد برپا کروگے زمین

اگر تم چاہتے ہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ لو: ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین

وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ

میں اور تم توڑ ڈالو گے اپنے رشتوں کو یہی لوگ ہیں جو اس نے لعنت کی اُن پر اللہ تعالیٰ نے

میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی کی پھٹکار ہے

فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ

پھر اس نے بہرہ کر دیا اُن کو اور اس نے اندھا کر دیا اُن کی آنکھوں کو کیا پھر نہیں وہ غور کرتے

اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی بصارت اللہ تعالی نے چھین لی ہے۔ کیا یہ قرآن میں غور فکر نہیں کرتے،

الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ".

قرآن میں یا دلوں پر اُن کے تالے ہیں

یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں۔ (الصحيحة:2741)

(2371). عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :اِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ

2371۔(روایت ہے) ابن عباس سے وہ نبی ﷺ سے فرمایا: یقیناً رشتے داری شاخ ہے

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’بلاشبہ صلہ رحمی رحمٰن کی کمر کو

آخِذَةٌ بِحُجْزَةِ الرَّحْمٰنِ ، يَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا ، وَيَقْطَعُ

پکڑنے والی کمر کو رحمٰن کی ملا لیتا ہے جو اس کو جوڑتا ہے اور کاٹ دیتا ہے

پکڑنے والی شاخ ہے۔ وہ (اللہ) اس کو ملانے والے کو ملا لیتا ہے اور اس کو کاٹنے والے کو

مَنْ قَطَعَهَا ‘‘.

جو اس کو کاٹتا ہے

کاٹ دیتا ہے‘‘۔(الصحيحة:1602)

(2372). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : عَطَفَ لَنَا

2372۔(روایت ہے) عبداللہ ابن عمروؓ سے اور انہوں نے کہا مروڑا ہے ہمارے لیے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اپنی انگلی کو مروڑا اور فرمایا:

رَسُولُ اللهِ ﷺ اِصْبَعَهُ فَقَالَ: ’’اِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ

رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی کو تو فرمایا: یقیناً صلہ رحمی شاخ ہے رحمٰن سے عزوجل

’’صلہ رحمی رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ ہے۔

وَاصِلَةٌ لَهَا لِسَانٌ ذَلِقٌ ، تَتَكَلَّمُ بِمَا شَاءَتْ، فَمَنْ

ملی ہوئی ہے اس کے لیے زبان ہے فصیح البلیغ کلام کرتی ہے جیسا کہ چاہتی ہے تو جس نے

اُس کی ایک فصیح و بلیغ زبان ہے جیسے چاہتی ہے کلام کرتی ہے۔ جس نے اس (صلہ رحمی) کو ملایا

وَصَلَهَا	وَصَلَهُ	اللهُ ،	وَمَنْ	قَطَعَهَا	قَطَعَهُ اللهُ
ملایا اس کو	ملائے گا اس کو	اللہ	اور جس نے	کاٹا اس کو	کاٹ دے گا اس کو اللہ تعالیٰ

اللہ اُس کو ملائے گا اور جس نے اس کو کاٹ دیا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا"۔(الصحيحة:2474)

(2373). عَنْ	أَبِي هُرَيْرَةَ	أَنَّ	رَجُلًا	قَالَ :	يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ !	إِنَّ
2373۔(روایت ہے)	ابو ہریرہؓ سے	یقیناً	ایک آدمی نے	کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ	یقیناً

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ!

لِي	قِرَابَةً ،	أَصِلُهُمْ	وَيَقْطَعُونَ ،
میرے لیے	کچھ رشتے دار ہیں	میں صلہ رحمی کرتا ہوں ان سے	اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں

میرے کچھ رشتے دار ہیں،(صورتحال یہ ہے کہ) میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں جبکہ وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں

وَأُحْسِنُ	إِلَيْهِمْ	وَيُسِيئُونَ ،
اور میں حسن سلوک کرتا ہوں	ان سے	اور وہ جہالت سے پیش آتے ہیں

اور میں (ان کے بارے میں) حکمت و دانائی سے کام لیتا ہوں،

وَأَحْلُمُ	وَيَجْهَلُونَ ،	قَالَ :	" إِنْ
اور میں حکمت سے کام لیتا ہوں	اور وہ جہالت سے پیش آتے ہیں	آپ ﷺ نے فرمایا:	اگر

جبکہ وہ جہالت سے پیش آتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:

كَانَ	كَمَا	تَقُولُ	فَكَأَنَّمَا	تُسِفُّهُمُ	الْمَلَّ
ہے (بات)	جیسا کہ	تم کہتے ہو	تو گویا کہ	تو منہ میں بھر رہا ہے ان کے	راکھ سے

اگر بات ایسے ہی ہے جیسا کہ تو کہہ رہا ہے تو تو اُن کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے۔ جب تک تیری یہ کیفیت رہے گی، اللہ کی طرف

وَلَایَزَالُ مَعَکَ مِنُ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِک

اور ہمیشہ رہے گی ساتھ تیرے اللہ کی طرف سے مددگار ان پر جب تک تم رہو گے اوپر اسکے

سے ہمیشہ تیرے ساتھ ایک مددگار رہے گا"۔ (الصحیحة:2597)

(2374). عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهَا : "اِنَّهُ مَنْ

2374۔(روایت ہے) عائشہؓ سے یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا ان کے لیے یقیناً وہ جس کو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کو فرمایا:

أُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، فَقَدْ أُعْطِیَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا

دیا گیا حصہ نرمی سے توتحقیق دیا گیا حصّہ بھلائی سے دنیا کی

"جس کو نرمی عطا کی گئی، اس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا

وَالْآخِرَةِ ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ

اور آخرت کی اور صلہ رحمی اور حسن اخلاق اور اچھا سلوک کرنا ہمارے سے

اور صلہ رحمی، حسن اخلاق اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے (جیسے امورِ خیر) گھروں (اور قبیلوں) کو آباد کرتے

يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيْدَانِ فِي الْاَعْمَارِ".

وہ آباد کرتے رہیں گھروں کو اور اضافہ کرتے ہیں عمروں میں

ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں"۔(الصحیحة:519)

(2375). عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَامِرِ الأَنْصَارِيِّ مَرْفُوْعًا : "بُلُّوا أَرْحَامَكُمْ

2375۔ (روایت ہے) سوید بن عامر انصاریؓ سے مرفوعاً تروتازہ رکھو صلہ رحمی کو

حضرت سوید بن عامر انصاریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صلہ رحمی کو تروتازہ رکھو،

وَلَوْ بِالسَّلَامِ ".

اور اگرچہ سلام کے ذریعے ہو

اگرچہ سلام کے ذریعہ ہی ہو“۔(الصحیحة:1777)

(2376). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا : "الرَّاحِمُوْنَ

2376۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمروؓ سے مرفوع روایت ہے رحم کرنے والوں پر

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ رحم کرنے والوں پہ رحم کرے گا،

يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ

رحم کرے گا اُن پر رحمٰن تبارک وتعالیٰ رحم کرو جو زمین میں ہیں رحم کرے گا تم پر

لہٰذا تم زمین والوں پر رحم کرو تا کہ آسمان والا تم پر رحم کرے۔

مَّنْ فِي السَّمَآءِ، وَالرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا

جو آسمان میں ہے اور رحم (صلہ رحمی) شاخ ہے رحمٰن سے تو جس نے ملایا اس کو

(دراصل) رحم (یعنی صلہ رحمی) رحمٰن کی شاخ ہے۔جس نے اُس کو ملایا، اللہ اُس کو ملائے گا،

وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهِ ".

ملائے گا اس کو اللہ اور جس نے کاٹا اس کو کاٹے گا اس کو اللہ

اور جس نے اُس کو کاٹا، اللہ اُس کو کاٹ دے گا''۔ (الصحيحة:925)
(2377). عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا ضَمَمْتُ اِلَيَّ
2377۔(روایت ہے) علیؓ سے انہوں نے کہا جب میں نے قبضے میں لے لیے طرف اپنے
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہتھیار اپنے قبضہ میں لیے،
سِلَاحَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَدتُّ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رُقْعَةً
ہتھیار رسول اللہ ﷺ کے میں نے پایا؟ قبضہ میں تلوار کے رسول اللہ ﷺ کی رقعہ
تو رسول اللہ ﷺ کی تلوار میں میں نے ایک رقعہ پایا اُس میں یہ تھا:
فِيْهَا "صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَحْسِنْ اِلٰى مَنْ
اس میں تھا صلہ رحمی کرو جو قطع رحمی کرے تجھ سے اور حسن سلوک کرو طرف اس کے جو
''جو تیرے ساتھ قطع رحمی کرے تو اس کے ساتھ صلح رحمی کر، جو تیرے ساتھ برا معاملہ کرے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کر
أَسَاءَ اِلَيْكَ وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِكَ".
برا کرے تجھ سے اور کہہ دو حق بات اوراگرچہ اوپر تیرے نفس کے ہو(تیرے خلاف ہو)
اور حق بات کہہ اگرچہ وہ تیری ذات کے خلاف ہی ہو''۔(الصحيحة:1911)
(2378). عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: اشْتَكٰى أبو الرَّدَادِ اللَّيْثِيُّ
2378۔(روایت ہے) ابوسلمہؓ سے انہوں نے کہا: بیمار ہو گئے ابوالرداد اللیثیؓ
حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: حضرت ابورداد لیثیؓ بیمار ہو گئے،

فَعَادَهُ	عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ بۡنُ عَوۡفٍ ،	فَقَالَ :	خَيۡرُهُمۡ	
تو عیادت کی اُن کی	عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے	توانہوں نے کہا:	سب سے بہتر ان کے	

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اُن کی تیمارداری کرنے کے لیے آئے۔ ابوردادؓ نے کہا: (یہ عبدالرحمٰنؓ) سب سے بہتر

وَأَوۡصَلُهُمۡ،	وَمَا	عَلِمۡتَ	أَبَامُحَمَّدٍ ؟	فَقَالَ:
اورسب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ان پر	اور کیا	تونے جانا ہے	ابومحمد	تو کہا

اورسب سے بڑھ کر تعلق قائم کرنے والے ہیں۔ اے ابومحمد! تونے کیا جانا ہے؟

عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ:	سَمِعۡتُ	رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ	يَقُولُ :	" قَالَ	اللّٰهُ : أَنَا
عبدالرحمٰنؓ نے	میں نے سنا	رسول اللہ ﷺ سے	وہ فرماتے تھے	کہا	اللہ تعالیٰ نے میں

عبدالرحمٰنؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللّٰهُ،	وَأَنَا الرَّحۡمٰنُ،	خَلَقۡتُ	الرَّحِمَ ،	وَشَقَقۡتُ	لَهَا
اللہ ہوں	اور میں رحمٰن ہوں	میں نے پیدا کیا	رحم کو	اور میں نے اشتقاق کیا	اس کا

میں اللہ بھی ہوں اور رحمٰن بھی ہوں۔ میں نے رحم (یعنی قربتداری) کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام سے اُس کا اشتقاق کیا۔

مِنِ اسۡمِيۡ ،	فَمَنۡ	وَصَلَهَا	وَصَلۡتُهُ،	وَمَنۡ	قَطَعَهَا
اپنے نام سے	تو جس نے	ملایا اس کو	میں ملاؤں گا اس کو	اور جس نے	کاٹا اسے

جس نے اُس کو ملایا میں اُس کو ملاؤں گا، اور جس نے اُس کو کاٹا

بَتَتُّهُ “.

میں کاٹ دوں گا اسے

میں اُس کو کاٹ دوں گا“۔ (الصحيحة:520)

(2379) . عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ " لَیْسَ
2379۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نہیں
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
شَیْءٌ اُطِیعَ اللّٰهُ فِیهِ أَعْجَلَ ثَوَابًا
کوئی چیز فرماں برداری کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی اس میں زیادہ جلدی کی ثواب میں
اللہ تعالیٰ کے (جن احکام کی) پیروی کی جاتی ہے اُن میں صلہ رحمی سے جلدی کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا
مِنْ صِلَةِ الرَحِمِ وَلَیْسَ شَیْءٌ أَعْجَلَ عِقَابًا مِنَ الْبَغْیِ
صلہ رحمی اور نہیں کوئی چیز زیادہ جلدی دی جاتی سزا ظلم سے
اور ظلم اور قطع رحمی کہ بہ نسبت کوئی (جرم ایسا نہیں کہ) جس کی سزا جلدی دی جاتی ہو،
وَقَطِیعَةِ الرَّحِمِ وَالْیَمِیْنِ الْفَاجِرِ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ "
اور قطع رحمی سے اور قسم جھوٹی چھوڑ دیتی ہے گھروں کو ویران
اور جھوٹی قسم تو علاقوں کو ویران کر دیتی ہے"۔ (الصحیحة:978)
(2380). عَنْ جَرِیْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ ذِی رَحِمٍ یَأْتِی
2380۔(روایت ہے) جریر بن عبداللہؓ سے وہ نبی ﷺ سے فرمایا: جو رشتے دار آئے
حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی رشتہ دار اپنے قرابتدار کے پاس جا کر
رَحِمَهُ فَیَسْأَلُهُ فَضْلاً أَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ
اپنے رشتے داروں کے پاس پھر سوال کرے اس سے زائد چیز کا عطا کیا ہو اس کو اللہ نے اس کو

ایسی زائد چیز کا سوال کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہوتی ہے۔

فَيَبْخَلَ　عَلَيْهِ　اِلَّا　اَخْرِجَ　لَهُ　يَوْمَ الْقِيَامَةِ　مِنْ جَهَنَّم

پھر وہ بخل کرتا ہے　اس پر　مگر　نکالا جائے گا　اس کے لیے　دن قیامت کے　جہنم سے

لیکن وہ کنجوسی کرتا ہے (اور نہیں دیتا) تو ایسے آدمی کے لیے روز قیامت جہنم سے سانپ نکالا جائے گا۔

حَيَّةٌ　يُقَالُ　لَهَا　شُجَاعٌ　يَتَلَمَّظُ　فَيُطَوِّق　بِهِ.

سانپ　کہا جائے گا　اس کو　شُجاع　وہ زبان نکالے ہوئے ہوگا　پھر طوق ڈال دیا جائے گا　اس کا

جو اپنی زبان نکالے ہوئے ہوگا اور جسے "شجاع" کہتے ہوں گے ایسے آدمی کا طوق قرار دیا جائے گا"۔ (الصحيحة:2548)

صلہ رحمی کو بحال رکھنے کا ایک طریقہ

(2381). عَنْ　سُوَيْدِ بْنِ عَامِرِ الاَنْصَارِىْ　مَرْفُوْعًا: "بُلُّوْا　أَرْحَامَكُمْ

2381۔(روایت ہے)　سُوید بن عامر الانصاریؓ سے　مرفوع:　تروتازہ رکھو　اپنی رشتے داری کو

حضرت سوید بن عامر انصاریؓ سے روایت ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا: "صلہ رحمی کو تروتازہ رکھو،

وَلَوْ　بِالسَّلَامِ".

اور اگر چہ　سلام سے ہو

اگر چہ سلام کے ذریعہ ہی ہو"۔ (الصحيحة:1777)

قطع رحمی کی نحوستیں
(2382). عَنْ جِرِيْرِبْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ ذِیْ رَحِمٍ يَأْتِیْ
2382۔(روایت ہے) جریر بن عبداللہؓ سے وہ نبی ﷺ سے فرمایا: جو رشتے دار آئے
حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جب کوئی رشتہ دار اپنے قرابتدار کے پاس جاکر
رَحِمَهُ فَيَسْأَلُهُ فَضْلاً أَعْطَاهُ اللهُ اِيَّاهُ
اپنے رشتے داروں کے پاس پھر سوال کرے اس سے زائد چیز کا عطا کیا ہو اس کو اللہ نے اس کو
ایسی زائد چیز کا سوال کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہوتی ہے۔
فَيَبْخَلَ عَلَيْهِ اِلَّا اُخْرِجَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ جَهَنَّم
پھر وہ بخل کرتا ہے اس پر مگر نکالا جائے گا اس کے لیے دن قیامت کے جہنم سے
لیکن وہ کنجوسی کرتا ہے (اور نہیں دیتا) تو ایسے آدمی کے لیے روز قیامت جہنم سے سانپ نکالا جائے گا۔
حَيَّةٌ يُقَالُ لَهَا شُجَاعٌ يَتَلَمَّظُ فَيُطَوِّق بِهِ.
سانپ کہا جائے گا اس کو شُجاع وہ زبان نکالے ہوئے ہوگا پھر طوق ڈال دیا جائے گا اس کا
جو اپنی زبان نکالے ہوئے ہوگا اور جیسے ’’شجاع‘‘ کہتے ہوں گے ایسے آدمی کا طوق قرار دیا جائے گا‘‘۔ (الصحيحة:2548)
قطع تعلقی کی سنگینی
(2383). عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
2383۔(روایت ہے) عبداللہ ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَوْ　أَنَّ　رَجُلَيْنِ　دَخَلَا　فِي الْإِسْلَامِ　فَاهْتَجَرَا　لَكَانَ

اگر　یقیناً　دو آدمی　داخل ہوں　اسلام میں　پھر دونوں قطع تعلقی کر لیں　البتہ ہوگا

اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے قطع تعلقی کر لیں۔ تو ان میں سے ایک (یعنی ظلم کرنے والا)

أَحَدُهُمَا　خَارِجًا　مِنَ الْإِسْلَامِ　حَتَّى　يَرْجِعَ ،　يَعْنِي:　الظَّالِمَ“.

ان دونوں میں سے ایک　نکلنے والا　اسلام سے　یہاں تک کہ　وہ لوٹ آئے　یعنی　ظلم کرنے والا

اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یہاں تک کے قطع تعلقی سے باز آ جائے“۔(الصحیحۃ:3294)

(2384).　عَنْ　أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ،　أَنَّهُ　سَمِعَ　رَسُولَ اللهِ ﷺ

2384۔(روایت ہے)　ابو خراش السلمی سے　یقیناً وہ　انہوں نے سنا　رسول اللہ ﷺ سے

حضرت ابو خراش سلمیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ:　”مَنْ　هَجَرَ　أَخَاهُ　سَنَةً　فَهُوَ

وہ کہتے ہیں:　جس نے　قطع تعلقی کی　اپنے بھائی سے　ایک سال تک　پھر وہ

”جس نے ایک سال تک اپنے بھائی (سے تعلق منقطع رکھا اور اس) کو چھوڑے رکھا،

كَسَفْكِ　دَمِهِ“

ایسا ہے جیسے بہاتا ہے　اس کا خون

تو یہ سزا کسی مسلمان کا خون بہانے سے مترادف ہے“۔(الصحیحۃ:928)

حسن اخلاق اور اس کی فضیلت

(2385). عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ : كَانَ مُعَاوِيَةُ قَلَّمَا يُحَدِّثُ
2385۔(روایت ہے) معبد الجہنیؒ سے انہوں نے کہا: تھے معاویہؓ تو کم وہ حدیث بیان کرتے
معبد جہنیؒ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ رسول اللہ ﷺ سے کم احادیث بیان کرتے تھے۔
عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَيْئًا وَيَقُولُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَلَّمَا يَدَعُهُنَّ
رسول اللہ ﷺ سے کچھ بھی اور وہ کہتے ان کلمات کو کم ہی وہ چھوڑتے ان کو
اوران کلمات کوتو کم ہی چھوڑتے تھے۔
أَوْ يُحَدِّثُ بِهِنَّ فِي الْجُمَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَن يُّرِدِاللهُ
یا بیان کرتے ان کو خطبہ جمعہ میں نبی ﷺ سے فرمایا: جو ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ
(یا راوی نے کہا کہ) جمعہ کے خطبوں میں بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ
بِهِ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوٌ
اس کے ساتھ بھلائی کا سمجھ دیتا ہے اس کو دین میں اور یقیناً یہ مال میٹھا ہے
کرتے ہیں اس کو دین میں فقاہت عطا کر دیتے ہیں۔ یہ مال میٹھا سرسبز و شاداب (اور پر کشش) ہے،
خُضِرٌ فَمَنْ يَّأخُذُهُ بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ
سرسبز و شاداب تو جو کوئی لے گا اس کو اس کے حق سے برکت دی جائے گی اس کے لیے
جو اس کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے گا اس کے لیے اس میں برکت کی جائے گی۔
فِيهِ، وَاِيَّاكُم وَالتَّمَادُحَ، فَاِنَّهُ الذَّبحَ".
اس میں اور بچو تم اور ایک دوسرے کی تعریف کرنے سے کیونکہ یقیناً وہ ذبح کرنا ہے۔

اور تم لوگ ایک دوسرے کی تعریف کرنے سے بچو کیونکہ ایسے کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے“۔(الصحیحۃ:1196)
(2386). عَنْ اَبِی الدرداء عن النبی ﷺ : ”أَثْقَلُ شَیْءٍ
2386۔(روایت ہے) ابوالدرداء سے وہ نبی ﷺ سے سب سے بھاری چیز
حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ترازو میں سب سے بھاری عمل،
فِی الْمِیْزَان الْخُلُقُ الْحَسَنُ“.
میزان میں اخلاق ہے اچھا۔
اچھا اخلاق ہے“۔(الصحیحۃ:1196)
(2387). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ :
2387۔(روایت ہے) عبداللہ ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا: سوال کیا گیا نبی ﷺ سے
حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سے
”أَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا“.
کون سے لوگ بہتر ہیں فرمایا: سب سے زیادہ اچھے ان کے اخلاق میں۔
لوگ بہت بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اخلاق کے لحاظ سے سب سے زیادہ اچھے ہیں“۔(الصحیحۃ:1837)
(2388). عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِیْکٍ، قَالَ: کُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ
2388۔(روایت ہے) اُسامہ بن شریکؓ سے انہوں نے کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے نزدیک
حضرت اسامہ بن شریکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح بیٹھے ہوئے تھے،

النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ ، مَا يَتَكَلَّمُ،

نبی ﷺ کے گویا کہ اوپر ہمارے سروں کے پرندے ہیں نہیں کلام تو کرتا تھا

گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہوں، ہم میں سے کوئی بھی کلام نہیں کر رہا ہوتا تھا۔

مِنَّا مُتَكَلِّمٌ، إِذْ جَائَهُ أُنَاسٌ فَقَالُوْا: مَنْ

ہم میں سے کوئی کلام کرنے والا اچانک آئے ان کے پاس لوگ تو انہوں نے کہا: کون

اچانک چند لوگ آئے اور انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے بندوں میں سے زیادہ محبوب کون ہے؟

أَحَبُّ عِبَادِ اللهِ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: ”أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا“.

زیادہ محبوب ہے بندوں میں سے اللہ کے طرف اللہ کے فرمایا: زیادہ اچھے اخلاق میں

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اخلاق کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں“۔(الصحيحة:432)

(2389). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ:

2389۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمروؓ سے یقیناً معاذ بن جبلؓ نے ارادہ کیا سفر کا تو کہا:

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے سفر کا ارادہ کیا اور کہا:

يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَوْصِنِي ، قَالَ: ”اُعْبُدِ اللهَ وَلَا تُشْرِكْ

اے اللہ کے رسول ﷺ وصیت کیجیے مجھے فرمایا: عبادت کرو اللہ کی اور نہ تم شریک ٹھہراؤ

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا،

بِهِ شَيْئًا“ قَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ ! زِدْنِي. قَالَ:” إِذَا

اُسکے ساتھ کسی چیز کو انہوں نے کہا: اے نبی اللہ کے زیادہ کریں میرے لیے فرمایا: جب

انہوں نے کہا، اے اللہ کے نبی ﷺ مزید وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو برائی کرے تو نیکی کر“

أَسأتَ فَأَحْسِنْ“ قَالَ: يَانَبِيّ اللهِ! زِدْنِي، قَالَ:

تو برائی کرے تو نیکی کرو انہوں نے کہا اے نبی اللہ کے اضافہ کریں میرے لیے فرمایا:

انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ اور کوئی وصیت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ثابت قدم رہ

”اِسْتَقِمْ، وَلْتُحْسِنْ خُلُقَكَ“.

ثابت قدم رہو اور چاہیے کہ اچھا کرو اپنا اخلاق

اور اپنے اخلاق کو اچھا کر“۔ (الصحيحة:1228)

(2390). عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ اِلٰى

2390۔ (روایت ہے) معاذ بن جبلؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ان کو طرف

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قوم کی طرف بھیجا

قَوْمٍ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! ﷺ أَوْصِنِي؟ قَالَ: أَفْشِ

قوم کے تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ﷺ مجھے وصیت کریں فرمایا: عام کرو

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سلام کو عام کرو،

السَّلَامَ وَابْذُلِ الطَّعَامَ، وَاسْتَحِي مِنَ اللهِ اسْتِحْيَاءَ كَ رَجُلًا

سلام اور کھلاؤ کھانا اور حیا کرو اللہ تعالیٰ سے جیسے حیا کرتے ہو تم کسی آدمی سے

کھانا کھلاؤ، اللہ تعالیٰ سے اتنا حیا کرو جتنا کہ تم اپنے گھر کے فرد سے کرتے ہو۔

مِنْ أَهْلِكَ وَاِذَا أَسأتَ فَأَحْسِنْ، وَلْتُحْسِنْ

اپنے گھر والوں میں سے اور جب تم برائی کرو تو نیکی کرو اور چاہیے کہ اچھا بناؤ

جب گناہ ہوجائے تو (اس کا اثر ختم کرنے کے لیے) فوراً نیکی کرو
خُلُقَکَ　مَا　اسْتَطَعْتَ".
اپنا خلق　جتنی　تم استطاعت رکھو
اور حسب استطاعت اپنے اخلاق کو اچھا بناؤ''۔(الصحیحة:3559)
(2391). عَنْ　اَبِی سَعِیدِ الْخُدرِیِّ　مَرْفُوْعًا: "أَكْمَلُ　الْمُؤْمِنِیْنَ
2391۔(روایت ہے)　ابوسعید خدریؓ سے　مرفوع : زیادہ کامل　ایمان والوں میں سے
حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے لحاظ سے مومنوں میں سے مکمل وہ ہیں۔
اِیْمَانًا　أَحَاسِنُهُمْ　أَخْلَاقًا، اَلْمُوَطَّؤُوْنَ　أَكْنَافًا، اَلَّذِیْنَ　یَاْلَفُوْنَ،
ایمان میں　زیادہ بہتر ان کے　اخلاق میں　بچھا کر رکھنے والے　کندھوں کو　جو　محبت کرتے ہیں
جو ان میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہت بہتر ہوں، جو اپنے کندھے بچھا کر رکھتے ہوں۔
وَ یُؤْلَفُوْنَ،　وَلَاخَیْرَ　فِیْمَنْ　لَا　یَاْلَفُ　وَلَا
اوران سے محبت کی جاتی ہے　اورنہیں کوئی بھلائی　ان میں جو　نہ　وہ محبت کرتے ہیں　اور نہ
اور جو محبت کرتے ہوں اوران سے محبت کی جاتی ہو اور ایسے شخص میں تو کوئی خیر ہی نہیں جو نہ خود محبت کرتا ہو اور نہ
یُؤْلَفُ".
ان سے محبت کی جاتی ہے
اس سے محبت کی جاتی ہو''۔ (الصحیحة:751)

(2392). عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ
2392۔(روایت ہے) انس سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یقیناً
حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے لحاظ سے سب سے مکمل مومن وہ ہے،
'أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاِنَّ
کامل مومن ایمان میں ہے زیادہ اچھے ہیں اُن میں سے اخلاق میں اور یقیناً
جوان میں سے اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو۔اور بیشک حسنِ اخلاق،
حُسْنَ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ دَرَجَةَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ''.
حسن اخلاق البتہ وہ پہنچ جاتا ہے درجے کو روزے کے اور نماز کے
روزے اور نماز کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے''۔(الصحيحة:1590)
(2393). عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ''اِنَّ
2393۔(روایت ہے) سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یقیناً
حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ
اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ كَرِيْمٌ، يُحِبُّ الْكَرَمَ وَمَعَالِيَ الاَخْلَاقِ، وَيُبْغِضُ
اللہ عزوجل مہربان ہے وہ پسند کرتا ہے مہربانی کو اور بلند اخلاق کو اور نفرت کرتا ہے
اللہ تعالیٰ مہربان ہے، مہربانی اور بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے،
سَفْسَافَهَا''.
ردی اخلاق سے

اور ردّی اخلاق سے نفرت کرتا ہے‘‘۔(الصحیحة:1378)
2394). عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : ”اِنَّ
2394۔(روایت ہے) عائشہؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً
حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بلا شبہ آدمی
الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ
ایک آدمی البتہ پالیتا ہے اپنے حسن خلق سے مرتبوں کو قیام کرنے والے کا رات کو
حسنِ اخلاق کی وجہ سے رات قیام کرنے والے اور دن کو
صِائِمِ النَّهَارِ“
روزے رکھنے والے دن کے
روزہ رکھنے والے کے مرتبوں کو پالیتا ہے‘‘(الصحیحة:795)
2395). عَنْ اَبِی اُمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ”اِنَّ الرَّجُلَ
2395۔(روایت ہے) ابوامامہؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ایک آدمی
حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بلا شبہ آدمی
لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ السَّاهِرِ بِاللَّيْلِ
البتہ وہ پالیتا ہے اپنے حسن اخلاق سے مرتبہ بیدار رہنے والا کا رات کے
اخلاق کی وجہ سے رات کو بیدار رہ کر (قیام کرنے والے)
الظَّامِي بِالْهَوَاجِرِ“.
پیاس برداشت کرنے والا کا گرمیوں کی دوپہر کا

اوردوپہر کی گرمیوں میں پیاس برداشت کرنے والے (روزدار) کامرتبہ حاصل کرلیتاہے"۔(الصحيحة:794)
(2396). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ
2396۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمروؓ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
يَقُوْلُ: "اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدَّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّام
وہ فرماتے ہیں یقیناً مسلمان راہ راست پر گامزن البتہ وہ پالیتا ہے مرتبہ بہت زیادہ روزے
راہ راست پر گامزن مسلمان اپنے عمدہ مزاج اور حسن اخلاق کی وجہ سے بہت زیادہ روزے رکھنے والے
الْقَوَّامِ بِآيَاتِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ لِكَرَمِ ضَرِيْبَتِهِ
رکھنے والے کا قیام کرنے والا کا آیات کے ساتھ اللہ عزوجل کی عمدگی سے اپنے مزاج کی
اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ لمبا قیام
وَحُسْنِ خُلُقِهِ"
اور اپنے حسن اخلاق سے
کرنے والے کے مرتبے کو پالیتا ہے"۔ (الصحيحة:522)
(2397). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا :"اِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ
2397۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمروؓ سے مرفوع: یقیناً تم میں سے سب سے زیادہ محبوب
حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مجھے تم میں سے سب سے زیادہ محبوب

اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا".
طرف میرے تم میں سے زیادہ اچھا ہے اخلاق میں
وہ آدمی ہے، جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے"۔(الصحيحة:792)
(2398). عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا :"اِنَّ مِنْ أَحَبِّکُمْ اِلَیَّ،
2398۔(روایت ہے) جابر سے مرفوع : یقیناً تم میں سب سے زیادہ محبوب میری طرف
حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"مجھے تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور
وَ أَقْرَبِکُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ
اور سب سے زیادہ قریب تم میں سے مجھ سے مجلس میں دن قیامت
روز قیامت مجلس کے لحاظ سے میرے سب سے زیادہ قریبی وہ لوگ ہوں گے
أَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ أَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ
سب سے زیادہ اچھے تم میں سے اخلاق میں اور یقیناً سب سے زیادہ نفرت والے طرف میرے
جو تم میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہت عمدہ ہوں۔اور تم میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ نفرت والے
وَأَبْعَدَکُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ
اور سب سے زیادہ دور مجھ سے مجلس میں دن قیامت کے فضول بولنے والے
اور روز قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو فضول بولنے والے،
وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ" قَالُوْا : قَدْ عَلِمْنَا
اور گفتگو کے لیے باچھوں کو موڑنے والے اور تکبر کرنے والے انہوں نے کہا: تحقیق ہم جانتے ہیں

گفتگو کے لیے باچھوں کو موڑنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں۔" صحابہ نے کہا ہم:
"الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ"؟ قَالَ:
ثرثارون اورالمتشدقون کوتو کیا ہے المتفیھقون؟ فرمایا:
ثَرْاَرُوْنَ اور مشتدقون کا معنی تو سمجھتے ہیں متفیقھون سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
"الْمُتَكَبِّرُوْنَ"
تکبر کرنے والے
تکبر کرنے والے"۔ (الصحيحة:791)
(2399). عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا: "اِنَّمَا بُعِثْتُ
2399۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے مرفوع : یقیناً مجھے مبعوث کیا گیا
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے تو صرف اس (مقصد) کے لیے مبعوث کیا گیا
لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ (وَفِي رِوَايَةٍ : صَالِحَ الْأَخْلَاقِ).
تا کہ میں تکمیل کروں مکارم اخلاق کی (اور ایک روایت میں ہے: صالح اخلاق کی)
کہ اخلاقی اقدار کی تکمیل کرسکوں"۔(الصحيحه:45)
(2400). عَنْ طَاؤُسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ
2400۔(روایت ہے) طاؤسؒ سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور وہ
طاؤسؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَلَى الْمِنْبَرِ: "اِنَّمَا يَهْدِیُ اِلٰی أَحْسَنِ الأَخْلَاقِ اللّٰهُ، وَاِنَّمَا
اوپر منبر کے لیے یقیناً راہ نمائی کرتا ہے طرف اچھے اخلاق کے اللہ اور یقیناً
منبر پر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی فرماتا ہے،
يَصْرِفُ أَسْوَءَ هَا هُوَ."
دور کرتا ہے برے اخلاق کو اس کے وہی
اور وہی ہے جو بُرے اخلاق کو دُور کرتا ہے۔ (الصحيحة:3255)
(2401). عَنْ هَانِيٍ: أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
2401۔(روایت ہے) ھانیؓ سے یقیناً وہ جب وفد کے ساتھ آئے اوپر رسول اللہ کے
سیدنا ہانیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: جب میں وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو کہا:
ﷺ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ أَىُّ شَیْءٍ يُوْجِبُ
ﷺ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ﷺ کون سی چیز واجب کر دیتی ہے
اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل جنت کو واجب کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ".
جنت کو؟ فرمایا: تو لازم پکڑ عمدہ کلام کرنا اور کھلانا کھانا
پس تو عمدہ کلام کرنے کو اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑ۔ (الصحيحة:1939)

(2402). عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهَا : "اِنَّهُ مَنْ
2402۔(روایت ہے)عائشہؓ سے یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا ان کے لیے یقیناًوہ جس کو
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کوفرمایا:
أُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، فَقَدْ أُعْطِیَ حَظَّهُ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا
دیا گیا اُس کا حصہ نرمی سے توتحقیق دیا گیا اُس کا حصّہ بھلائی سے دنیا کی
"جس کونرمی عطا کی گئی،اس کودنیاوآخرت کی خیرو بھلائی سے نواز دیا گیا
وَالآخِرَةِ ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ
اورآخرت کی اورصلہ رحمی اورحسن اخلاق اوراچھاسلوک کرناہمارے سے
اورصلہ رحمی، حسن اخلاق اور پڑوسی سے اچھاسلوک کرنے (جیسے امورِخیر)
یَعْمُرَانِ الدِّیَارَ وَیَزِیْدَانِ فِی الاَعْمَارِ".
وہ آبادکرتے رہیں گھروں کو اوراضافہ کرتے ہیں عمروں میں
گھروں (اورقبیلوں) کوآبادکرتے ہیں اورعمروں میں اضافہ کرتے ہیں"۔(الصحیحة:519)
(2403).عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْثَر
(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے فرمایا: سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے اُس کے بارے میں کثرت سے
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی چیز بکثرت لوگوں کو جنت میں داخل کرے
مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ ؟ فَقَالَ: "تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ،
جو داخل کرے گی لوگوں کو جنت میں توفرمایا: ڈراللہ کا اورحسن اخلاق

گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا ڈر اور حسن خلق،

وَاَكْثَرُ　مَا　يُدْخِلُ　النَّاسَ　النَّارَ　الْفَمُ　وَالْفَرجُ''.

اور سب سے زیادہ　جو　داخل کرے گی　لوگوں کو　آگ میں　منہ　اور شرم گاہ۔

اور جو چیز سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم میں داخل کرے　گی وہ منہ اور شرم گاہ ہے''۔(الصحيحة:977)

(2404).　عَنْ　عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو ،　قَالَ:　قَالَ　رَسُولُ اللهِ ﷺ :

2404۔(روایت ہے)　عبداللہ ابن عمروؓ سے　انہوں نے کہا:　فرمایا　رسول اللہ ﷺ نے:

حضرت عبداللہ ابن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''خِيَارُكُمْ　أَحَاسِنُكُمْ　أَخْلَاقًا''.

تم میں سے بہترین لوگ　تم میں سب سے اچھے　اخلاق میں

:''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے تم میں سب سے زیادہ اچھے ہیں''۔(الصحيحة:286)

(2405).　عَنْ　اَبِيْ هُرَيْرَةَ　قَالَ:　سَمِعْتُ　رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

2405۔(روایت ہے)　ابو ہریرہ سے　انہوں نے کہا:　میں نے سنا　رسول اللہ ﷺ سے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

يَقُوْلُ:　''خِيَارُكُمْ　اِسْلَامًا　أَحَاسِنُكُم

وہ فرماتے تھے　بہترین تم میں سے　اسلام میں　تم میں سے بہت اچھے ہیں

''تم میں سے بلحاظ اسلام میں بہترین لوگ وہ ہیں، جو اخلاق کے اعتبار سے بہت اچھے ہیں، بشرطیکہ

أُخُلَاقًا اِذَا فَقِهُوْا".
اخلاق میں جب وہ دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔
وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرلیں"۔ (الصحيحة:1846)
(2406). عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا ضَمَمْتُ اِلَيَّ
(2406)۔(روایت ہے) علیؓ سے انہوں نے کہا جب میں نے قبضے میں لے لیے طرف اپنے
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہتھیار اپنے قبضہ میں لیے،
سِلَاحَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَدتُّ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رُقْعَةً
ہتھیار رسول اللہ ﷺ کے میں نے پایا؟ قبضہ میں تلوار کے رسول اللہ ﷺ کی رقعہ
تو رسول اللہ ﷺ کی تلوار میں میں نے ایک رقعہ پایا اُس میں یہ تھا:
فِيْهَا" صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَحْسِنْ اِلٰى مَنْ أَسَاءَ
اس میں تھا صلہ رحمی کرو جو قطع رحمی کرے تجھ سے اور حسن سلوک کرو طرف اس کے جو برا کرے
"جو تیرے ساتھ قطع رحمی کرے تو اس کے ساتھ صلح رحمی کر، جو تیرے ساتھ برا معاملہ کرے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کر
اِلَيْكَ وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِكَ".
تجھ سے اور کہہ دو حق بات اور اگرچہ اوپر تیرے نفس کے ہو(تیرے خلاف ہو)
اور حق بات کہہ اگرچہ وہ تیری ذات کے خلاف ہی ہو"۔(الصحيحة:1911)

(2407). عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:' مَا عَمِلَ

2407۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے انہوں نے کہا: نہیں عمل کیا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے نے

ابْنُ آدَم شَیْئًا أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَصَلَاحِ ذَاتِ الْبَیْن

بیٹے نے آدم کے کچھ بھی بہتر نماز سے اور اصلاح سے آپس میں

کوئی ایسا عمل نہیں کیا، جو نماز، باہمی اصلاح

وَخُلُقٍ حَسَنٍ

اور اخلاق حسنہ سے

اور حسن اخلاق سے بہتر ہو'۔(الصحیحة:1448)

(2408). عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبَاذَرٍّ،

2408۔(روایت ہے) انسؓ سے انہوں نے کہا ملے رسول اللہ ﷺ ابوذرؓ سے

حضرت انسؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ حضرت ابوذرؓ سے ملے اور فرمایا:

فَقَالَ: "یَا أَبَا ذَرٍّ! أَلَاأَدُلُّکَ عَلَی خَصْلَتَیْنِ هُمَا

تو انہوں نے کہا: اے ابوذرؓ! کیا نہ میں راہ نمائی کروں تیری اوپر دوخوبیوں کے وہ دونوں

"اے ابوذرؓ! کیا میں تجھے دوخوبیوں سے آگاہ نہ کردوں جن کی آدائیگی آسان ہے،

أَخف عَلَی الظَّهْرِ، وَأَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِ هِمَا؟"

آسان ہیں اوپر پشت کے اور زیادہ بھاری ہیں میزان میں اپنے علاوہ سے؟

لیکن وہ ترازو میں دیگر تمام نیکیوں سے بھاری ہوں گی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول ﷺ!
قَالَ: بَلٰی يَارَسُولَ اللهِ! ﷺ قَالَ: ”عَلَيْکَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ،
انہوں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! ﷺ فرمایا: تجھ پر لازم ہے حسن اخلاق
آپ ﷺ نے فرمایا: تو حسنِ خلق اور طویل خاموشی کو لازم پکڑ۔
وَطُوْلِ الصَمْتِ فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ مَا
اور طویل خاموشی پس قسم ہے اس ذات کی میری جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں
اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!
عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا“.
عمل کیا مخلوقات میں سے ان دونوں کی مثل
مخلوقات نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو (ان دونیکیوں کے) برابر ہو“۔ (الصحیحة:1938)
(2409). عَنْ اَبِی اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: ”اَنَا زَعِيْمُ بَيْتٍ
2409۔ (روایت ہے) ابو اُمامہ سے مرفوع: میں ضامن ہوں ایک گھر کا
حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں،
فِی رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا وَبَيْتٍ
اطراف میں جنت کے اُس کے لئے جو چھوڑ دے جھگڑا اور اگرچہ ہو حق پر اور ایک گھر کا
جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا (اور اپنے حق سے دستبردار ہو گیا)
فِی وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحاً
وسط میں جنت کے البتہ جو چھوڑ دے جھوٹ کو اور اگرچہ ہو مزاح کے طور پر

اوراس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جن نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ نہیں بولا
وَبَيْتٍ　فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ　لِمَنْ　حَسُنَ　خُلُقُهُ."
اورایک گھر کا　بلندترین جنت میں　البتہ جو　اچھا ہو　اپنے اخلاق میں
اوراس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہوا''۔(الصحيحة:273)
حسن اخلاق کی نبوی مثالیں
(2410).　عَنْ　عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ،　عَنْ رَجُلٍ　مِنَ الْعَرَبِ،　قَالَ:
2410۔(روایت ہے)　عبداللہ بن ابوبکرؓ سے　وہ ایک آدمی سے　عرب میں سے　انہوں نے کہا
عبداللہ بن ابوبکرؓ، ایک عربی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:
زَحَمْتُ　رَسُولَ اللهِ ﷺ　يَوْمَ حُنَيْنٍ،　وَفِي رِجْلَيَّ　نَعْلٌ　كَثِيفَةٌ
میں ٹکرا گیا　رسول اللہ ﷺ سے　یوم حنین کو　اور میرے پاؤں میں　جوتا تھا　بھاری
حنین والے دن میں رسول اللہ ﷺ سے ٹکرا گیا اور میرے پاؤں کوئی بھاری جوتا تھا،
فَوَطِئْتُ　عَلَى رِجْلِ　رَسُولِ اللهِ　فَنَفَحَنِي　نَفْحَةً　بِسَوْطٍ
تو میں نے روند دیا　پاؤں　رسول اللہ کا　تو آپ نے مجھے چونکا دیا　چونکانا　کوڑے سے
میں نے تو رسول اللہ ﷺ کا پاؤں روند دیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ ﷺ نے اُس کے ساتھ مجھے چونکا دیا،
فِي يَدِهِ　وَقَالَ:　بِسْمِ اللهِ.　أَوْجَعْتَنِي　قَالَ:　فَبِتُّ
ان کے ہاتھ میں تھا　اور فرمایا:　بسم اللہ　تو نے مجھے تکلیف دی　انہوں نے کہا:　تو میں نے رات گذاری
اور فرمایا ''بسم اللہ، تو نے مجھے تکلیف دی''۔ اُس نے کہا میں نے اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے رات گزاری،

لِنَفْسِیْ	لَائِمًا	أَقُوْلُ:	أَوْجَعْتُ	رَسُوْلَ اللهِ
اپنے نفس کے لئے	ملامت کرتے ہوئے	میں کہتا ہوں:	میں نے تکلیف دی	رسول اللہ کو

اور میں یہی کہتا رہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔

فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ	كَمَا	يَعْلَمُ	اللهُ،	فَلَمَّا	أَصْبَحْنَا	اِذَا	رَجُلٌ
تو میں نے گزاری رات	جیسا کہ	جانتا ہے	اللہ تعالیٰ	پھر جب	صبح کی ہم نے	تب	ایک آدمی

اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے (بڑی بے چینی سے) رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو ایک آدمی کہہ رہا تھا:

يَقُوْلُ:	أَيْنَ فُلَانٌ؟	قَالَ:	قُلْتُ :	هٰذَا	وَاللهِ	الَّذِیْ	كَانَ
کہہ رہا تھا:	کہاں ہے فلاں؟	اس نے کہا:	میں نے کہا:	یہ	قسم ہے اللہ	اسی کے بارے میں	ہے

فلاں شخص کہاں ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! (یہ اعلان) اسی چیز کے بارے میں ہے جو کل مجھ سے (سرزد) ہوئی تھی۔

مِنِّی	بِالأَمْسِ	قَالَ:	فَانْطَلَقْتُ	وَأَنَا	مُتَخَوِّفٌ،	فَقَالَ لِی
جو ہوا مجھ سے	کل	اس نے کہا:	پھر میں چل پڑا	اور میں	سہا ہوا تھا	تو کہا میرے لیے

میں چل تو پڑا لیکن سہا ہوا تھا۔ (جب ملاقات ہوئی تو) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ	اِنَّکَ	وَطِئْتَ	بِنَعْلِکَ	عَلٰی رِجْلِیْ	بِالأَمْسِ
رسول اللہ ﷺ نے :	یقیناً تو نے	تو نے روندا تھا	اپنے جوتے سے	میرے پاؤں کو	کل شام

”تو نے کل اپنے جوتے سے میرا پاؤں روندا تھا اور مجھے تکلیف دی تھی،

فَأَوْجَعْتَنِیْ،	فَنَفَحْتُکَ	بِالسَّوْطِ،	فَهٰذِهٖ	ثَمَانُوْنَ	نَعْجَةً
تو مجھے تکلیف دی	تو میں نے چونکا دیا تھا تجھے	کوڑے سے	تو یہ	اسّی	دنبیاں ہیں

اور میں نے پھر کوڑے کے ساتھ تجھے چونکا دیا تھا (لو) یہ اسی (80) دنبیاں،

فَخُذْهَا بِهَا“.

تو لےلوان کو اس کے بدلے

اُس کوڑے کے عوض لے لو“۔(الصحیحة:3043)

درجہ بہ درجہ قرابتداروں سے حسن سلوک کا حکم

(2411). عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی کَرِبَ الْکِنْدِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:

2411۔(روایت ہے) مقدام بن معدی کرب الکندی سے وہ نبی ﷺ سے انہوں نے کہا:

حضرت مقدام بن معدی کرب کندیؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”اِنَّ اللهَ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ

یقیناً اللہ تعالیٰ وصیت کرتا ہے تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہیں

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے متعلق نصیحت کرتا ہے،

بِآبَائِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِالاَقْرَبِ

تمہارے باپوں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہیں زیادہ قریبی رشتہ دار

پھر تمہیں تمہارے باپوں کے متعلق نصیحت کرتا ہے

فَالأَقْرَبِ.

پھر قریبی رشتہ داروں (کے بارے میں)

پھر درجہ بہ درجہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ (حسن سلوک کرنے کی) نصیحت کرتا ہے“۔(الصحیحة:1666)

تقوی اور حسن اخلاق کا فائدہ اور زبان اور شرمگاہ کا وبال

(2412) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ
(روایت ہے) ابو ہریرہ سے فرمایا: سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے اُس کے بارے میں کثرت سے
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی چیز بکثرت لوگوں کو جنت میں داخل کرے
مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: "تَقْوَی اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ،
جو داخل کرے گی لوگوں کو جنت میں تو فرمایا: ڈر اللہ کا اور حسن اخلاق
گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا ڈر اور حسن خلق،
وَاَكْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ".
اور سب سے زیادہ جو داخل کرے گی لوگوں کو آگ میں منہ اور شرم گاہ۔
اور جو چیز سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی وہ منہ اور شرم گاہ ہے"۔ (الصحیحة: 977)

بدخلقی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے

(2413). عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "اِنَّ
2413۔ (روایت ہے) سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یقیناً
حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ
اللهَ عَزَّوَجَلَّ كَرِیْمٌ، یُحِبُّ الْكَرَمَ وَمَعَالِیَ الْاَخْلَاقِ، وَیُبْغِضُ
اللہ عزوجل مہربان ہے وہ پسند کرتا ہے مہربانی کو اور بلند اخلاق کو اور نفرت کرتا ہے
اللہ تعالیٰ مہربان ہے، مہربانی اور بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے

سَفُسَافَهَا".
ردی اخلاق سے
اور ردّی اخلاق سے نفرت کرتا ہے"۔(الصحيحة:1378)
غیظ وغضب سے اجتناب کرنے کی نصیحت
(2414). عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ
2414۔(روایت ہے) ایک آدمی سے اصحاب نبی ﷺ میں سے یقیناً ایک آدمی نے کہا
ایک صحابی رسول ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا:
لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَعِيشُ بِهِنَّ، وَلَا تُكْثِرْ
نبی ﷺ کے لیے خبر دیجیے مجھے چند کاموں کی میں زندگی میں اپنالوں ان کو اور نہ زیادہ ہوں
میرے لیے ایسے امور کی نشاندہی کریں، جن کو میں اپنی زندگی میں اپنالوں اور زیادہ (امور) بیان نہ کریں
عَلَيَّ فَأَنْسٰى، قَالَ "اِجْتَنِبِ الْغَضَبَ" ثُمَّ أَعَادَ
مجھ پر کیونکہ میں بھول جاتا ہوں فرمایا پرہیز کرو غصے سے پھر دوبارہ (سوال) کیا
کیونکہ میں بھول جاتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: غیظ وغضب سے پرہیز کر"۔
عَلَيْهِ، فَقَالَ: "اِجْتَنِبِ الْغَضَبَ".
ان سے تو فرمایا: پرہیز کرو غصے سے۔
اس شخص نے پھر وہی سوال کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:"(بس) تو غصے سے (ہی) اجتناب کر"۔(الصحيحة:884)

مذموم غصے کا علاج

(2415). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: "إِذَا غَضِبَ الرَّجُلُ، فَقَالَ:
2415۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے مرفوع: جب غصہ آئے آدمی کو تو کہے:
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کو غصہ آ جائے،
أَعُوذُ بِاللهِ، سَكَنَ غَضَبُهُ".
اعوذ باللہ ختم ہو جائے گا غصہ اس کا
تو وہ اعوذ باللہ کہے اس سے اُس کا غصہ ختم ہو جائے گا"۔(الصحيحة:1376)

پہلوان کون؟

(2416). عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يَرْفَعُونَ
2416۔(روایت ہے) انسؓ سے یقیناً نبی ﷺ گزرے لوگوں پر وہ اٹھا رہے تھے
حضرت انسؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پتھر اٹھا رہے تھے،
حَجَراً، فَقَالَ: "مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالُوا يَرْفَعُونَ حَجَرًا
پتھر تو پوچھا: کیا کر رہے ہیں یہ لوگ؟ تو انہوں نے کہا اُٹھا رہے ہیں پتھر
آپ ﷺ نے پوچھا "یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟" لوگوں نے کہا یہ پتھر اٹھا رہے ہیں۔ان کی مراد لوگوں کی مضبوطی (اور طاقت)
يُرِيدُونَ الشِّدَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَفَلَا أَدُلُّكُمْ
وہ مراد رکھتے تھے مضبوطی (بیان کرنے) کی تو فرمایا نبی ﷺ نے: تو کیا میں راہنمائی کروں تمہاری
بیان کرنا تھا۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے بھی

عَلٰی مَا هُوَ أَشَدُّ مِنهُ؟" أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا "الَّذِی
اوپر اس کے جو وہ زیادہ مضبوط ہے اس سے یا ایک بات اسی طرح کی وہ شخص
زیادہ مضبوط ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر کنٹرول رکھتا ہے"۔
يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ" وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ مَرَّ
وہ قابو پاتا ہے اپنے نفس پر وقت غصّے کے اور ایک روایت میں ہے: یقیناً نبی ﷺ گزرے
اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو کشتی کر رہے تھے،
بِقَوْمٍ يَصْطَرِعُونَ، فَقَالَ: "مَا هٰذَا؟" قَالُوْا:
لوگوں کے پاس سے وہ کشتی کر رہے تھے تو فرمایا: کیا ہے یہ؟ انہوں نے کہا:
آپ ﷺ نے پوچھا "یہ کیا ہے" لوگوں نے کہا یہ فلاں پہلوان ہے،
يَارَسُوْلَ اللهِ! ﷺ هٰذَا فُلَانٌ الصَّرِيْعُ، مَا يُصَارِعُ أَحَدًا إِلَّا
اے اللہ کے رسول! ﷺ یہ فلاں پہلوان ہے جو پچھاڑ دیتا ہے ہر ایک کو مگر
جو کشتی میں ہر ایک کو پچھاڑ دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسا شخص نہ بتاؤں
صَرَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ
پچھاڑنا اس کا تو فرمایا رسول اللہ نے ﷺ کیا نہ میں راہنمائی کروں تمہاری اوپر اس کے جو
جو اس سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔
هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ؟ رَجُلٌ ظَلَمَهُ رَجُلٌ، فَكَظَمَ
وہ زیادہ طاقت ور ہے اس سے وہ شخص زیادتی کی ہو اس پر ایک آدمی نے پھر وہ پی لے
یہ وہ آدمی ہے جس پر کسی شخص نے زیادتی کی ہو لیکن وہ اپنا غصہ پی گیا ہو اور اس طرح

غَيْظَهُ،	فَغَلَبَهُ،	وَغَلَبَ	شَيْطَانَهُ،	وَغَلَبَ
غصہ اپنا	تو غالب آجائے اس پر	اور غالب آجائے	اپنے شیطان پر	اور غالب آئے
(ظالم) پر اپنے شیطان پر اور اپنے مقابل کے شیطان پر غالب آ گیا ہو'				
شَيْطَانَ	صَاحِبِهِ".			
شیطان پر	اپنے ساتھی کے			
'یعنی اُس نے تینوں کو پچھاڑ دیا۔ (الصحيحة:3295)				
(2417). عَنْ	عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
2417۔روایت ہے	عبداللہ ابن مسعودؓ سے	انہوں نے کہا	فرمایا	رسول اللہ نے ﷺ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے مابین کس کو رقوب یعنی لاولد شمار کرتے ہو؟'				
"مَاتَعُدُّونَ	الرَّقُوبَ	فِيكُمْ؟"	قَالَ:	قُلْنَا:	الَّذِي
کس کو تم شمار کرتے ہو	رقوب (لاولد)	اپنے درمیان	انہوں نے کہا:	کہا ہم نے	وہ شخص
'صحابہ نے کہا: جس کی اولاد نہیں ہوتی۔				
لَا يُولَدُ	لَهُ	قَالَ:	"لَيْسَ ذَاكَ	بِالرَّقُوبِ	وَلَكِنَّهُ
نہیں اولاد ہوئی	اس کے لیے	آپ نے فرمایا:	نہیں یہ	لاولد ہے	لیکن
آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے آدمی کو رقوب نہیں کہتے،				
الرَّجُلُ	الَّذِي	لَمْ	يُقَدِّمْ	مِنْ وَلَدِهِ	شَيْئًا"	قَالَ:	"فَمَا	تَعُدُّونَ
وہ شخص	جو	نہ	آگے بھیجے	اپنی اولاد میں سے	کچھ بھی	انہوں نے کہا:	پھر کس کو تم شمار کرتے	

بلکہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے اپنی اولاد میں سے (کوئی بچہ) آگے نہ بھیجا ہو (یعنی اس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو)‘‘

الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالَ: قُلْنَا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ،

ہو پہلوان اپنے درمیان انہوں نے کہا: کہا ہم نے: وہ شخص نہ پچھاڑ سکے اس کو کوئی آدمی

پھر فرمایا: تم کس کو زبردست پہلوان شمار کرتے ہو؟‘‘ صحابہ نے کہا جسے کوئی آدمی پچھاڑ نہ سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ایسا شخص

قَالَ: ’’لَيْسَ بِذَلِكَ، وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ‘‘.

فرمایا: نہیں وہ شخص لیکن وہ جو قابو پالیتا ہے اپنے نفس پر وقت غصے کے

تو پہلوان نہیں ہوتا، بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے‘‘۔(الصحيحة:3406)

اگر کسی سے کسی کی حق تلفی ہو جائے تو دونوں کا انداز کیا ہونا چاہیے؟

(2418). عَنْ رَبِيعَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

2418۔روایت ہے ربیعہ الاسلمیؓ انہوں نے کہا: میں تھا خدمت کرتا رسول اللہ کی ﷺ

حضرت ربیعہ اسلمیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا،

فَأَعْطَانِي أَرْضًا وَأَعْطَى أَبَابَكْرٍ أَرْضًا، وَجَاءَتِ الدُّنْيَا

تو آپ نے عطا کی مجھے زمین اور دی ابوبکرؓ کو زمین اور غالب آگئی دنیا

آپ ﷺ نے مجھے زمین دی اور ابوبکرؓ کو بھی زمین دی۔ ہم پر دنیا غالب آگئی،

فَاخْتَلَفْنَا فِي عَذْقِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: هِيَ فِي حَدِّ

تو اختلاف کیا ہم نے ایک درخت میں کھجور کے تو کہا ابوبکرؓ نے یہ حد میں ہے

کھجور کے ایک درخت کے بارے میں ہمارا جھگڑا ہو گیا۔ ابوبکرؓ نے کہا: یہ میری زمین کی حد میں ہے۔

أَرْضِی!　وَقُلْتُ　أَنَا　هِیَ　فِیْ حَدِّیْ!　وَکَانَ　بَیْنِیْ　وَبَیْنَ

میری زمین کی　اور میں نے کہا　میں　یہ　میری حد میں ہے　اور ہوئی　درمیان میرے　اور درمیان

میں نے کہا یہ میری حد میں ہے۔ میرے اور ابوبکرؓ کے درمیان

أَبِیْ بَکْرٍ　کَلَامٌ ،　فَقَالَ　لِیْ　أَبُوْبَکْرٍ　کَلِمَةً　کَرِهْتُهَا

ابوبکرؓ کے　سخت کلامی　تو کہا　میرے لیے　ابوبکرؓ نے　کلمہ　ناپسند کیا میں نے اس کو

سخت کلامی ہوئی، تو ابوبکرؓ نے ایسا کلمہ کہا جس کو میں نے ناپسند کیا

وَنَدِمَ　فَقَالَ　لِیْ:　یَارَبِیْعَةُ!　رُدَّ　عَلَیَّ　مِثْلَهَا

اور شرمندہ ہوئے وہ　تو کہا　میرے لیے　اے ربیعہ　لوٹاؤ　مجھ پر　اسی طرح کا (کلمہ)

اور وہ خود بھی شرمندہ ہوئے۔ (بلآخر) انہوں نے مجھے کہا: اے ربیعہ ؓ! مجھے یہی کلمہ کہو،

حَتّٰی　یَکُوْنَ　قِصَاصاً　قُلْتُ:　لَاأَفْعَلُ،　فَقَالَ　أَبُوْبَکْرٍ:

یہاں تک کہ　ہو جائے　بدلہ　میں نے کہا　نہ میں کروں گا　تو کہا　ابوبکرؓ نے:

تا کہ بدلہ ہو جائے۔ لیکن میں نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ ابوبکرؓ نے کہا:

لَتَقُوْلَنَّ　أَوْ　لَاسْتَعْدِیَنَّ　عَلَیْکَ　رَسُوْلَ اللهِ ﷺ　قُلْتُ:　مَا

البتہ تم ضرور کہو　یا　میں ضرور فریاد کروں گا　تجھ پر　رسول اللہ ﷺ سے　میں نے کہا　نہیں

تجھے ضرور کہنا پڑے گا، ورنہ میں رسول اللہ ﷺ سے فریاد کروں گا۔

أَنَا　بِفَاعِلٍ　قَالَ:　وَرَفَضَ　الْأَرْضَ　فَانْطَلَقَ　أَبُوْبَکْرٍ　اِلَی

میں　کرنے والا　انہوں نے کہا　اور چھوڑ دی　زمین　تو چلے　ابوبکرؓ　طرف

میں نے کہا میں ایسا (جملہ) نہیں کہوں گا۔ ربیعہ کہتے ہیں: ابوبکر زمین چھوڑ کر نبی ﷺ کی طرف چل دیے۔

النَّبِیِّ ﷺ ،	فَانْطَلَقْتُ	أَتْلُوْهُ	فَجَاءَ	أَنَاسٌ	مِنْ أَسْلَمَ	فَقَالُوْا:
نبی ﷺ کے	تو میں چلا	میں نے پیچھا کیا ان کا	تو آئے	لوگ	اسلم سے	تو انہوں نے کہا:

میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا۔ بنو اسلم قبیلہ کے چند لوگ آئے اور انہوں نے کہا:

رَحِمَ اللّٰهُ	أَبَابَكْرٍ	فِیْ أَیِّ شَیْءٍ	یَسْتَعْدِیْ	عَلَیْکَ
رحم کرے اللہ	ابوبکرؓ پر	کس چیز کے بارے میں	وہ فریاد کریں گے	تیرے اوپر (خلاف)

اللہ ابوبکرؓ پر رحم کرے، بھلا وہ رسول اللہ ﷺ سے کس چیز کے متعلق تیرے خلاف فریاد کریں گے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ،	وَهُوَ الَّذِیْ	قَالَ	لَکَ	مَا	قَالَ ؟
رسول اللہ ﷺ سے	اور وہ جو	انہوں نے کہا	آپ کے لیے	جو	انہوں نے کہا تھا

حالانکہ انہوں نے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکے۔

فَقُلْتُ:	أَتَدْرُوْنَ	مَنْ	هٰذَا؟	هٰذَا	أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّیْقُ،	وَهُوَ
تو میں نے کہا:	کیا تم جانتے ہو	کون ہے	یہ؟	یہ	ابوبکر صدیقؓ ہیں	اور وہ

میں نے کہا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟ یہ ابوبکر صدیقؓ ہیں،

(ثَانِیَ اثْنَیْنَ)	وَهُوَ ذُوْ شَیْبَةِ	الْمُسْلِمِیْنَ،	فَإِیَّاكُمْ
(ثانیا ثنین) دوسرے تھے دو میں سے	وہ بزرگ ہیں	مسلمانوں کے	پس تم بچو

(غارِ ثور) کے دونوں میں سے دوسرے وہ تھے، اور وہ مسلمانوں کے بزرگ ہیں۔ پس تم بچو (کہیں ایسا نہ ہو)

یَلْتَفِتُ	فَیَرَاكُمْ	تَنْصُرُوْنِّیْ	عَلَیْهِ	فَیَغْضَبَ،
جھانکنے (مداخلت کرنے) سے	کہ وہ دیکھیں تمہیں	تم مدد کرتے ہو میری	اُن پر	تو وہ غصے ہو جائیں

کہ وہ تم کو اپنے خلاف میری مدد کرتے ہوئے دیکھ کر غصے ہو جائیں

فَيَأْتِيَ رَسُوْلَ اللهِ فَيَغْضَبَ لِغَضَبِهِ، فَيَغْضَبَ

پھر وہ آئیں رسول اللہ (کے پاس) پھر ناراض ہو جائیں ان کے غصّے کی وجہ سے تو ناراض ہو جائے

اور پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائے

اللهُ لِغَضَبِهِمَا، فَيَهْلَكَ رَبِيْعَةُ: قَالُوْا: فَمَا

اللہ تعالیٰ ان دونوں کے غصّے سے تو ہلاک ہو جائے ربیعہ انہوں نے کہا: تو کیا:

اور ربیعہ ہلاک ہو جائے۔ انہوں نے کہا:

تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ارْجِعُوْا فَانْطَلَقَ أَبُوْبَكْرٍ اِلَى

تم حکم دیتے ہو ہمیں انہوں نے کہا چلے جاؤ تو چلے ابوبکر طرف

تو (پھر ایسے میں) تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ اس نے کہا تم چلے جاؤ۔ ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَتَبِعْتُهُ وَحْدِیْ وَجَعَلْتُ أَتْلُوْهُ حَتّٰى

رسول اللہ ﷺ کے اور میں پیچھے چلا اُن کے اکیلا اور میں نے کیا پیچھا کیا ان کا یہاں تک کہ

اور میں بھی اکیلا ہی ان کے پیچھے چل پڑا۔

أَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيْثَ كَمَا كَانَ فَرَفَعَ

آئے نبی ﷺ کے پاس تو بیان کر دی اُنکو بات جیسا کہ تھی تو اُٹھایا (نبی ﷺ نے)

حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور جیسی بات تھی بیان کر دی۔

اِلَیَّ رَأْسَهُ فَقَالَ: "یَارَبِیْعَةُ! مَالَكَ وَلِلصِّدِّیْقِ؟" قُلْتُ:

میری طرف سر اپنا پھر کہا: اے ربیعہ! کیا ہے تیرے لیے اور صدیق کے لیے میں نے کہا:

آپ ﷺ نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور فرمایا: ''اے ربیعہ تیرے اور صدیق کے مابین کیا معاملہ ہے؟''

یارَسُوْلَ اللہِ ﷺ ! کَانَ کَذَا وَکَانَ کَذَا، فَقَالَ لِیُ کَلِمَةً
اے اللہ کے رسول ﷺ (معاملہ) تھا ایسا اور تھا ایسا تو کہا میرے لیے ایک کلمہ
میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! معاملہ تو ایسے ایسے تھا۔ ابوبکرؓ نے مجھے ایسا کلمہ کہا،
کَرِهْتُهَا، فَقَالَ لِیُ: قُلْ كَمَا قُلْتُ لَکَ
میں نے ناپسند کیا اس کو پھر انہوں نے کہا میرے لیے: کہہ دو جیسا کہ میں نے کہا تیرے لیے
جس کو میں نے ناپسند کیا، پھر انہوں نے مجھے یہ بھی کہا کہ میں بھی ان کو وہی بات کہہ دوں
حَتّٰى يَكُوْنَ قِصَاصاً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ : "أَجَلْ فَلَا
یہاں تک کہ ہو جائے بدلہ پھر انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ٹھیک ہے تو نہیں
تاکہ لے پلے ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ٹھیک ہے تم نے اب (قصاصًا) وہ بات دہرائی نہیں ہے،
تَرُدَّ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ قُلْ: غَفَرَ اللہُ لَکَ يَاأَبَابَكْرٍ!
دہرائی تو نے ان پر لیکن کہہ دو: معاف کرے تجھے اللہ آپ کے لیے اے ابوبکرؓ!
بلکہ یہ کہنا ہے کہ اے ابوبکرؓ! اللہ تجھے معاف کر دے۔ اے ابوبکرؓ ! اللہ تجھے معاف کر دے"
غَفَرَ اللہُ لَکَ يَا أَبَابَكْرٍ" قَالَ: فَوَلّٰى أَبُوْبَكْر رَحِمَهُ
معاف کرے تجھے اللہ تیرے لیے اے ابوبکر انہوں نے کہا: تو چلے ابوبکر رحم کرے ان پر
جب حضرت ابوبکرؓ وہاں سے چلے
اللہُ وَهُوَ يَبْكِيْ.
اللہ اور وہ رو رہے تھے
تو وہ رو رہے تھے۔ (الصحيحة:3258)

خاموشی بہترین عمل ہے

(2419). عَنْ	أَنَسٍ	قَالَ	لَقِيَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ	أَبَاذَرٍّ ،		
2419۔(روایت ہے)	انسؓ سے	انہوں نے کہا	ملے	رسول اللہ ﷺ	ابوذرؓ سے		

حضرت انسؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ حضرت ابوذرؓ سے ملے اور فرمایا:

فَقَالَ:	"يَا أَبَا ذَرٍّ !	أَلَا أَدُلُّكَ	عَلَى	خَصْلَتَيْنِ	هُمَا
تو انہوں نے کہا:	اے ابوذرؓ!	کیا نہ میں راہ نمائی کروں تیری	اوپر	دو خوبیوں کے	وہ دونوں

"اے ابوذرؓ! کیا میں تجھے دو خوبیوں سے آگاہ نہ کردوں جن کی آدائیگی آسان ہے،

أَخَف	عَلَى	الظَّهْرِ،	وَأَثْقَلُ	فِي الْمِيْزَانِ	مِنْ غَيْرِ هِمَا؟"
آسان ہیں	اوپر	پشت کے	اور زیادہ بھاری ہیں	میزان میں	اپنے علاوہ سے؟

لیکن وہ ترازو میں دیگر تمام نیکیوں سے بھاری ہوں گی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول ﷺ!

قَالَ:	بَلٰى	يَارَسُوْلَ اللهِ ! ﷺ	قَالَ: "عَلَيْكَ	بِحُسْنِ الْخُلُقِ،
انہوں نے کہا:	جی ہاں	اے اللہ کے رسول! ﷺ	فرمایا: تجھ پر لازم ہے	حسن اخلاق

آپ ﷺ نے فرمایا: تو حسنِ خلق اور طویل خاموشی کو لازم پکڑ۔

وَطُوْلِ	الصَّمْتِ	فَوَالَّذِي	نَفْسِي	بِيَدِهِ	مَا
اور طویل	خاموشی	پس قسم ہے اس ذات کی	میری جان	اس کے ہاتھ میں ہے	نہیں

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

عَمِلَ	الْخَلَائِقُ	بِمِثْلِهِمَا".
عمل کیا	مخلوقات میں سے	ان دونوں کی مثل

مخلوقات نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو (ان دو نیکیوں کے) برابر ہو"۔(الصحیحة:1938)

حفاظت زبان کی تلقین اوراس کے وبال کا تذکرہ

(2420). عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا:"اِحْفَظْ لِسَانَكَ، ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ

2420۔(روایت ہے) حسنؒ سے مرسلاً: حفاظت کرو اپنی زبان کی گم پائے تجھے تیری ماں

حسنؒ سے مرسلاً مروی ہے: اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے تو اپنی زبان کی حفاظت کیا کر،

مُعَاذُ! فَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا أَلْسِنَتُهُمْ".

اے معاذ تو کیا پھینکا جائے گا لوگوں کو اوپر ان کے چہروں کے سوائے ان کی زبانوں کے

کیونکہ لوگوں کو جہنم میں ان کی زبانوں کی وجہ سے ہی پھینکا جائے گا"۔(الصحیحة:1122)

(2420م). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:"اَلْمَمْلُوْكُ اَخُوْكَ، فَاِذَا صَنَعَ

2420۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے مرفوع: غلام تیرا بھائی ہے تو جب بنائے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"غلام تمہارا بھائی ہے، پس وہ تیرے لیے کھانا بنائے

لَكَ طَعَامًا فَاَجْلِسْهُ مَعَكَ، فَاِنْ اَبٰى فَاَطْعِمْهُ، وَلَا

تیرے لیے کھانا تو بٹھالے اس کو اپنے ساتھ تو اگر انکار کرے تو کھلا دے اس کو اور نہ

تو اسے اپنے پاس بٹھالے (تا کہ وہ بھی کھالے)، اگر وہ انکار کر دے تو اسے کھانا کھلا دیا کر،

تَضْرِبُوْا وُجُوْهَهُمْ"

تم مارو ان کے چہروں پر

اوران کے چہروں پر نہ مارا کرو‘‘۔(الصحيحة:1285).
غلاموں اور خادموں کے حقوق
(2421). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:"اِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ
2421۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے مرفوع: جب آئے تم میں سے ایک کا خادم اس کا
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’جب تم میں سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا لائے،
بِطَعَامٍ قَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَمَشَقَّتَهُ وَمُؤْنَتَهُ فَلْيُجْلِسْهُ
کھانے کو تحقیق برداشت کی حرارت اس کی اور مشقت اسکی اور محنت اسکی تو چاہیے کہ بٹھالے اس کو
چونکہ وہی کھانے کی حرارت اور محنت و مشقت برداشت کرتا ہے، اس لیے (مالک کو) چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ بٹھالے،
مَعَهُ، فَاِنْ أَبٰى فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً فِيْ يَدِهِ".
اپنے ساتھ پھر اگر انکار کرے تو چاہیے کہ ہاتھ میں تھمادے کھانا اس کے ہاتھ میں
اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرے تو اسے اس کے ہاتھ میں کھانا تھمادے‘‘۔(الصحيحة:1285)
(2422). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:"اِذَا جَاءَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ
2422۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے مرفوع: جب لائے خادم تم میں کسی ایک کا
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’جب تم میں سے کسی کا خادم اس کا کھانا لائے، تو چونکہ
بِطَعَامِهِ قَدْ كَفَاهُ حَرَّهُ وَعَمَلَهُ، فَاِنْ لَمْ يُقْعِدْهُ
اس کے کھانے کو تحقیق برداشت کی ہوتی ہے گرمی اس کی اور محنت اس کی تو اگر نہ وہ بٹھائے اسکو

اس (کھانا پکانے) حرارت اور (مزید) محنت ومشقت برداشت کی ہوتی ہے،(اس لیے مالک کو چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھالے

مَعَهُ لِيَأْكُلَ، فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً مِنْ طَعَامِهِ".

ساتھ اپنے تاکہ وہ کھائے تو چاہیے کہ تھمادے اس کو کھانا اپنے کھانے سے

تاکہ وہ بھی کھانا تناول کرسکے) اگر وہ اسے کھانے کے لیے اپنے ساتھ نہ بٹھانا چاہے تو اسے کچھ کھانا تھمادیا کرے۔(الصحيحة:1043)

(2423). عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

2423۔(روایت ہے) یزید بن جاریہؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا نبی ﷺ نے

حضرت یزید بن جاریہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "أَرِقَّاءَ كُمْ، أَرِقَّائَكُمْ، أَرِقَّاءَ كُمْ، أَطْعِمُوْهُم مِمَّا

حجۃ الوداع میں تمہارے غلام تمہارے غلام تمہارے غلام کھلاؤان کو اس میں سے جو

"اپنے غلاموں کا خیال رکھنا، اپنے غلاموں کا خیال رکھنا، اپنے غلاموں کا خیال رکھنا، جیسا خود کھاتے ہو ویسا اُن کو بھی

تَأْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ، فَإِنْ جَاءُوْا بِذَنْبٍ لَا تُرِيْدُوْنَ

تم کھاتے ہو اور پہناؤان کو اس میں سے تم پہنتے ہو جو پھر اگر لائیں گناہ نہیں تم چاہتے

کھلاؤ۔جیسا خود پہنتے ہو ویسا اُن کو بھی پہناؤ۔اگر وہ کوئی ایسا گناہ کر بیٹھیں جو تم معاف نہیں کرنا چاہتے تو اللہ کے ان بندوں کو بیچ

أَنْ تَغْفِرُوْهُ، فَبِيْعُوْا عِبَادَ اللهِ وَلَا تُعَذِّبُوْهُمْ".

یہ کہ تم معاف کروان کو تو بیچ دو بندوں کو اللہ کے اور نہ تم عذاب دوان کو۔

دواور اُن کو عذاب نہ دو۔(الصحيحة:740)

(2424). عَنِ	الْعَبَّاسِ بْنِ جَلِيْدِ الْحَجَرِيِّ،	قَالَ:	سَمِعْتُ	
2424۔(روایت ہے)	عباس بن جلید حجریؒ سے	انہوں نے کہا	میں نے سنا	

عباس بن جلید حجریؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍ	ويَقُوْلُ:	جَاءَ	رَجُلٌ	اِلَى	النَّبِيِّ ﷺ	فَقَالَ:
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو	اور وہ کہتے تھے:	آیا	ایک آدمی	طرف	نبی ﷺ کے	تو کہا

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ	كَمْ	نَعْفُوْ	عَنِ الْخَادِمِ؟	فَصَمَتَ	ثُمَّ	أَعَادَ
اے اللہ کے رسول! ﷺ	کتنی دفعہ	ہم معاف کریں	خادم کو	پھر خاموش رہے	پھر لوٹایا	اس نے

اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کتنی دفعہ خادم سے درگزر کریں۔آپ ﷺ خاموش رہے

عَلَيْهِ	الْكَلَامَ،	فَصَمَتَ	فَلَمَّا	كَانَ	فِي الثَّالِثَةِ،	قَالَ: "أُعْفُوْا
آپ پر	کلام	تو خاموش رہے	پھر جب	تھا	تیسری بار میں	فرمایا: درگزر کرو

جب اس نے تیسری مرتبہ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عَنْهُ	فِيْ كُلِّ يَوْمٍ	سَبْعِيْنَ مَرَّةً".	
اس سے	ہر دن میں	70 ستر بار	

"روزانہ ستر بار درگزر کیا کرو"۔(الصحیحة:488)

محبّ کا محبوب کو اپنی محبت کی خبر دینا

(2425). عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مَرْفُوْعًا (مُرْسَلاً): "اِذَا أَحَبَّ

2425۔(روایت ہے) علی بن حسینؓ سے مرفوعاً مرسل : جب محبت کرے

علی بن حسینؓ سے مرسل روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہو۔

أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فِي اللهِ فَلْيُبَيِّنْ لَهُ

تم میں سے ایک اپنے بھائی سے اللہ کے لیے تو چاہیے کہ وہ واضح کردے اس کے لیے

تو وہ اس پر واضح کر دے، کیوں کہ یہ وضاحت الفت میں بہتری

فَاِنَّهُ خَيْرٌ فِي الْاُلْفَةِ، وَاَبْقٰى فِي الْمَوَدَّةِ".

پھر یقیناً وہ بہتر ہے الفت میں اور زیادہ باقی رکھنے والی محبت میں۔

اور محبت کو تادیر رکھنے والی ہے''۔(الصحيحة:1199)

(2426). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ

2426۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا: گزرا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزارا

وَعِنْدَهُ نَاسٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: اِنِّي

اوران کے پاس لوگ تھے تو کہا ایک آدمی نے اس میں سے جوان کے پاس یقیناً میں

جبکہ آپ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ کے پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں میں سے ایک نے گزرنے والے آدمی کے بارے

لَأُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِیﷺ : "أعْلَمْتَهُ؟"

البتہ میں محبت کرتا ہوں اس سے اللہ کے لیے تو فرمایا نبی نے ﷺ کیا بتادیا ہے تو نے اس کو

میں کہا میں اللہ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے پوچھا: "کیا تو نے اس کو بتلایا ہے؟" اُس نے کہا

قَالَ: لَا. قَالَ: "فَقُمْ اِلَیْهِ فَأعْلِمْهُ" فَقَامَ

اس نے کہا نہیں فرمایا آپ نے تو اُٹھو اس کی طرف پھر بتاؤ اس کو تو کھڑا ہوا

نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اُس کو جا کر بتلاؤ"۔ وہ اُس کی طرف گیا اور اُس کو بتلایا۔

اِلَیْه فَأعْلَمَهُ، فَقَالَ: أحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهُ،

طرف اس کے اس کو بتایا: تو کہا اس نے: محبت کرے تجھ سے جس کے لیے تو نے محبت کی مجھ سے

اس نے کہا وہ ذات تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا

اس نے کہا پھر لوٹا طرف نبی ﷺ کے پھر میں نے خبر دی ان کو اس کی جو

پھر وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی بات آپ ﷺ کو بتلائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ: فَقَالَ النَّبِیﷺ أنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

اس نے کہا: تو فرمایا نبی ﷺ نے تم ساتھ ہو جس سے محبت کی آپ نے

"تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو نے محبت کی

وَلَکَ مَا احْتَسَبْتَ.

اور تیرے لیے جو اُمید کی تو نے

اور تو نے جس ثواب کی امید کی ہے وہ تجھے ملے گا"۔ (الصحیحة:3253)

محبّ اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

(2427). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ

2427۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا: گزرا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزارا

وَعِنْدَهُ نَاسٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: اِنِّي

اوران کے پاس لوگ تھے تو کہا ایک آدمی نے اس میں سے جوان کے پاس یقیناً میں

جبکہ آپ کے پاس چندلوگ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ کے پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں میں سے ایک نے گزرنے والے آدمی کے بارے

لَأُحِبُّ هَذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَعْلَمْتَهُ؟"

البتہ میں محبت کرتا ہوں اس سے اللہ کے لیے تو فرمایا نبی نے ﷺ کیا بتا دیا ہے تو نے اس کو

میں کہا میں اللہ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو نے اس کو بتلایا ہے؟'' اُس نے کہا

قَالَ: لَا. قَالَ: "فَقُمْ اِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ" فَقَامَ

اس نے کہا نہیں فرمایا آپ نے تو اُٹھو اس کی طرف پھر بتاؤ اس کو تو کھڑا ہوا

نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُس کو جا کر بتلاؤ''۔وہ اُس کی طرف گیا اور اُس کو بتلایا۔

اِلَيْه فَأَعْلَمَهُ، فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهُ،

طرف اس کے اس کو بتایا: تو کہا اس نے: محبت کرے تجھ سے جس کے لیے تو نے محبت کی مجھ سے

اس نے کہا وہ ذات تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا

اس نے کہا پھر لوٹا طرف نبی ﷺ کے پھر میں نے خبر دی ان کو اس کی جو

پھر وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی بات آپ ﷺ کو بتلائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ:	فَقَالَ	النَّبِي ﷺ	أَنْتَ	مَعَ	مَنْ		اَحْبَبْتَ
اس نے کہا:	تو فرمایا	نبی ﷺ نے	تم	ساتھ ہو	جس سے		محبت کی آپ نے

”تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو نے محبت کی

وَلَکَ	مَااحْتَسَبْتَ.
اور تیرے لیے	جو اُمید کی تو نے

اور تو نے جس ثواب کی امید کی ہے وہ تجھے ملے گا“۔(الصحیحة:3253)

اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کا صلہ

(2428). عَنْ	أَبِيْ الدَّرْدَاءِ	مَرْفُوْعًا:	”مَا		مِنْ رَجُلَيْنِ
2428۔(روایت ہے)	ابی درداءؓ سے	مرفوع:	نہیں		دو آدمیوں میں سے

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو آدمی ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لیے غائبانہ طور پر محبت

تَحَابَّا	فِي اللّٰهِ	بِظَهْرِ الْغَيْبِ،	اِلَّا كَانَ	أَحَبُّهُمَا
دونوں محبت کرتے ہیں	اللہ کے لیے	غائبانہ طور پر	مگر ہوتا ہے	زیادہ محبوب ان دونوں میں سے

کرتے ہیں تو ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہے،

اِلَى	اللّٰهِ	أَشَدُّهُمَا	حُبًّا	لِصَاحِبِهٖ“
طرف	اللہ کے	زیادہ کرنے والا ان دونوں میں سے	محبت	اپنے ساتھی کے لیے۔

جو اپنے بھائی سے دوسرے کی بہ نسبت زیادہ محبوب کرنے والا ہوگا“۔(الصحیحة:3273)

اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کی زیارت کا صلہ

(2429). عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ’’مَا مِنْ عَبْدٍ أَتٰی أَخَالَّهُ
2429۔(روایت ہے) حضرت انسؓ سے مرفوع: نہیں کوئی آدمی آتا ہے اپنے بھائی کے پاس
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے پاس آتا ہے،
یَزُوْرُهُ فِي اللّٰهِ نَادٰی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ :أَنْ طِبْتَ
ملاقات کرتا ہے اس سے اللہ کے لیے پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے : یہ کہ تم خوش رہو
اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے ملاقات کرتا ہے تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے: تم خوش رہو
وَطَابَتْ لَکَ الْجَنَّةُ، وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ فِي مَلَكُوْتِ
اور پاکیزہ ہو جائے آپ کے لیے جنت اور اگر کہتا ہے اللہ تعالیٰ بادشاہت میں
اور جنت تمہارے لیے پاکیزہ ہو جائے وگرنہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کی بادشاہی میں کہتا ہے:
عَرْشِهٖ: عَبْدِي زَارَ فِيَّ وَعَلَيَّ قِرَاهُ
اپنے عرش کی میرے بندے نے ملاقات کی میری وجہ سے اور مجھ پر ہے میزبانی اس کی
میرے بندے نے میری وجہ سے ملاقات کی ہے اس کی میزبانی مجھ پر لازم ہے،
فَلَمْ أَرْضَ لَهُ بِقِرًی دُوْنَ الْجَنَّةِ‘‘.
اور نہیں میں راضی ہوں گا اُس کے لیے میزبانی کے سوائے جنت کے
اور میں اس کے لیے جنت سے کم میزبانی (کا انداز) پسند ہی نہیں کرتا‘‘۔(الصحيحة:2632)

نرمی کی فضیلت

(2430). عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: "إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّوَجَل
2430۔(روایت ہے) حضرت عائشہؓ سے مرفوع ہے: جب ارادہ کرتا ہے اللہ عزوجل
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی اہل بیت کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُن
بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ".
کسی اہل بیت سے بھلائی کا داخل کرتا ہے ان پر نرمی
کو نرمی عطا کر دیتا ہے''۔(الصحیحة:1219)
(2431). عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: "اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ"
2431۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے مرفوع ہے: تم نرمی کرو نرمی کی جائے گی تیرے لیے
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو نرمی کرتا کہ تیرے ساتھ بھی نرمی کی جائے۔(الصحیحة:1456)
(2432). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
2432۔(روایت ہے) عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ نے: ﷺ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ
کیا نہ میں خبر دوں تمہیں اس شخص کی جو وہ حرام ہے اوپر آگ کے یا اس شخص کی جو حرام ہے
''کیا میں تم کو ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں، جو آگ پر حرام ہو یا آگ جس پر حرام ہو؟

عَلَيْهِ	النَّارُ ؟ عَلَى	كُلِّ قَرِيبٍ	هَيِّنٍ	سَهْلٍ".
اس پر	آگ؟ اوپر	ہر قریب (ہر دل عزیز)	نرمی کرنے والے	آسانی کرنے والے پر

جو ہر دلعزیز، نرمی کرنے والا اور آسانی کرنے والا ہو"۔(الصحيحة:938)

(2433). عَنْ	عَائِشَةَ ،	اَنَّ	النَّبِيَّ ﷺ	قَالَ	لَهَا :	"اِنَّهُ	مَنْ
2433۔(روایت ہے)	عائشہؓ سے	یقیناً	نبی ﷺ نے	فرمایا	ان کے لیے	یقیناً وہ	جس کو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کو فرمایا:

أُعْطِيَ	حَظَّهُ	مِنَ الرِّفْقِ ،	فَقَدْ	أُعْطِيَ	حَظَّهُ	مِنْ خَيْرِ	الدُّنْيَا
دیا گیا	حصہ	نرمی سے	تو تحقیق	دیا گیا	حصّہ	بھلائی سے	دنیا کی

"جس کو نرمی عطا کی گئی، اس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا

وَالآخِرَةِ ،	وَصِلَةُ الرَّحِمِ ،	وَحُسْنُ الْخُلُقِ	وَحُسْنُ الْجِوَارِ
اور آخرت کی	اور صلہ رحمی	اور حسن اخلاق	اور اچھا سلوک کرنا ہمارے سے

اور صلہ رحمی، حسن اخلاق اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے (جیسے امورِ خیر) گھروں (اور قبیلوں) کو آباد کرتے

يَعْمُرَانِ	الدِّيَارَ	وَيَزِيْدَانِ	فِي الاَعْمَارِ".
وہ آباد کرتے رہیں	گھروں کو	اور اضافہ کرتے ہیں	عمروں میں

ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں"۔(الصحيحة:519)

(2434). عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ

2434۔(روایت ہے) مقدام بن شریحؒ سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے سوال کیا

حضرت مقدام بن شریحؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْدُوْ

عائشہ سے صحرائی زندگی کے بارے میں توانہوں نے کہا: تھے رسول اللہ ﷺ وہ جاتے تھے

میں نے حضرت عائشہؓ سے صحرائی زندگی کے بارے میں سوال کیا۔انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں پر جایا کرتے تھے،

اِلٰى هٰذِهِ التِّلاعِ، وَاِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً، فَأَرْسَلَ اِلَيَّ نَاقَةً

طرف ان ٹیلوں کے اور یقیناً وہ ارادہ رکھتے تھے صحرائی زندگی کا ایک مرتبہ تو بھیجی میری طرف اونٹنی

ایک دفعہ جب آپ ﷺ نے صحرائی زندگی کا ارادہ کیا تو میری طرف صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی،

مُحَرَّمَةً مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِيُ : "يَاعَائِشَةُ اُرْفُقِي

محرمہ تھی (سواری نہیں کی گئی تھی) اونٹوں میں صدقہ کے تو کہا میرے لیے: اے عائشہؓ نرمی کرنا

جس پر ابھی تک سواری نہیں کی گئی تھی، بھیجی اور فرمایا: عائشہ! نرمی کرنا،

فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهُ، وَلَا

پھر یقیناً نرمی نہیں ہوئی کسی چیز میں کبھی بھی مگر زینت دیتی ہے اس کو اور نہیں

کیونکہ جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے وہ اُس کو مزین کر دیتی ہے۔

نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ.

چھینی جاتی کسی چیز سے کبھی مگر عیب دار کرتی ہے اس کو

اور جس چیز سے نرمی چھین لی جائے وہ اُس کو عیب دار بنا دیتی ہے"۔(الصحیحة:524)

2435). عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعْمَرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : " مَاأُعْطِيَ

2435۔(روایت ہے) عبیداللہ بن معمرؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں دی گئی

حضرت عبیداللہ بن معمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَهْلُ بَيْتٍ الرِّفْقَ اِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا مُنِعُوْهُ اِلَّا

کسی گھر والوں کو نرمی مگر فائدہ دے گی ان کو اور نہیں وہ روکے گئے اُس سے مگر

"جس گھرانے کو نرمی عطا کر دی جائے تو وہ ان کو فائدہ دے گی،

ضَرَّهُمْ".

نقصان دے گی ان کو

اور جس کو (نرمی) نہ دی جائے تو (سختی) اُن کو نقصان دے گی"۔ (الصحیحة:942)

2436). عَنْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا : "يَاعَائِشَةُ !

2436۔(روایت ہے) عائشہؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُن کے لیے: اے عائشہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: عائشہؓ !

اُرْفُقِي، فَإِنَّ اللّٰهَ اِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا

نرمی کیا کرو پس یقیناً اللہ تعالیٰ جب ارادہ کرتے ہیں کسی گھر والوں سے بھلائی کا

نرمی کیا کرو، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں،

دَلَّهُمْ عَلَى بَابِ الرِّفْقِ".

راہنمائی کرتے ہیں ان کے اوپر دروازے کے نرمی کے

تو نرمی کے دروازے کی طرف ان کی رہنمائی کر دیتے ہیں۔(الصحیحة:523)

قیدیوں سے نرمی برتنا

(2437). عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ :	أَنَّ	النَّبِيَّ ﷺ	بَعَثَ	سَرِيَّةً	
2437۔(روایت ہے)	ابن عباسؓ سے:	یقیناً	نبی ﷺ نے	بھیجا	ایک لشکر	

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا،

فَغَنِمُوْا	وَفِيهِمْ	رَجُلٌ،	فَقَالَ	لَهُمْ:	اِنِّى
توانہوں نے مال غنیمت حاصل کیا	اوران میں	ایک آدمی تھا	پھراس نے کہا	ان سے	یقیناً میں

انہوں نے مال غنیمت حاصل کیا ان میں سے ایک آدمی ایسا بھی تھا جس نے لشکروں والوں سے کہا:

لَسْتُ	مِنْهُمْ،	عَشِقْتُ	امْرَأَةً	فَلَحِقْتُهَا،	فَدَعُوْنِى
نہیں ہوں میں	ان میں سے	مجھے عشق ہے	ایک عورت سے	تو میں ملا اس سے	پھر جانے دو مجھے

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں، مجھے تو فلاں عورت سے عشق ہے سو میں اُس سے آملا۔ مجھے جانے دو تا کہ اسے ایک نظر دیکھ

أَنْظُرُ	اِلَيْهَا	نَظْرَةً	ثُمَّ	اصْنَعُوْا	بِى	مَا	بَدَا لَكُمْ،
میں دیکھوں	طرف اس کے	ایک نظر	پھر	کرگزرنا	میرے ساتھ	جو	کرنا تمہارے لیے

سکوں، پھر میرے ساتھ جو چاہنا کرگزرنا۔

فَنَظَرُوْا	فَإِذَا	امْرَأَةٌ	طَوِيْلَةٌ	أَدْمَاءُ	فَقَالَ	لَهَا:
پھرانہوں نے دیکھا	تب	عورت	درازقد کی	گندمی رنگت کی	پس کہا	اس کے لیے

پھرانہوں نے دیکھا درازقد کی گندمی عورت ہے۔ اُس نے اُسے کہا اے حبیش!

أَسْلِمِى	حُبَيْشُ	قَبْلَ	نَفَادِ	الْعَيْشِ.	أَرَأَيْتِ	لَوْ
مان جاؤ	حُبیش (کے لیے)	پہلے	ختم ہو جائے	زندگی	کیا خیال ہے تمہارا	اگر

زندگی ختم ہونے والے مان جا۔ کیا خیال ہے تیرا اگر میں تمہارا؟

تَبِعتُكُم فَلَحِقتُكُم بِحُلَيَّةَ أَوْ أَدْرَكتُكم بِالْخَوَانِقِ

میں پیچھا کروں تمہارا پھر میں جاملوں تمہیں حُلیہّ پر یا میں بلاؤں تمہیں پہاڑوں کی تنگ گھاٹیوں میں

پیچھا کروں اور تمہیں حلیہ چشمے پر یا پہاڑوں کی تنگ گھاٹیوں میں جاملوں،

أَمَا كَانَ حَقٌّ أَنْ يُنَوَّلَ عَاشِقُ تَكَلُّف اِدْلَاجِ السُرٰى

کیا نہیں ہے حق یہ کہ انعام دیا جائے عاشق کو تکلیف کا رات بھر چلنے کا

کیا عاشق کا یہ حق نہیں ہے کہ اُس کو رات بھر اور گرمی کی شدت میں چلنے کا انعام دیا جائے؟

وَالْوَدَائِقِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَدَيْتُکَ، فَقَدَّمُوْهُ

اور گرمی کی شدت کا اُس نے کہا: ہاں میں نے فدا کر دیا اپنا آپ تجھ پر تو انہوں نے آگے کیا اس کو

اس عورت نے کہا: میں نے اپنا آپ تجھ پر فدا کر دیا ہے۔ انہوں نے اسے آگے کیا،

فَضَرَبُوْا عُنقَهُ، فَجَاءَتِ الْمَرْأَةُ فَوَقَفَتْ عَلَيْهِ، فَشَهِقَتْ

پھر انہوں نے مارا اس کی گردن کو تو آئی عورت پھر کھڑی ہوئی اس پر پھر چیخ ماری زور کی

اور اُس کی گردن کاٹ دی۔ پھر وہ عورت آئی، اس پر کھڑی ہوئی اور زور سے چیخ ماری

شَهْقَةً ثُمَّ مَاتَتْ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُخْبِرَ بِذٰلِکَ

چیخ پھر مرگئی پھر جب آئے وہ سب اوپر رسول اللہ ﷺ کے تو خبر دی اس کی

اور پھر وہ مرگئی۔ جب وہ لشکر رسول ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کو اس کے متعلق خبر دی۔

فَقَالَ: "أَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَحِيْمٌ؟".

تو کہا: کیا نہ تھا تم میں کوئی آدمی رحم دل؟"۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں کوئی بھی رحم دل آدمی نہ تھا''۔(الصحیحة:2594)

عورتوں سے نرمی کرنا

(2438). عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ بِنِسَائِهِ،

2438۔روایت ہے صفیہ بنت حُیَیؓ سے یقیناً نبی ﷺ نے حج کیا اپنی بیویوں کے ساتھ

حضرت صفیہ بنت حییؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کے ساتھ حج کیا،

فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، نَزَلَ رَجُلٌ فَسَاقَ بِهِنَّ

توجب تھے بعض راستہ پر اترا ایک آدمی سواریوں کو تو چلایا انکی طرف (ازواج کی)

دوران سفر ایک آدمی اترا،

فَأَسْرَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "كَذَاكَ سَوْقُكَ بِالْقَوَارِيرِ"

پھر تیزی سے چلایا تو فرمایا نبی ﷺ نے: اس طرح لے کر چلتے ہو تم شیشوں کو

اور امہات المومنین کی سواریوں کو تیزی سے چلایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح شیشوں کو لے کر چلتے ہیں؟''

فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ بَرَكَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ جَمَلُهَا، وَكَانَتْ

تو اسی اثنا میں وہ چل رہے تھے بیٹھ گیا صفیہ بنت حییؓ کا اونٹ ان کا اور تھی

سو وہ چل رہے تھے کہ حضرت صفیہ بنت حییؓ کا اُونٹ بیٹھ گیا،

مِنْ أَحْسَنِهِنَّ ظَهْراً فَبَكَتْ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أُخْبِرَ

سب سے اچھی ان کی سواری پھر وہ رونے لگیں اور آئے رسول اللہ ﷺ اس وقت خبر ملی

حالانکہ ان کی سواری سب سے اچھی تھی، وہ رونے لگ گئی۔ جب آپ ﷺ کو پتہ چلا

بِذٰلِکَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ دُمُوْعَهَا بِيَدِهٖ، وَجَعَلَتْ تَزْدَادُ بُکَاءً وَهُوَ

اس کی پھر لگے پونچھنے ان کے آنسو اپنے ہاتھ سے اور لگیں زیادہ رونے اور وہ

تو آپ تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے ان کے آنسو پوچھنے لگ گئے،

يَنْهَاهَا فَلَمَّا أَكْثَرَتْ زَبَرَهَا وَانْتَهَرَهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ

روکتے رہے ان کو پھر جب زیادہ کیا رونا اپنا اور ڈانٹ ڈپٹ کی ان کو اور حکم دیا لوگوں کو

وہ اور زیادہ رونے لگیں اور آپ ﷺ ان کو منع کرتے رہے۔ جب وہ بہت زیادہ رونے لگ گئی تو آپ ﷺ نے ان کو ڈانٹ

بِالنُّزُوْلِ فَنَزَلُوْا، وَلَمْ يَكُنْ يُرِيْدُ أَنْ يَّنْزِلَ، قَالَتْ: فَنَزَلُوْا،

اترنے کا سو وہ اترے اور نہ تھا ارادہ یہ کہ وہ اُترتے انہوں نے کہا: پھر اُترے وہ سب

ڈپٹ کی اور لوگوں کو اترنے کا حکم دے دیا، سو وہ اتر گئے اگرچہ آپ ﷺ کے اترنے کا ارادہ نہیں تھا۔

وَكَانَ يَوْمِي، فَلَمَّا نَزَلُوْا ضُرِبَ خِبَاءُ النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ فِيْهِ،

اور وہ تھا میرا دن پھر جب وہ اترے لگایا گیا خیمہ نبی ﷺ کا اور داخل ہوئے اس میں

وہ کہتی ہیں: صحابہ کرام اتر پڑے تو نبی ﷺ کا خیمہ نصب کیا گیا آپ ﷺ اس میں داخل ہو گئے

قَالَتْ: فَلَمْ أَدْرِ عَلَامَ أَهْجُمُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَشِيْتُ أَنْ

وہ کہتی ہیں: پھر نہیں میں سمجھ سکی میں گھس جاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور مجھے ڈر تھا یہ کہ

وہ کہتی ہیں: یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی میں کیسے آپ ﷺ کے پاس گھس جاؤں اور مجھے یہ ڈر بھی تھا کہ (ممکن ہے کہ)

يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِهٖ شَيْءٌ مِنِّيْ قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ

ہو آپ کے دل میں کچھ بھی میرے لیے کہتی ہیں: پھر میں چلی طرف عائشہؓ کے

آپ ﷺ کے دل میں میرے بارے میں کوئی ناراضگی ہو۔ وہ کہتی ہیں: (بہرحال) میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی

فَقُلْتُ	لَهَا:	تَعْلَمِينَ	أَنِّي	لَمْ	أَكُنْ أَبِيْعُ
سومیں نے کہا	ان کے لیے:	تم جانتی ہو	یقیناً میں	نہیں	ہوں میں میں سودہ کروں گی

اوران سے کہا: تم جانتی ہو کہ میں کسی چیز کے

يَوْمِي	مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ	بِشَيْءٍ	أَبَدًا	وَإِنِّي	قَدْ
اپنے دن کا	رسول اللہ ﷺ سے	کسی چیز کے بدلے	کبھی بھی	اور یقیناً میں	تحقیق

عوض اپنے دن کا سودہ نہیں کروں گی،

وَهَبْ يَوْمِي	لَكِ	عَلٰى	أَنْ	تُرْضِيَ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ
میں ہبہ کرتی ہوں اپنی باری	آپ کے لیے	اوپر	اس کے	تم راضی کرادو	رسول اللہ ﷺ کو

لیکن میں تجھے اپنی باری کا دن اس شرط پر ہبہ کرتی ہوں کہ تم رسول اللہ ﷺ کو مجھ سے راضی کرادو۔

عَنِّي!	قَالَتْ:	نَعَمْ	قَالَتْ:	فَأَخَذَتْ	عَائِشَةُ ؓ	خِمَارًا لَّهَا قَدْ
مجھ سے!	انہوں نے کہا:	ہاں	کہتی ہیں:	پھر لی	عائشہ ؓ نے	چادر لی تحقیق

انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ اب وہ کہتی ہیں: حضرت عائشہ ؓ نے زعفران میں رنگی ہوئی چادر لی

ثَرَّدَتْهُ	بِزَعْفَرَانَ،	فَرَشَّتْهُ	بِالْمَاءِ	لِيُذَكِّي	رِيْحُهُ، ثُمَّ
رنگی ہوئی تھی	زعفران سے	پھر چھڑکا اس پر	پانی	تا کہ تروتازہ ہو جائے	خوشبو اس کی پھر

اور اس پر پانی چھڑکا۔ تا کہ اس کی خوشبو تروتازہ ہو جائے،

لَبِسَتْ	ثِيَابَهَا،	ثُمَّ	انْطَلَقَتْ	اِلٰى	رَسُوْلِ اللهِ ﷺ	فَرَفَعَتْ طَرَفَ
پہنے	کپڑے اپنے	پھر	چلی گئی	طرف	رسول اللہ ﷺ کے	پھر اُٹھایا کنارہ

پھر اپنے کپڑے زیب تن کیے پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف چلی گئی۔

الْخِبَاءِ، فَقَالَ لَهَا: "مَالَکِ یَا عَائِشَةُ ؟ اِنَّ هٰذَا
خیمے کا تو کہا آپ نے ان کے لیے: کیا ہے؟ تیرے لیے اے عائشہؓ؟ یقیناً یہ
اور (جا کر) خیمے کا ایک کنارہ اٹھایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "اے عائشہؓ! تجھے کیا ہوا؟
لَیْسَ بِیَوْمِکِ" قَالَتْ: ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہَ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ
نہیں تیرا دن انہوں نے کہا: یہ فضل ہے اللہ کا وہ دیتا ہے اس کو جس کو وہ چاہتا ہے
یہ دن تیرا تو نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جیسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔
فَقَالَ: مَعَ أُهْلِهٖ فَلَمَّا کَانَ عِنْدَ الرَّوَاحِ، قَالَ: لِزَیْنَبَ
پھر انہوں نے کہا: ساتھ اہلیہ کے پھر جب ہوئی شام کہا: زینب
آپ ﷺ اپنی اہلیہ کے پاس ٹھہرے رہے۔ جب شام ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحشؓ سے فرمایا:
بِنْتِ جَحْشٍ: "یَازَیْنَبُ! أَفْقِرِیْ أُخْتَکِ صَفِیَّةَ جَمَلاً" وَکَانَتْ
بنت جحش کے لیے: اے زینب! مستعار دے دو اپنی بہن صفیہ کو اونٹ اور تھی
"اے زینب! اپنی بہن صفیہ کو ایک اونٹ مستعار دے دو"۔
مِنْ اَکْثَرِ هِنَّ ظَهْراً، فَقَالَتْ: أَنَا أُفْقِرُ یَهُوْدِیَّتَکَ!
زیادہ ان سے سواریاں تو کہا زینب نے: میں مستعار دے دوں تیری یہودیہ کے
دراصل ان کے پاس سواریاں زیادہ تھیں۔ لیکن زینبؓ نے کہا میں آپ ﷺ کی یہودیہ کو مستعار دے دوں؟
فَغَضِبَ النَّبِیُّ ﷺ حِیْنَ سَمِعَ ذٰلِکَ مِنْهَا، فَهَجَرَهَا فَلَمْ
پھر ناراض ہوئے نبی ﷺ جس وقت سُنا یہ اس سے پھر چھوڑ دیا ان کو پھر نہیں
یہ بات سن کر آپ ﷺ اس ناراض ہو گئے اور قطع کلامی کر لی

يُكَلِّمُهَا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَاَيَّامَ مِنٰى فِي سَفَرِهٖ حَتّٰى
کلام کیا اس سے یہاں تک کہ آئے مکہ اور ایام منیٰ بھی آپ کے سفر کے یہاں تک کہ
اور اس سے کوئی بات نہیں کی حتیٰ کہ مکہ پہنچ گئے پھر آپ ﷺ کے سفر میں منیٰ والے دن (بھی بیت گئے)،
رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَالْمُحَرَّم وَصَفر فَلَمْ يَأتِهَا وَلَم
لوٹے طرف مدینہ کے اور محرم اور صفر پھر نہ آئے ان کے پاس اور نہ
یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ واپس آگئے اور محرم اور صفر کے دو ماہ بھی گزر گئے لیکن آپ ﷺ نہ زینب کے پاس گئے،
يَقْسِمُ لَهَا، وَيَئِسَتْ مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ شَهْرُ رَبِيْعِ الاوَّلِ،
تقسیم کی ان کے لیے اور ناامید ہو گئیں ان سے پھر جب تھا مہینہ ربیع الاول کا
اور نہ اس کے لیے کوئی باری تقسیم کی۔ وہ بھی آپ ﷺ سے ناامید ہو گئیں۔ جب ربیع الاوّل کا مہینہ آیا
دَخَلَ عَلَيْهَا، فَرَأَتْ ظِلَّهُ، فَقَالَتْ: اِنَّ هٰذَا لَظِلُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ
گئے اُن کے پاس تو دیکھا سایہ اُن کا تو انہوں نے کہا: یقیناً یہ سایہ رسول اللہ کے لیے ﷺ
تو آپ ﷺ اس کے پاس گئے۔ زینب نے آپ ﷺ کا سایہ دیکھا تو کہا یہ تو رسول اللہ ﷺ کا سایہ ہے اور آپ ﷺ
وَمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ النَّبِى ﷺ فَمَنْ هٰذَا؟ فَدَخَلَ النَّبِى ﷺ فَلَمَّا
اور نہیں داخل ہوئے مجھ پر نبی ﷺ تو کون ہے یہ؟ سو داخل ہوئے نبی ﷺ پھر جب
تو میرے پاس آتے ہی نہیں سو یہ (سائے والا) کون ہو سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ ان کے پاس داخل ہوئے
رَأَتْهُ قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ! ﷺ مَا اَدْرِى مَاأَصْنَعُ حِيْنَ
دیکھا زینب نے کہا: اے اللہ کے رسول! ﷺ نہیں میں جانتی میں کیا کروں جب
جب زینب نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کے آنے سے (مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے) کہ

دَخَلْتَ عَلَيَّ؟ قَالَتْ: وَكَانَتْ لَهَا جَارِيَةٌ وِكَانَتْ

داخل ہوئے مجھ پر کہتی ہیں: اورتھی اُن کے لیے ایک لونڈی اورتھیں

مجھے سمجھ نہیں آتی میں کیا کروں۔وہ کہتی ہے:ان کی ایک لونڈی تھی،

تُخْبِئُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقالَتْ: فُلَانَةَ لَکَ، فَمَشٰی

وہ چھپا کررکھتی نبی ﷺ سے پھرانہوں نے کہا: فلاں لونڈی آپ کے لیے ہے پھر چلے

جس کووہ نبی کریم ﷺ سے چھپا کررکھتی تھی۔پھراس نے کہا:فلاں لونڈی آپ ﷺ کے لیے ہے۔

النَّبِی ﷺ اِلٰی سَرِیْر زَیْنَب وَکَانَ قَدْ رُفِعَ فَوَضَعَهُ

نبی ﷺ طرف چارپائی کے زینب کی اورتھا تحقیق اُٹھادیا گیا پھربچھایااس کو

پھرنبی کریم ﷺ حضرت زینبؓ کی چارپائی کی طرف گئے جیسے اٹھادیا گیا تھا،

بِیَدِہٖ، ثُم اَصَابَ اَھْلَہُ، وَرَضِیَ عَنْھُمْ.

اپنے ہاتھ سے پھر مباشرت کی اپنی بیوی سے اورراضی ہوئے ان سے

آپ ﷺ نے اس کواپنے ہاتھ سے بچھایا۔پھراپنی اہلیہ سے مباشرت کی اوراُن سے راضی ہوئے۔(الصحیحة:3205)

وفائے عہداورنرم مزاجی کی فضیلت

(2439). عَنْ أَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ مَرْفُوْعًا: "اِنَّ خَیْرَ

2439۔(روایت ہے) ابوحمیدساعدیؓ سے مرفوع ہے: یقیناً بہترین

حضرت ابوحمیدساعدیؓ سے روایت ہے کہ(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): "بلاشبہ اس امت میں سے اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ

عِبَادِ اللّٰہِ مِنْ هٰذِهِ الامَّةِ الْمُوَفُّوْنَ الْمُطَيِّبُوْنَ".

بندے اللہ کے ہیں اس اُمت میں سے پورا کرنے والے وعدہ کے نرم مزاج۔

ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے نرم مزاج (اور خوش اخلاق) ہوں"۔(الصحيحة:2848)

نرم وگداز دلوں کی فضیلت

(2440). عَنْ أَبِی عَنَبَةَ الْخَوْلَانِی يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ

2440۔(روایت ہے) ابو عنبہ خولانیؓ سے مرفوع روایت کیا گیا اس کو طرف نبی کے ﷺ:

حضرت ابو عنبہ خولانیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰہِ آنِيَةً مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ وَاٰنِيَةُ رَبِّكُمْ قُلُوْبُ

یقیناً اللہ تعالیٰ کے لیے برتن ہیں اہل زمین میں سے اور برتن تمہارے رب کے دل ہیں

بلا شبہ اللہ کے برتن ہیں، جن کا تعلق اہل زمین سے ہے تمہارے پروردگار کے برتن

عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ، وَأَحَبُّهَا اِلَيْهِ

اس کے بندوں کے نیک اور ان میں سے سب سے زیادہ محبوب طرف اس کے

نیک لوگوں کے دل ہیں، اور اُن میں سے اسے سب سے زیادہ پسندیدہ

أَلْيَنُهَا وَأَرَقُّهَا'.

زیادہ نرمی والے اُن کے اور زیادہ شفقت والے ان کے ہیں

زیادہ نرمی اور شفقت والے ہیں۔"(الصحيحة:1691)

رحم دلی اور درگزر کرنے کی فضیلت

(2441). عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَرْفُوْعًا: ”اِرْحَمُوا

2441۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے مرفوع ہے: رحم کرو تم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تُرْحَمُوا، وَاغْفِرُوا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَكُمْ وَيْلٌ

تم پر رحم کیا جائے گا اور تم معاف کرو معاف کرے گا اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہلاکت ہے

”تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم معاف کرو، (بدلے میں) اللہ تم کو معاف کرے گا۔

لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ، وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ

سنی ان سنی کرنے والے کے لیے بات کی ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لیے جو

اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو بات سنتے ہوں لیکن اسے سمجھتے نہ ہوں (یعنی ان سنی کر دیتے ہوں)،

يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ“.

اصرار کرتے ہیں اوپر اس کے جو انہوں نے کیا اور وہ جانتے ہیں۔

اور اصرار کرنے والوں کے لیے بھی ہلاکت ہے جو جاننے بوجھنے کے باوجود اپنے کیے پر اصرار کرتے ہیں“۔(الصحيحة:482)

آپ ﷺ کی اہل وعیال کے ساتھ رحم دلی

(2442). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : كَانَ

2442۔ (روایت ہے) انس بن مالک ؓ سے: تھے (رسول اللہ ﷺ)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اہل وعیال اور بچوں پر

أَرْحَمَ	النَّاسِ	بِالْعِيَالِ	وَالصِّبْيَانِ.	
سب سے زیادہ رحم کرنے والے	لوگوں میں سے	اہل وعیال سے	اور بچوں سے۔	

لوگوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے۔(الصحیحة:2089)

مسلمان کا خواب اور خواب کی اقسام

(2443). عَنْ	أَبِي هُرَيْرَةَ	عَنِ النَّبِيِّ ﷺ	قَالَ	إِذَا	
2443۔(روایت ہے)	حضرت ابوہریرہؓ سے	نبی ﷺ سے	انہوں نے فرمایا	جب	

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اقْتَرَبَ	الزَّمَانُ	لَمْ	تَكَدْ	رُؤْيَا	الْمُسْلِمِ	تَكْذِبُ	وَأَصْدَقُهُمْ
قریب ہوجائے گا	زمانہ	نہیں ہوگا		خواب	مسلمان کا	جھوٹا	(2)اور زیادہ سچا ان میں سے

(1)جب تک زمانہ (قیامت کے) قریب ہوجائے گا تو ایسا نہیں ہوگا کہ مسلمان کا خواب جھوٹا ثابت ہو

رُؤْيَا	أَصْدَقُهُمْ	حَدِيثًا	(3) وَرُؤْيَا	الْمُسْلِمِ	جُزْءٌ
خواب میں	زیادہ سچا تم میں سے	بات میں	اور خواب	مسلمان کا	حصہ ہے

(2)اور زیادہ سچا خواب اس شخص کا جو اُن میں سے گفتگو کے لحاظ سے زیادہ سچا ہوگا (3)مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ

مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ	جُزْءًا	مِنَ النُّبُوَّةِ	قَالَ:	وَقَالَ:	الرُّؤْيَا	ثَلَاثَةٌ
چھیالیسواں	حصہ	نبوت سے	کہا:	اور فرمایا:(4)	اور خواب	تین طرح کے ہیں

ہے۔''نیز آپ ﷺ نے فرمایا:''(4)خواب کی تین (اقسام) ہیں:

فَرُؤْيَا	الصَّالِحَةُ	بُشْرَى	مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ	وَالرُّؤْيَا	تَحْزِينٌ
پھر خواب	نیک	خوشخبری ہیں	اللہ عزوجل کی طرف سے	اور خواب	رنج وغم کا

نیک خواب اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے، برا خواب شیطان کی طرف سے رنج وغم ہے،
مِنُ الشَّيُطَانِ وَالرُّؤيَا مِنَ الشَّیءِ يُحَدِّثُ بِهِ الاِنُسَانُ
شیطان کی طرف سے ہے اورخواب عام چیزوں سے وہ خیالات ہوتے ہیں اس انسان کے
اور (ان کے علاوہ) عام چیزوں سے متعلقہ خواب انسان کے اپنے خیالات ہیں۔
نَفُسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُم مَا يَكُرَهُ فَلا يُحَدِّثُهُ
اپنے دل میں پھر جب دیکھے تم میں سے ایک جو وہ ناپسند کرتا ہے تو نہ بیان کرے
(5) جب تم میں سے کوئی آدمی کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کو بیان نہ کرے،
أَحَدًا وَلُيَقُم فَلُيُصَلِّ قَالَ وَأُحِبُّ
اس کو کسی ایک کو اور چاہیے کہ کھڑا ہو پھر چاہیے کہ وہ نماز پڑھے فرمایا اور میں پسند کرتا ہوں
اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے (6) میں خواب میں زنجیر کو پسند اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔
الُقَيُدَ فِی النَّوُمِ، وَأَكُرَهُ الُغُلَّ الُقَيُدُ: ثَبَاتٌ فِی الدِّينِ".
زنجیر کو نیند میں اور میں ناپسند کرتا ہوں طوق کو زنجیر: ثابت قدمی ہے دین میں
دراصل زنجیر سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے"۔(الصحيحة:3014)
جھوٹا خواب بیان کرنا بھی جھوٹ ہے
(2444). عَنِ ابُنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مِنُ
2444۔(روایت ہے) ابن عمرؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو
حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَفْرَى الفِرٰى	أَنْ	يُرِيَ	عَيْنَيْهُ	فِي الْمَنَامِ
سب سے بدتر گھڑی ہوئی بات جھوٹ کے	یہ کہ	دیکھے	اپنی آنکھوں سے	خواب میں
سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعوی کرے،				
مَا	لَمْ	تَرَيَا".		
جو	نہیں	اس نے دیکھی		
جواس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو۔" (الصحيحة:3063)				

مسلمان پر اسلحہ اُٹھانا ملعون فعل ہے

(2445). عَنْ	أَبِي بَكْرَةَ	اَنَّ	رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ :	"اِذَا			
2445۔(روایت ہے)	حضرت ابوبکرہؓ سے	یقیناً	رسول اللہ ﷺ (نے فرمایا):	جب			
حضرت ابوبکرہؓ سے مروی ہے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ (نے فرمایا): "جب کوئی مسلمان اپنے بھائی پر اسلحہ سونتتا ہے							
شَهَرَ	الْمُسْلِمُ	عَلٰى	أخِيهِ	سِلَاحًا	فَلا تزَالُ	مَلائِكَةُ	
سونتتا ہے	مسلمان	اوپر	اپنے بھائی کے	اسلحہ	تو ہمیشہ رہتے ہیں	فرشتے	
تو فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں،							
اللّٰهِ	تَلْعَنُهُ	حَتّٰى	يَشِيْمَهُ	عَنْهُ"			
اللہ کے	لعنت کرتے ہیں اس پر	یہاں تک کہ	وہ میان میں ڈالتا ہے اس کو	ان سے			
جب تک وہ اس کو میان میں داخل نہیں کر دیتا"۔(الصحيحة:3973)							

سوئے ظن کو طول دینا

(2446). عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا

2446۔(روایت ہے) حضرت جابرؓ سے فرمایا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم کو (کسی کے بارے میں سوئے) ظن ہو جائے تو اس کی چھان

ظَنَنْتُمْ فَلَا تُحَقِّقُوْا وَاِذَا حَسَدْتُّمْ فَلَا تَبْغُوْا وَاِذَا

بدگمانی کرو تم تو نہ تم تحقیق کرو اور جب تم حسد کرو تو نہ تم ظلم کرو اور جب

بین مت کرو، جب تم کسی سے حسد کرنے لگو تو ظلم مت کرو اور جب تم کو (اپنے کسی کام کے بارے میں) بدشگونی ہو جائے تو (مت

تَطَيَّرْتُمْ فَامْضُوْا، وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلُوْا، وَاِذَا وَزَنْتُمْ

بدشگونی ہو جائے تو جاری رکھو اور اوپر اللہ کے توکل کرو اور جب وزن کرو تم

رکو اور) اپنے کام کو جاری رکھو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور جب تم (لین دین کے وقت) وزن کرو تو ترازو کا پلڑا جھکا دیا کرو (یعنی

فَاَرْجِحُوْا.

تم جھکا دیا کرو،

چیز وزن سے کچھ زیادہ دے دیا کرو"۔(الصحیحة:3942)

مصافحہ کی فضیلت

(2447). عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِى لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا:

2447۔ (روایت ہے) عبدہ بن ابولبابہؒ مجاہد سے ابن عباسؓ سے مرفوع ہے:

عبدہ بن ابولبابہؒ، مجاہد سے اور وہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان

”اِذَا	لَقِیَ	الْمُسْلِمُ	أَخَاهُ	الْمُسْلِمَ،	فَاَخَذَ	بِیَدِهٖ	فَصَافَحَهُ،
جب	ملے	مسلمان	اپنے بھائی سے	مسلمان	پکڑے	اس کا ہاتھ	سو مصافحہ کرے

اپنے بھائی کو ملتا ہے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے

تَنَاثَرَتْ	خَطَایَاھُمَا	مِنْ بَیْنِ أَصَابِعِھِمَا	کَمَا	یَتَنَاثَرُ	وَرَقُ
اس کا جھڑتے ہیں	گناہ ان کے	درمیان اس کی انگلی سے	جیسا کہ	جھڑتے ہیں	پتے

تو اُن کی انگلیوں کے بیچ سے اس طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح موسم سرما میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔

الشَّجَرِ	بِالشِّتَاءِ“.	قَالَ	عَبْدَۃُ:	فَقُلْتُ	لِمُجَاھِدٍ:	اِنَّ ھٰذَ	الْیَسِیْرٌ
درختوں سے	سردی میں	کہا	عبدہ نے:	تو میں نے کہا	مجاہد کے لیے:	یقیناً یہ	البتہ آسان ہے

عبدہ کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے کہا: یہ عمل تو بہت معمولی ہے (اور اجر اتنا زیادہ)

فَقَالَ	مُجَاھِدٌ:	لَاتَقُلْ	ھٰذَا،	فَاِنَّ	اللّٰہَ تَعَالٰی	قَالَ	فِیْ کِتَابِہٖ:	” لَوْ
تو کہا	مجاہد نے	نہ تم کہو	یہ	بے شک	اللہ تعالیٰ نے	فرمایا	اپنی کتاب میں:	اگر

مجاہد نے کہا ایسا مت کہو، کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

اَنْفَقْتَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	مَا اَلَّفْتَ	بَیْنَ	قُلُوْبِھِمْ	وَلٰکِنَّ
خرچ کر ڈالے	جو	زمین میں ہے	سب کچھ	نہیں جوڑ سکتے	درمیان	ان کے دلوں کو	لیکن

”اے نبی ﷺ! اگر تم وہ سارے کا سارا بھی خرچ کر دیتے جو زمین ہے تو پھر بھی ان کے دلوں کو نہ جوڑ سکتے۔ لیکن

اللّٰہَ	اَلَّفَ	بَیْنَھُمْ“ [الانفعال:63]	فَعَرَفْتُ	فَضْلَ	عِلْمِہٖ
اللہ تعالیٰ نے	جوڑ دیا	ان کے درمیان	تو میں نے پہچان لی	فضیلت	اس کے علم کی

اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان محبت پیدا کر دی۔ عبدہ کہتے ہیں اس سے میں نے دوسرے (اہل علم)

عَلٰی غَیْرِہٖ.
اوپر اس کے غیر کے
پر مجاہد کی فضیلت پہچان لی۔(الصحیحۃ:2004).
فوت شدہ والدین کی طرف حج کرنا
(2448). عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رُجُلاً أَتَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ:
2448۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے یقیناً ایک آدمی لایا گیا نبی ﷺ کے پاس تو کہا:
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا:
اِنَّ أَبِیْ مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ:
یقیناً میرا والد فوت ہو گیا اور نہیں حج کیا کیا پھر میں حج کروں اس کی طرف سے؟ فرمایا:
میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اُس نے حج نہیں کیا، کیا میں اُس کی طرف سے حج ادا کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
”أَرَأَیْتَ لَوْ کَانَ عَلٰی أَبِیْکَ دَیْنٌ أَکُنْتَ قَاضِیَهُ ؟“
کیا تیرا خیال ہے اگر ہو اوپر تیرے والد کے قرض کیا ہوئے تو پھر نہ کرے اس کو؟
”(اس کے بارے میں) تیرا کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اُس کی طرف سے اُس کی آدائیگی کرتا؟ اُس نے کہا:
قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ”حُجَّ عَنْ أَبِیْکَ“
فرمایا: ہاں فرمایا: حج کرو اپنے باپ کی طرف سے
جی ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا”(یہی معاملہ حج کا ہے اس لیے) اپنے باپ کی طرف سے حج کرو“۔(الصحیحۃ:3047)

اچھے اعمال کی ضمانت پر جنت کی ضمانت

(2449). عَنْ عُبَادَةَ مَرْفُوْعًا: ”اضْمَنُوا الِي سِتًّا

2449۔(روایت ہے) عبادہ بن صامتؓ سے مرفوع: ضمانت دے دو مجھے طرف چھ باتوں کے

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو

مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمْ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوا اِذَا حَدَّثْتُمْ،

اپنے دل سے میں ضمانت دوں گا تمہارے لیے جنت کی: سچ کہو جب بات کرو تم

میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (1) جب بات کرو تو سچ بولو

وَأَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ،

اور پورا کرو تم جب وعدہ کرو تم اور ادا کرو جب امانت رکھوائی جائے تمہارے پاس

(2) جب وعدہ کرو تو پورا کرو (3) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو

وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ“.

اور حفاظت کرو اپنی شرم گاہوں کی اور نیچا رکھو اپنی نگاہوں کو اور روکے رکھو اپنے ہاتھوں کو

(4) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (5) اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو (6) اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو“۔(الصحيحة:1470)

والدین کی عظمت

(2450). عَنْ أُبَيِّ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

2450۔(روایت ہے) حضرت ابی بن مالکؓ سے نبی ﷺ سے یقیناً وہ کہتے ہیں:

حضرت ابی بن مالکؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ أَدْرَکَ وَالِدَیْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا، ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ
جس نے پایا اپنے والدین کو یا ان میں سے ایک کو پھر داخل ہوگیا آگ میں
”جس نے اپنے ماں باپ دونوں یا کسی ایک کو پایا اور پھر آگ
مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَأَسْحَقَهُ“.
بعد اس کے سو دور کردے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور ہلاک کردے گا اس کا
میں داخل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو (اپنی رحمت سے) دور کردے اور اسے ہلاک کردے“۔(الصحیحة:515)
(2451). عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
2451۔(روایت ہے) حضرت ابودرداءؓ سے فرماتے ہیں: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے
حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
یَقُوْلُ: ”اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ“.
وہ فرماتے ہیں: والد بہترین دروازہ ہے جنت کا
”باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے“۔(الصحیحة:914)
(2452). عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی
2452۔(روایت ہے) حضرت ابوہریرہؓ سے فرماتے ہیں: گزرے رسول اللہ ﷺ اوپر
حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا گزر

عَبْدِ اللهِ بْنِ أبَيِّ ابْنِ سَلُوْلِ وَهُوَ فِي ظِلِّ أجَمَةٍ فَقَالَ: قَدْ

عبداللہ بن ابی سلولؓ کے اور وہ سائے میں تھا جھاڑی کے تو اُس نے کہا: یقیناً

عبداللہ بن ابی سلولؓ کے پاس سے ہوا، وہ ایک جھاڑی کے سائے میں تھا، اُس نے کہا:

غَبَّرَ عَلَيْنَا ابْنُ أبِي كَبْشَةَ ! فَقَالَ ابْنُهُ عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

غبار اُڑایا ہے ہم پر ابن ابی کبشہ نے! پھر کہا اُس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے

ابن ابی کبشہ (یعنی محمد) نے ہم پر گرد و غبار اڑایا ہے۔ اُس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے کہا:

وَالَّذِي أكْرَمَكَ وَأنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ!

قسم ہے اس ذات کی اُس نے زیادہ عزت دی آپ ﷺ کو اور اس نے نازل کی آپ پر کتاب

قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو عزت دی اور آپ پر کتاب نازل کی!

إنْ شِئْتَ لَآتَيْتُكَ بِرَأسِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :

اگر آپ کی اجازت ہو البتہ میں لے آؤں اس کے سر کو آپ کے پاس تو کہا نبی ﷺ نے:

اگر آپ کی چاہت ہو تو میں اُس کا سر (قلم کر کے) آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَا وَلٰكِنْ بَرَّ أبَاكَ وَأحْسِنْ صُحْبَتَهُ".

نہیں بلکہ نیکی کرو اپنے باپ سے اور اچھی رکھو صحبت اُس سے

"نہیں بلکہ تو اپنے باپ سے نیکی کر اور حسن صحبت سے پیش آ"۔ (الصحيحة: 3223)

(2453). عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: "دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ

2453۔(روایت ہے) حضرت عائشہؓ مرفوع: میں داخل ہوا جنت میں تو میں نے سنا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں قرائت کی آواز سنی

فِيهَا قِرَائَةً ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكُمْ

اُس میں قرأت میں نے کہا: کون ہے یہ؟ توانہوں نے کہا: حارثہ بن نعمانؓ یہی ہے

میں نے پوچھا: (جس کی آواز آرہی ہے) یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن نعمانؓ ہے۔ یہی نیکی (اور حسن سلوک) ہے، یہی نیکی

الْبِرُّ، وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ“.

نیکی اور حسن سلوک اور تھا زیادہ نیکی کرنے والا لوگوں سے اپنی ماں کے ساتھ

اور (حسن سلوک) ہے، وہ (حارثہؓ) اپنی ماں کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کرنے والا تھا‘‘۔ (الصحيحة:213)

والدین کے حکم پر بیوی کو طلاق

(2454). عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَتْ

2454۔ (روایت ہے) حمزہ بن عبداللہ ابن عمرؓ سے وہ اپنے والد سے کہتے ہیں: تھی

حمزہ بن عبداللہ ابن عمرؓ اپنے باپ حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے:

تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا

میرے نیچے عورت میں محبت رکھتا تھا اس سے اور تھے عمر نفرت رکھتے اس سے

کہ میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور وہ (میرے باپ) حضرت عمرؓ اس سے نفرت کرتے تھے۔ میرے باپ عمرؓ نے

فَقَالَ عُمَرُ طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ

تو کہا عمرؓ نے: طلاق دے اس کو تو میں نے انکار کیا سوذکر کیا اس کا نبی ﷺ کے لیے

کہا کہ اس کو طلاق دے دو۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتائی آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اپنے

فَقَالَ : ”اَطِعْ أَبَاکَ وَطَلِّقْهَا“.
تو فرمایا: اطاعت کرو اپنے باپ کی اور طلاق دو اس کو
باپ کی فرنبرداری کرو اور اس کو طلاق دے دو۔(الصحیحة:919)
والدین کی رضامندی، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے معیار
(2455). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”رِضَی الرَّبِّ
2455۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نبی ﷺ نے فرمایا: رضامندی رب کی
حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے
فِي رِضَی الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ“.
رضامندی میں والد کی اور ناراضگی رب کی ناراضگی میں ہے والد کی۔
اور اللہ کی نارضگی باپ کی نارضگی میں“۔(الصحیحة:516)
(2456). عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ”ثَلَاثَةٌ
2456۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: تین آدمی ہیں
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تین آدمیوں کی طرف
لَا یَنْظُرُ اللهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ،
نہ دیکھے گا اللہ تعالیٰ طرف ان کے دن قیامت کے: نافرمان اپنے والدین کا اور عادی شراب کا
نظر (رحمت) سے نہیں دیکھے گا: (1) والدین کا نافرمان (2) شراب کا عادی اور

وَالْمَنَّانُ عَطَاءَ هُ، وَثَلَاثَةٌ لَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ:

اوراحسان جتلانے والا اپنے دیئے پر اور تین آدمی ہیں نہیں داخل ہوں گے جنت میں:

(3) اپنے دیے پر احسان جتلانے والا۔ جبکہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: (1) والدین کا نافرمان

الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالدَّيُّوْثُ، والرَّجِلَةُ".

نافرمان والدین کا اور دیوث اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت

(2) دیوث اور (3) مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت"۔ (الصحیحة:3099)

برائی کا اثر زائل کرنا

(2457۔) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ:

2457۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمروؓ سے یقیناً معاذ بن جبلؓ نے ارادہ کیا سفر کا تو کہا:

حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے سفر کا ارادہ کیا اور کہا:

يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَوْصِنِي، قَالَ: "أُعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكْ

اے اللہ کے رسول ﷺ وصیت کیجیے مجھے فرمایا: عبادت کرو اللہ کی اور نہ تم شریک ٹھراؤ

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرا،

بِهِ شَيْئًا" قَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ! زِدْنِي. قَالَ:" اِذَا

اُسکے ساتھ کسی چیز کو انہوں نے کہا: اے نبی اللہ کے زیادہ کریں میرے لیے فرمایا: جب

انہوں نے کہا، اے اللہ کے نبی ﷺ مزید وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تو برائی کرے تو نیکی کر"

أَسأتَ	فَأحْسِنْ"	قَالَ:	يَانَبِيّ اللهِ !	زِدْنِی ،	قَالَ:
توبرائی کرے	تونیکی کرو	انہوں نے کہا	اے نبی اللہ کے	اضافہ کریں میرے لیے	فرمایا:

انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ اور کوئی وصیت فرمادیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ثابت قدم رہ

"اِسْتَقِمْ،	وَلْتُحْسِنْ	خُلقَکَ".
ثابت قدم رہو	اور چاہیے کہ اچھا کرو	اپنا اخلاق۔

اور اپنے اخلاق کو اچھا کر"۔(الصحيحة:1228)

سلام عام کرنا، کھانا کھلانا، اور اللہ تعالیٰ سے شرمانا

(2458). عَنْ	مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ:	أَنَّ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ	بَعَثَهُ	اِلٰی
2458۔(روایت ہے)	معاذ بن جبل ؓ سے	یقیناً	رسول اللہ ﷺ نے	بھیجا ان کو	طرف

حضرت معاذ بن جبل ؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قوم کی طرف بھیجا

قَوْمٍ،	فَقَالَ :	يَارَسُوْلَ اللهِ! ﷺ	أَوْصِنِيْ؟	قَالَ:	أَفْشِ
قوم کے	توانہوں نے کہا	اے اللہ کے رسول! ﷺ	مجھے وصیت کریں	فرمایا:	عام کرو

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: "سلام کو عام کرو،

السَّلامَ	وَابْذُلِ	الطَّعَامَ،	وَاسْتَحْيِ	مِنَ اللهِ	اسْتِحْيَاءَ کَ	رَجُلًا
سلام	اور کھلاؤ	کھانا	اور حیا کرو	اللہ تعالیٰ سے	جیسے حیا کرتے ہو تم	کسی آدمی سے

کھانا کھلاؤ، اللہ تعالیٰ سے اتنا حیا کرو جتنا کہ تم اپنے گھر کے فرد سے کرتے ہو۔

مِنْ أَهْلِکَ	وَاِذَا	أَسَأتَ	فَاَحْسِنْ،	وَلْتُحْسِنْ
اپنے گھر والوں میں سے	اور جب	تم برائی کرو	تو نیکی کرو	اور چاہیے کہ اچھا بناؤ
جب گناہ ہو جائے تو (اس کا اثر ختم کرنے کے لیے) فوراً نیکی کرو				
خُلُقَکَ	مَا	اسْتَطَعْتَ".		
اپنا خلق	جتنی	تم استطاعت رکھو		
اور حسب استطاعت اپنے اخلاق کو اچھا بناؤ"۔(الصحیحة:3559)				

سلام میں پہل کرنے والا افضل ہے

(2459). عَنْ	اَبِیْ اُمَامَةَ	قَالَ:	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ"	اِنَّ	أَوْلَی	
2459۔(روایت ہے)	ابوامامہؓ سے	کہتے ہیں:	فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے	یقیناً	زیادہ قریب	
حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ نزدیک وہ ہے						
النَّاسِ	بِاللهِ	مَنْ	بَدَأَهُمْ	بِالسَّلَامِ".		
لوگوں میں سے	اللہ کے	جو	پہل کرتا ہے اُن میں سے	سلام کی۔		
جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے"۔ (الصحیحة:3382)						

سلام نہ کرنے والا انتہائی بخیل ہے

(2460). عَنْ	جَابِرٍ:	أَنَّ	رَجُلاً	أَتَی	النَّبِيَّ ﷺ	فَقَالَ:	اِنَّ
2460۔(روایت ہے)	جابرؓ سے:	یقیناً	ایک آدمی	آیا	نبی ﷺ کے پاس	سو کہا:	یقیناً

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا:

لِفُلان فِیُ حَائِطِی عِذُقًا، وَاِنَّهُ قَدُ آذَانِیُ

فلاں کے لیے میرے باغ میں کھجور کا درخت ہے اور یقیناً وہ تحقیق اُس نے مجھے بڑی تکلیف دی ہے

فلاں آدمی کا میرے باغ میں کھجور کا درخت ہے اور اس نے مجھے بڑی تکلیف دے رکھی

وَشَقَّ عَلَیَّ مَکَانُ عِذُقِهٖ، فَأَرُسَلَ اِلَیُهِ

اور مشقت ہے مجھ پر جگہ اس کے کھجور کے درخت کی سو پیغام بھیجا طرف اس کے

اور اس کے کھجور کے درخت کا وجود میرے لیے باعث تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا:

النَّبِیُّ ﷺ، فَقَالَ: "بِعُنِیُ عِذُقَکَ الَّذِیُ فِیُ حَائِطِ فُلَان"

نبی ﷺ نے تو کہا: فروخت کردے مجھے اپنا کھجور کا درخت جو ہے باغ میں فلاں کے

"فلاں کے باغ میں جو تیرا درخت ہے وہ مجھے فروخت کردے"۔ اس نے کہا نہیں۔

قَالَ: لَاقَالَ: "فَهَبُهُ لِیُ" قَالَ: لَا قَالَ: "فَبِعُنِیُهِ

اُس نے کہا: نہیں فرمایا: تو ہبہ کردے اس کو میرے لیے اُس نے کہا: نہیں فرمایا: تو بیچ دو اس کو

آپ ﷺ نے فرمایا: "تو مجھے ہبہ کردے"۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر جنت میں کھجور کے درخت کے عوض

بِعِذُقٍ فِی الُجَنَّةِ" قَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا

کھجور کے درخت کے عوض جنت میں اس نے کہا: نہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں

مجھے دیدے"، اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا،

رَأَیُتُ الَّذِیُ هُوَ أَبُخَلُ مِنُکَ، اِلَّا الَّذِیُ یَبُخَلُ بِالسَّلَامِ.

میں نے دیکھا اُس کو جو وہ زیادہ بخیل ہو تجھ سے مگر وہ جو بخل کرتا ہے سلام میں

بجز اس شخص کے جو سلام (کے معاملہ) میں بخل کرتا ہے (وہ سب سے بڑا بخیل ہے) (الصحیحة: 3383)
بچوں کو سلام کہنا
(2461). عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
2461۔(روایت ہے) حضرت انسؓ سے انہوں نے کہا: گزرے ہم پر رسول اللہ ﷺ
حضرت انسؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے
وَنَحْنُ صِبْيَانٌ، فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاصِبْيَانُ".
اور ہم بچے تھے تو فرمایا: اسلام علیکم اے بچو ۔
ہم بچے تھے، آپ نے فرمایا: "اے بچو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ "۔ (الصحیحة: 2950)
مومن کو خوش کرنا عظیم عمل ہے
(2462). عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: "أَفْضَلُ الأَعْمَالِ أَنْ
2462۔(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوع : افضل اعمال یہ کہ
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "افضل اعمال یہ ہیں
تُدْخِلَ عَلٰى أَخِيْکَ الْمُوْمِنِ سُرُوْرًا أَوْ تَقْضِیَ عَنْهُ
تم داخل کرو اوپر اپنے بھائی مومن کے خوشی یا تم ادا کرو اس سے
کہ تو اپنے مومن بھائی کو خوش کرے

دَيۡنًا أوۡ تُطۡعِمَهُ خُبۡزًا".
قرضہ یا تم کھلادو اس کوروٹی
یا اُس کا قرضہ ادا کردے یا اُس کوروٹی کھلادے"۔(الصحيحة: 1494)
(2463). عَنۡ سُفۡيَانَ بۡنِ عُيَيۡنَة ، عَنۡ ابۡنِ الۡمُنۡكَدِرِ يَرۡفَعُهُ اِلَى
2463۔(روایت ہے) سفیان بن عیینہؒ ابن منکدر سے وہ بلند کرتے ہیں اس کو طرف
سفیان بن عیینہؒ،ابن منکدرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
النَّبِيِّ ﷺ: "مِنۡ أفۡضَلِ الۡأَعۡمَالِ اِدۡخَالُ السُّرُوۡرِ عَلَى الۡمُؤۡمِنِ،
نبی ﷺ کے: افضل میں سے ہیں اعمال میں داخل کرنا خوشی اوپر مومن کے
"مومن کوخوش کرنا،اُس کا قرضہ چکانا،اُس کی ضرورت پوری کرنا اوراس سے
تَقۡضِيۡ عَنۡهُ دَيۡنًا، تَقۡضِيۡ لَهُ حَاجَةً، تُنَفِّسُ لَهُ كُرۡبَةً "قَالَ
ادا کرنا اس کا قرض پوری کرنا اسکی ضرورت دور کرنا اس سے مصیبت کہا
کسی مصیبت کو دور کرنا افضل اعمال میں سے ہیں۔"سفیان کہتے ہیں:ابن منکدر سے کہا گیا
سُفۡيَانُ: وَقِيۡلَ لِابۡنِ الۡمُنۡكَدِرِ: فَمَا بَقِيَ مِمَّا يُسۡتَلَذُّ؟ قَالَ
سفیان نے: اور کہا گیا ابن منکدر سے: تو کیا باقی رہ گئی اس میں سے جو لذیذ ہو: کہا
اب کوئی چیز ایسی بھی باقی رہ گئی ہے جو لذیز ہو؟انہوں نے کہا
اَلۡاِفۡضَالُ عَلَى الۡاِخۡوَانِ.
حسن سلوک کرنا اوپر بھائیوں کے
بھائیوں سے حسن سلوک کرنا۔(الصحيحة: 2291)

صلح کروانا بھی صدقہ ہے

(2464). عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: "أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ
2464۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مرفوعاً: افضل صدقہ
حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"آپس میں صلح کروانا
اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ".
صلح کروانا ہے آپس میں
نہایت افضل صدقہ ہے"۔(الصحیحة:2639)
(2465). عَنْ أَبِیْ أَیُّوْبَ الأَنْصَارِیْ مَرْفُوْعًا: "أَلَا أَدُلُّکَ
2465۔(روایت ہے) ابوایوب انصاریؓ سے مرفوع: کیا نہ میں راہ نمائی کروں تمہاری
حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کیا میں ایسے صدقے کی طرف تیری رہنمائی نہ کردوں
عَلَی صَدَقَةٍ یُحِبُّ اللّٰہُ مَوْضِعَهَا ؟ تُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ ،
اوپر صدقے کے پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مصرف کو تم صلح کروادو درمیان لوگوں کے
کہ اللہ تعالی جس کے مصرف کو بہت پسند کرتے ہیں؟ تم لوگوں کے مابین صلح کروایا کرو۔
فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ یُحِبُّ اللّٰہُ مَوْضِعَهَا".
سو یقیناً وہ صدقہ ہے پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مصرف کو۔
یہ ایسا صدقہ ہے کہ اللہ اس کے مصرف کو پسند کرتے ہیں"(الصحیحة:2644)

(2466). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ
2466۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ سے فرمایا: نہیں کیا ابن آدم نے
حضرت ابو ہریرہؓ سے روا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا
شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَصَلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَخُلُقٍ حَسَنٍ".
کچھ بھی عمل نماز سے اور صلح کروانا آپس میں اور اخلاق اچھا۔
جو نماز، باہمی صلح کروانے اور حسن اخلاق سے بہتر ہو"۔(الصحیحة: 1448)

نرم مزاج اور ہر دلعزیز لوگوں کی فضیلت

(2467). عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
2467۔(روایت ہے) ابو سعید خدریؓ سے مرفوع: زیادہ کامل ایمان والوں میں سے
حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان کے لحاظ سے مومنوں میں سے مکمل وہ ہیں۔
اِيْمَانًا أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا، اَلْمُوَطَّؤُوْنَ أَكْنَافًا، اَلَّذِيْنَ يَاْلَفُوْنَ،
ایمان میں زیادہ بہتر ان کے اخلاق میں بچھا کر رکھنے والے کندھوں کو جو محبت کرتے ہیں
جو ان میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہت بہتر ہوں، جو اپنے کندھے بچھا کر رکھتے ہوں۔
وَ يُؤْلَفُوْنَ، وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا
اور ان سے محبت کی جاتی ہے اور نہیں کوئی بھلائی ان میں جو نہ وہ محبت کرتے ہیں اور نہ
اور جو محبت کرتے ہوں اور ان سے محبت کی جاتی ہو اور ایسے شخص میں تو کوئی خیر ہی نہیں جو نہ خود محبت کرتا ہو اور نہ

يُؤْلَفُ".
ان سے محبت کی جاتی ہے
اس سے محبت کی جاتی ہو"۔(الصحیحة:751)
افضل لوگوں کا بیویوں کے ساتھ رویہ
(2468) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ""أَكْمَلُ
2468۔(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا : فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مکمل
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ
مومنوں میں سے ایمان میں عمدہ ہو ان میں سے اخلاق میں اور بہترین تمہارے
"ایمان کے لحاظ سے مومنوں میں سے اکمل وہ ہیں جو ان میں سے اخلاق کے اعتبار سے بہت عمدہ ہیں،
خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ".
بہترین ہے تمہارا اپنی بیویوں کے لیے۔
اور تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہیں"۔(الصحیحة:284)
رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد
(2469). عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ذَاتَ يَوْمٍ
2469۔(روایت ہے) حضرت عیاض بن حمارؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن

حضرت عیاض بن حمار مجاشعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:
فِي خُطْبَتِهِ" أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا
اپنے خطبہ میں سنو یقیناً میرے رب نے حکم دیا ہے مجھے یہ کہ میں سکھاتا ہوں تمہیں جن سے
سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں کو وہ باتیں سکھا دوں،
جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ
لاعلم ہو تم اس میں سے جو سکھا دی ہیں مجھے آج کے دن یہ ہیں سب مال میں نے عطا کیا اس کو
کہ جن سے تم لاعلم ہو۔ میرے رب نے آج کے دن مجھے وہ باتیں سکھا دی ہیں (وہ باتیں میں تمہیں بھی سکھاتا ہوں)۔
عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ
اپنے بندے کو حلال سے اور یقیناً میں نے میں نے پیدا کیا اپنے بندوں کو رجوع کرنے والا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے بندے کو جو مال دے دیا ہے وہ اس کے لیے حلال ہے،
كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ
اُن سب کو اور یقیناً وہ آتے ہیں ان کے پاس شیاطین سو بہکاتے ہیں ان کو اُن کے دین سے
اور میں نے اپنے سب بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن شیطان میرے ان بندوں کے پاس آ کر انہیں ان
وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ
اور حرام کرتے ہیں اُن پر جو میں نے حلال کیا اُن کے لیے اور حکم دیتے ہیں اُن کو یہ کہ
کے دین سے بہکاتے ہیں اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جن چیزوں کو حلال کیا ہے وہ ان کے لیے حرام قرار دیتے ہیں اور وہ ان
يُشْرِكُوا بِي مَالَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا ، وَإِنَّ اللّٰهَ
وہ شریک ٹھہرائیں میرے ساتھ جو نہیں میں نے نازل کی اس کی کوئی حجت اور یقیناً اللہ تعالیٰ

کو ایسی چیزوں کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں کہ جس کی کوئی حجت میں نے نازل نہیں کی اور اللہ تعالیٰ نے

نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا

نظر کی طرف اہل زمین کے تو ناپسند کیا اُن کو اُن کے عرب کو اور ان کے عجم کو مگر بچ گئے

زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے۔ سوا ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے اور

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ

اہل کتاب میں سے اور فرمایا یقیناً میں نے بھیجا تجھے تاکہ میں آزماؤں تجھے اور آزماؤں ان کو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے بھیجا ہے تاکہ میں تم کو آزماؤں اور ان کو بھی آزماؤں کہ جن کے پاس آپ

بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ وَتَقْرَؤُهُ

تیرے ساتھ اور میں نے نازل کی تجھ پر کتاب نہیں دھو سکتا اس کو پانی اور تم تلاوت کرو گے اسکی

ﷺ کو بھیجا ہے اور میں نے آپ ﷺ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جسے پانی نہیں دھو سکتا،

نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا

نیند میں اور بے داری میں اور یقیناً اللہ نے حکم دیا مجھے یہ کہ میں جلا دوں قریش کو

تم نیند اور بیداری (دونوں حالتوں) میں اس کی تلاوت کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں قریش

فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً

تو میں نے کہا اے میرے رب تب پھوڑ دیں گے میرا سر تو کر دیں گے اس کو روٹی (کی طرح)

کو جلا دوں۔ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! وہ تو میرا سر پھوڑ دیں گے اور اُس کو (کچل کر) روٹی کی طرح بنا دیں گے۔

قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ

فرمایا نکال دو تم ان کو جیسا انہوں نے نکالا تمہیں اور جہاد کرو اُن سے ہم مدد کریں گے تیری

اللہ نے فرمایا: تو اُن کو نکال دے، جس طرح انہوں نے تجھے نکالا اور اُن سے جہاد کر، ہم تیری مدد کریں گے،

وَأَنْفِقْ	فَسَنُنْفِقْ	عَلَيْكَ	وَابْعَثْ	جَيْشًا	نَبْعَثْ	خَمْسَةً	مِثْلَهُ	
اور خرچ کرو	تو خرچ کیا جائے گا	تجھ پر	اور بھیجو	لشکر	ہم بھیجیں گے	پانچ گنا	اس کو	

اور تو خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا اور تو ایک لشکر بھیج ہم اس کی پانچ مثل بھیجیں گے،

وَقَاتِلْ	بِمَنْ	أَطَاعَكَ	مَنْ عَصَاكَ	قَالَ:	وَأَهْلُ الْجَنَّةِ	
اور جنگ کرو	ان میں سے	جو تیری اطاعت کریں	اُن سے جو نافرمانی کریں تیری	فرمایا:	اور اہل جنت	

اور اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ مل کر اپنے نافرمانوں سے لڑ۔

ثَلَاثَةٌ	ذُوسُلْطَانٍ	مُقْسِطٌ	مُتَصَدِّقٌ	مُوَفَّقٌ	وَرَجُلٌ	رَحِيمٌ	
تین طرح کے ہیں	صاحب اقتدار	منصف	صدقہ کرنے والا	توفیق دیا گیا	اور وہ شخص	رحم دل	

اور جنتی لوگ تین طرح کے ہیں (1) منصف صاحب اقتدار جو صدقہ کرنے والا ہو اور اسے نیک کاموں کی توفیق دی گئی

رَقِيقُ الْقَلْبِ	لِكُلِّ	ذِي قُرْبَى	وَمُسْلِمٍ	وَعَفِيفٌ	مُتَعَفِّفٌ	مُتَصَدِّقٌ	
نرم دل ہو	واسطے ہر	رشتے دار	اور مسلمان کے لیے	اور پاک دامن	سوال کرنے سے بچنے والا	صدقہ کرنے والا	

ہو۔(2) ہر وہ شخص جو قریبی رشتہ دار اور مسلمان کے حق میں نرم دل اور رحم دل ہو (3) ہر وہ شخص جو پاک دامن ہو اور اہل عیال کے

ذُوعِيَالٍ	قَالَ	وَأَهْلُ النَّارِ	خَمْسَةٌ	الضَّعِيفُ	الَّذِي	لَازَبْرَ	
اہل وعیال والا	فرمایا	اور اہل دوزخ	پانچ طرح کے ہیں	کمزور	وہ شخص	نہیں توفیق	

باوجود مانگنے سے بچنے والا صدقہ کرنے والا ہو۔ اور دوزخ والے پانچ طرح کے لوگ ہیں: (1) وہ کمزور شخص کہ جس کو بری بات سے

لَهُ	الَّذِينَ	هُمْ	فِيكُمْ	تَبَعًا	لَايَتْبَعُونَ	أَهْلًا	وَلَا	مَالًا
اس کے لیے	جن میں	وہ	تم میں	فرماں بردار رہتے	نہیں وہ چاہتا	گھر والے	اور نہ	مال

بچنے کی توفیق نہیں، وہ تم میں (تمہارا) فرمانبردار وہ گھربار چاہتا ہے نہ مال۔

وَالْخَائِنُ الَّذِی لَا یَخْفٰی لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ

اورخیانت کرنے والا جس کی نہیں چھپی ہوئی اس کے لیے لالچ اوراگرچہ معمولی چیز ہو

(2) وہ خائن جس کی لالچ مخفی نہیں ہوتی جب اسے معمولی سی چیز میں خیانت کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ خیانت کرگزرتا ہے۔

إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ

مگر خیانت کرے اس کی اور ایک شخص نہ وہ صبح کرتا ہو اور نہ وہ شام کرتا ہو مگر اور وہ

(3) وہ آدمی جو صبح وشام تیرے گھربار اور مال ودولت کے بارے میں دھوکہ باز ثابت ہو۔

يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوْ الْكِذْبَ

دھوکہ دینے والا ہو تجھ کو تیرے گھروالوں سے اور تیرے مال سے اور ذکر کیا بخل یا جھوٹ کا

(4) پھر آپ نے بخل یا جھوٹ اور

وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشَ، وَإِنَّ اللهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا

اور بدخلق فحش گوئی کرنے والا اور بے شک اللہ نے وحی کی طرف میرے یہ کہ عاجزی کرو

(5) فحش گوئی اور بدخلق کا ذکر کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم عاجزی کرو۔

حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ“.

یہاں تک کہ نہ فخر کرے کوئی ایک اور نہ زیادتی کرے کوئی ایک اوپر کسی ایک کے

کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے“۔(الصحیحة:3599)

میاں بیوی ایک دوسرے کے ہم راز ہیں

(2470). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
2470۔(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا: داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے،
الْمَسْجِدَ وَفِيْهِ نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ
مسجد میں اور اس میں عورتیں تھیں انصار میں سے تو وعظ کیا ان کو اور نصیحت کی اُن کو
وہاں کچھ انصاری عورتیں موجود تھیں۔ آپ ﷺ نے اُن کو وعظ کیا اور نصیحتیں فرمائی،
وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّهِنَّ، ثُمَّ قَالَ:"أَلاهَلْ عَسَت
اور حکم دیا اُن کو یہ کہ وہ صدقہ کریں اور اگرچہ ان کے زیور سے پھر فرمایا: سنو کیا کوئی
پھر ان کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کیا کریں، اگرچہ اپنے زیورات سے ہی کریں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
اِمْرَأَةٌ أَنْ تُخْبِرَ الْقَوْمَ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ زَوْجِهَا اِذَا خَلَا بِهَا ؟
عورت یہ کہ خبر دیتی ہو لوگوں کو اس کی جو ہوتی ہے اپنے شوہر سے جب تنہائی میں اس کے ساتھ
''کیا کوئی ایسی عورت ہے جو لوگوں کو اپنے خاوند کے ساتھ تنہائی میں ہونے والے معاملات بتاتی ہو؟
أَلاهَلْ عَسٰى رَجُلٌ أَنْ يُخْبِرَ الْقَوْمَ بِمَا يَكُوْنَ مِنْهُ اِذَا
سنو کیا کوئی آدمی یہ کہ وہ خبر دے لوگوں کو اس کی جو ہوتا ہے اس سے جب
کیا کوئی ایسا مرد ہے جو لوگوں کو اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی والا معاملہ بتاتا ہے؟''
خَلَا بِأَهْلِهِ ؟" فَقَامَتْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ
تنہا ہو ساتھ اپنی بیوی کے تو کھڑی ہوئی ان میں سے ایک عورت غبار آلود رخساروں والی

چنانچہ اُن عورتوں میں سے ایک غبار آلود رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی اور کہا:
فَقَالَتْ: وَاللهِ! اِنَّهُم لَيَفْعَلُوْنَ وَاِنَّهُنَّ لَيَفْعَلَنَّ ! قَالَ:
تو اس نے کہا: قسم ہے اللہ کی یقیناً وہ مرد البتہ وہ کرتے ہیں اور یقیناً وہ عورتیں البتہ وہ کرتی ہیں فرمایا
اللہ کی قسم! مرد بھی ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی۔
"فَلَا تَفْعَلُوْا ذَلِکَ أَفَلَا أُنَبِّئُکُم مَا مَثَلَ ذَلِکَ؟ مَثَلُ
سو نہ تم سب ایسا کرو ایسا کیا نہ میں خبردوں تمہیں جو مثل ہو اس کے؟ مثال ہے
آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو۔ کیا میں تم کو اس کہ مثال نہ بتلاؤں؟ ایسی باتیں بیان کرنے والا اُس شیطان کی مانند ہے جو سر راہ
شَيْطَانٍ أَتٰى شَيْطَانَةً بِالطَّرِيْقِ، فَوَقَعَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ.
شیطان کی آتا ہے شیطان مؤنث کے پاس راستے میں پھر کر ڈالے اور لوگ دیکھتے ہوں۔
مونث شیطان کے ساتھ مباشرت کرے اور لوگ اُن کو دیکھ رہے ہوں"۔(الصحیحة3153)
نبی کریم ﷺ کی انصار صحابہ سے محبت
(2471). عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحَيٍّ بَنِی النَّجَّارِ،
2471۔(روایت ہے) انسؓ سے فرمایا: گزرے رسول اللہ ﷺ ایک قبیلے سے بنی نجار کے
حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بنو نجار کے قبیلہ سے گزرے،
وَاِذَا جَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِ يَقُلْنَ: نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ
اور تب بچیاں بجا رہی تھیں دف وہ کہہ رہی تھیں: ہم بچیاں ہیں بنی نجار سے
اور بچیاں دف بجا کر یہ گا رہی تھیں: ہم بنو نجار کی بچیاں ہیں

يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "اَللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ
واہ کیسے اچھے ہیں محمد پڑوسی تو کہا نبی ﷺ اللہ جانتا ہے یقیناً
واہ! واہ! محمد ﷺ کیسے اچھے پڑوسی ہیں"۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ
قَلْبِي يُحِبُّكُنَّ.
میرا دل محبت کرتا ہے تم سب سے
میرا دل تم سے محبت کرتا ہے"۔ (الصحيحة: 3154)
جھوٹ سنگین جرم
(2472). عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ خُلُقٌ
2472۔ (روایت ہے) حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا: نہیں ہے کوئی عادت
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک جھوٹ سے بڑھ کر کوئی عادت زیادہ نفرت و بغض والی نہیں تھی۔
أَبْغَضَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ وَمَا اطَّلَعَ مِنْهُ
زیادہ نفرت والی طرف رسول اللہ ﷺ کے جھوٹ سے اور جو پتہ چلتا اس کے بارے میں
جب آپ ﷺ کو اپنے صحابہ میں سے کسی کے بارے میں اس کا پتہ چلتا تو
عَلَى شَيْءٍ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَيَبْخَلُ
اوپر کسی چیز کے نزدیک کسی ایک کے آپ کے صحابہ میں سے تو بخل کرتے (کمی کرتے)
آپ ﷺ اس سے میل ملاپ کم کر دیتے

لَهُ	مِنْ نَفْسِهِ	حَتّٰى	يَعْلَمَ	أَنْ	قَدْ	أَحْدَثَ	تَوْبَةً.
اسکے لیے	اپنے آپ سے	یہاں تک کہ	جان لیتے	یہ کہ	تحقیق	کرلی ہے	توبہ۔

حتی کہ معلوم ہوجاتا کہ اس نے توبہ کرلی ہے۔(الصحيحة:2052)

بطور مذاق جھوٹ بولنا منع ہے

(2473). عَنْ	عَبْدِاللهِ بْنِ عَامِرٍ	أَنَّهُ	قَالَ:	أَتٰى
(2473)۔(روایت ہے)	حضرت عبداللہ بن عامرؓ سے	یقیناًوہ	اُس نے کہا	آئے

حضرت عبداللہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ	فِيْ بَيْتِنَا	وَأَنَا	صَبِيٌّ،	قَالَ:	فَذَهَبْتُ	أَخْرُجُ	لِأَلْعَبَ،
رسول اللہ ﷺ	ہمارے گھر میں	اور میں	بچہ تھا	اُس نے کہا:	تو میں گیا	میں نکلا	تا کہ میں کھیلوں

رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے، میں اس وقت بچہ تھا۔ جب میں کھیلنے کے لیے نکلنے لگا،

فَقَالَتْ	أُمِّي:	يَاعَبْدَ اللهِ!	تَعَالَ	أُعْطِيكَ،	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:	”وَمَا
سو کہا	میری ماں نے:	اے عبداللہ!	آؤ	میں دیتی ہوں	سو کہا	رسول اللہ ﷺ نے	اور کیا

تو میری ماں نے کہا: اے عبداللہ! ادھر آؤ میں تجھے کوئی چیز دیتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَرَدْتِ	أَنْ	تُعْطِيَهُ؟“	قَالَتْ:	أُعْطِيهِ	تَمْراً،	قَالَ:	فَقَالَ
ارادہ کیا تم نے	یہ کہ	تم دوگی اس کو	اس نے کہا:	میں دوں گی اس کو	کھجور	اُس نے کہا:	تو فرمایا

تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا میں اسے کھجور دوں گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ”أَمَا اِنَّکِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ

رسول اللہ نے ﷺ : خبردار بے شک تم اگر نہ تم دیتیں اس کو

”خبردار اگر تو اُسے کچھ نہ دیتی،

شَيْئًا کُتِبَتْ عَلَيْکِ کَذِبَةٌ“.

کچھ بھی لکھا جاتا تجھ پر جھوٹ

تو یہ تیرے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھا جاتا“۔(الصحيحة: 748)

اسلام میں لوگوں کی قسام

(2474). عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى

2474۔(روایت ہے) ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا: طواف کیا رسول اللہ نے ﷺ اوپر

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے دن اپنی قصوا

رَاحِلَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، وَمَا وَجَدَ

اپنی سواری قصواء کے دن فتح کے اور استلام کیا حجر اسود کا اپنی اونٹنی سے اور نہیں پائی

اونٹنی پر طواف کیا، اور اپنی لاٹھی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کیا، اونٹنی کو مسجد میں بٹھانے کے لیے کوئی جگہ نہ ملی،

لَهَا مُنَاخًا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أُخْرِجَتْ اِلٰى بَطْنِ الْوَادِئ

ان کے لیے بیٹھنے کی جگہ مسجد میں یہاں تک کہ نکالا گیا طرف ہموار حصے کے وادی کے

اس لیے اس کو وادی کے ہموار حصے کی طرف لے جا کر بیٹھا دیا گیا۔

فَأُنِيخَتْ ، ثُمَّ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ''أَمَّابَعْدُ أَيُّهَاالنَّاسُ،

پھر بیٹھادیا گیا پھر حمد بیان کی اللہ کی اور ثنا اس پر پھر فرمایا: امابعد اے لوگو

پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالی کی حمد ثنا کی اور فرمایا: ''اے لوگو!

فَإِنَّ اللهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، النَّاسُ رَجُلَانِ: بَرٌّ

یقیناً اللہ تعالیٰ تحقیق لے گیا تم سے عیب جاہلیت کا لوگ دوطرح کے ہیں: نیک

بلاشبہ اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت ختم کردی ہے۔اب لوگ دوطرح کے ہیں: (1) نیک،

تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلٰى رَبِّهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلٰى رَبِّهِ'' ثُمَّ

متقی بزرگی والے اوپر اپنے رب کے اور فاجر بدبخت حقیر اوپر اپنے رب کے پھر

متقی اور رب کے ہاں بزرگی والے (2) گناہگار، بدبخت، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں حقیر'' پھر

تَلَا: '' يٰٓأَيُّهَاالنَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى

تلاوت کی: اے لوگو یقیناً ہم نے پیدا کیا ہم نے تم سب کو ایک مرد سے اور ایک عورت سے

آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا'' حَتّٰى

اور بنایا ہم نے تم سب کو قومیں اور برادریاں تاکہ تم سب ایک دوسرے کو پہچانو یہاں تک کہ

اور تمہیں قومیں اور برادریاں بنادیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو''

قَرَأَ الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: ''أَقُوْلُ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ

تلاوت کی آیت پھر فرمایا: میں کہتا ہوں یہ اور میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے

پھر آپ ﷺ نے پوری آیت تلاوت کی اور آخر میں فرمایا: ''میں یہی کچھ کہنا چاہتا تھا، (اب) میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے

لِيْ وَلَكُمْ".

اپنے لیے اور تمہارے لیے

اور تمہارے لیے بخشش طلب کرتا ہوں'' ۔(الصحیحۃ:2803)

نبی کریم ﷺ،فرزندانِ امت کے باپ اور زوجاتِ رسول اُن کی مائیں ہیں

(2475). عَنْ بِشْرِ بْنِ عَقْرَبَةَ، قَالَ: اسْتُشْهِدَ أَبِيْ مَعَ

2475۔(روایت ہے) حضرت بشر بن عقربہؓ سے انہوں نے کہا: شہید ہو گیا میرا باپ ساتھ

حضرت بشر بن عقربہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میرا باپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شہید ہو گیا،

النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ، فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ وَأَنَا أَبْكِيْ

نبی کے ﷺ بعض اُن کے غزوات میں تو گزرے میرے پاس سے نبی اور میں رو رہا تھا

نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں رو رہا تھا۔

فَقَالَ لِيْ: "اُسْكُتْ أَمَا تَرْضٰى أَنْ أَكُوْنَ أَنَا أَبُوْكَ

تو فرمایا میرے لیے خاموش ہو جاؤ کیا نہیں تو راضی ہو گا یہ کہ میں ہوں میں تیرا باپ

آپ ﷺ نے مجھے کہا: ''خاموش ہو جاؤ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہو گا کہ:

وَعَائِشَةُ أُمُّكَ؟"

اور عائشہؓ تیری ماں ہے؟''

میں تیرا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں'' ۔(الصحیحۃ:3249)

نبی کا ظاہر اور باطن یکساں ہوتا ہے

(2476). عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

2476۔(روایت ہے) حضرت سعدؓ سے انہوں نے کہا: جب تھا دن فتح مکہ کا

حضرت سعدؓ کہتے ہیں فتح مکہ والے دن،

اخْتَبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِى سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ ، فَجَاءَ

چھپ گئے عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ کے نزدیک تو آئے

عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس چھپ گئے،

بِهِ حَتّٰى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِى فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ان کے ساتھ یہاں تک کہ کھڑا کر دیا اس کو اوپر نبی کے تو فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ

وہ اسے لے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ، ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ

بیعت لیں عبداللہ سے پھر اُٹھایا سر اپنا پھر نظر کی اُن کی طرف تین مرتبہ ہر دفعہ وہ

عبداللہؓ سے بیعت لیں، آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور تین دفعہ اس کی طرف دیکھا ہر مرتبہ آپ انکار کر رہے تھے،

يَأبٰى ، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى

انکار کرتے تھے پھر بیعت کی ان سے بعد تین مرتبہ کے پھر متوجہ ہوئے اوپر

تین دفعہ ایسا کرنے کے بعد آپ ﷺ نے بیعت لے لی۔ پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ : ”أَمَّا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى

اپنے صحابہ کے پھر کہا کیا نہیں تھا تم میں کوئی آدمی سمجھدار وہ کھڑا ہوتا طرف

”کیا تم میں ایسا کوئی سمجھدار آدمی نہیں تھا کہ جب وہ مجھے دیکھتا کہ
هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهٗ“ ؟
اس کو جب وہ دیکھتا مجھے میں نے روکا ہے اپنا ہاتھ اس کی بیعت سے پھر وہ قتل کر دیتا اس کو
میں اُس کی بیعت سے اپنا ہاتھ روک رہا ہوں تو کھڑا ہوتا اور اُس کو قتل کر دیتا؟‘
فَقَالُوْا: مَانَدْرِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا فِي نَفْسِکَ
تو انہوں نے کہا: نہیں ہم جانتے اے اللہ کے رسول ﷺ! جو آپ کے دل میں ہے
‘صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کے دل کی بات نہیں جانتے،
أَلَا اَوْمَأْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِکَ ؟ قَالَ : ”اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ
مگر اشارہ کرتے آپ طرف ہمارے اپنی آنکھوں سے؟ فرمایا: یقیناً وہ نہیں لائق کسی نبی کے
آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنی آنکھوں سے اشارہ کیوں نہیں کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی نبی کو زیب نہیں دیتا
اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ.
یہ کہ وہ ہو اس کے لیے خیانت آنکھوں کی
کہ وہ آنکھوں سے خیانت کرے“۔(الصحيحة:1723)
سات ماموراتِ نبویہ
(2477). عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ : أَمَرَنِيْ خَلِيْلِي ﷺ بِسَبْعٍ :
2477۔(روایت ہے) ابوذرؓ سے انہوں نے کہا حکم دیا مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات باتوں کا
حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات امور کا حکم دیا

(1) اَمَرَنِی بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنَ وَالدُّنُوِّ مِنْھُمْ (2). وَاَمَرَنِیْ

(1)حکم دیا مجھے محبت کرنے کا مساکین سے اور قریب رہنے ان سے (2)اور حکم دیا مجھے

:"(1)مسکینوں سے محبت کرنے اوران کے قریب رہنے کا حکم دیا

اَنْ اَنْظُرَ، اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنِی وَلَااَنْظُرَ اِلٰی

یہ کہ نظرکروں طرف اس شخص کے وہ میرے سواہے (مجھ سے کم) اور نہ میں دیکھوں طرف

(2)اپنے سے کم تر شخص کو دیکھنے اوراپنے سے برتر شخص کی طرف توجہ نہ کرنے کا حکم دیا

مَنْ ھُوَ فَوْقِی (3) وَاَمَرَنِی اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ

اس شخص کے وہ میرے اوپر ہے (3)اور حکم دیا مجھے یہ کہ میں جوڑوں رشتہ داری کو اوراگرچہ

(3) مجھے صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا اگرچہ وہ

اَدْبَرَتْ (4) وَاَمَرَنِی اَنْ لَا اَسْأَلَ اَحَداً شَیْئًا

رُخ پھیرنے لگے (4)اور حکم دیا مجھے یہ کہ نہ میں سوال کروں کسی ایک سے کسی چیز کا

رخ پھیرنے لگے(4) مجھے حکم دیا کہ میں کسی سے کوئی سوال نہ کروں

(5) وَاَمَرَنِی اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا (6)وَاَمَرَنِی اَنْ

(5) اور حکم دیا مجھے یہ کہ میں کہوں حق کو اوراگرچہ ہو کڑوا (6)اور حکم دیا مجھے یہ کہ

(5) مجھے حکم دیا کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہو(6) مجھے حکم دیا کہ

لَا اَخَافَ فِی اللہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ (7) وَاَمَرَنِی

نہ میں خوف رکھوں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ملامت کا ملامت کرنے والے کی (7)اور حکم دیا مجھے

میں اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں (7)اور مجھے حکم دیا

اَنْ	اَكْثِرَ	مِنْ قَوْلِ : لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ		فَاِنَّهُنَّ	مِنْ كَنْزٍ
یہ کہ	میں کثرت کروں	اس قول کی:	لاحول ولاقوۃ الاباللہ	کیونکہ یقیناً وہ	خزانوں میں سے ہے

میں کثرت سے لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھوں۔ کیونکہ یہ کلمات عرش سے نیچے والے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے“۔

تَحْتَ	الْعَرْشِ	وَفِي رِوَايَةٍ :	فَاِنَّهَا	كَنْزٌ	مِنْ كُنُوزِ	الْجَنَّةِ
نیچے	عرش کے	اور روایت میں ہے:	پس یقیناً وہ	خزانہ ہے	خزانوں میں سے	جنت کے

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے،،۔ (الصحيحة:2166)

انبیاء کی عاجزی اور انکساری

(2478). عَنْ	عَبْدَةَ بْنِ حَزْنٍ،	قَالَ :	تَفَاخَرَ	أَهْلُ الإِبِلِ
2478۔(روایت ہے)	حضرت عبدہ بن حزنؓ سے	انہوں نے کہا:	فخر کرنے لگے	اونٹوں والے

حضرت عبدہ بن حزنؓ سے روایت ہے کہ اونٹوں والے اور بکریوں والے ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔

وَأَصْحَابُ الشَّاةِ ،	فَقَالَ	النَّبِيُّ ﷺ :	”بُعِثَ	مُوسٰى	وَهُوَ	رَاعِي
اور بکریوں والے	تو کہا	نبی ﷺ نے	مبعوث کیا گیا	موسیٰ کو	اور وہ	چرواہے تھے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰؑ کو مبعوث کیا گیا وہ بکریاں چرانے والے تھے۔

غَنَمٍ	وَبُعِثَ	دَاوُدُ	وَهُوَ	رَاعِي	غَنَمٍ،	وَبُعِثَ
بکریوں کے	اور مبعوث کیا گیا	داؤد کو	اور وہ	چرواہے تھے	بکریوں کے	اور مبعوث کیا گیا

داؤد کو مبعوث کیا گیا وہ بھی بکریاں چرانے والے تھے۔ جب مجھے بعثت عطا کی گئی تو میں بھی

أَنَا وَأَنَا رَاعِي غَنَمٍ بِأَجْيَادَ".
مجھے اور میں چرواہا تھا بکریوں کو مقام اجیاد پر
مقام اجیاد میں بکریاں چرانے والا تھا"۔ (الصحيحة: 3167)
رسول اللہ ﷺ کی عاجزی
(2479). عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ ﷺ يَجْلِسُ عَلَى الأرْضِ
2479۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے تھے رسول اللہ ﷺ بیٹھ جاتے زمین پر
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے،
وَيَأْكُلُ عَلَى الأرْضِ، وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ
اور کھاتے تھے اوپر زمین کے اور وہ باندھ (کر دوہتے تھے) بکریوں کو اور قبول کرتے دعوت
زمین پر بیٹھ کر ہی کھاتے تھے بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے،
الْمَمْلُوكِ عَلٰى خُبْزِ الشَّعِيرِ.
غلام کی اوپر روٹی کے جو کی۔
اور جو کی روٹی کی دعوت دینے والے غلام کی دعوت قبول کر لیتے تھے۔(الصحيحة: 2125)
(2480). عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: كَانَ ﷺ يَرْكَبُ الْحِمَارَ
2480۔(روایت ہے) ابوایوبؓ سے تھے (نبی ﷺ) سوار ہوتے گدھے پر
حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ گدھے پر سوار تھے،

وَيَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ الْقَمِيصَ وَيَقُولُ: ”مَنْ رَغِبَ
اورسلائی کرتے جوتے کی اور پیوند لگاتے قمیض کو اور کہتے: جس نے اعراض کیا
جوتا سلائی کرتے تھے اور قمیض کو خود ہی پیوند لگالیا کرتے تھے اور فرماتے تھے:
عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّی“.
میری سنت سے تو نہیں ہے مجھ سے۔
”جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں“۔(الصحيحة: 2130)

عاجزی اور انکساری کی فضیلت

(2481). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ”مَنْ تَوَاضَعَ
2481۔(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوع : جس نے تواضع اختیار کی
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے لیے عاجزی کی، اللہ
لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ“.
اللہ کے لیے رفعت عطا کرے گا اس کو اللہ۔
اُس کو رفعت عطا کرے گا“۔(الصحيحة: 2328)

عاجزی وانکساری اختیار کرنا

(2482). عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ
2482۔(روایت ہے) عیاض بن حمارؓ سے نبی ﷺ سے یقیناً وہ خطبہ دیا انہوں نے

حضرت عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا:

فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰہَ أَوْحٰی اِلَیَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی

توفرمایا: یقیناً اللہ نے وحی کی طرف میرے یہ کہ تواضع اختیار کرو یہاں تک

"بیشک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو:

لَایَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ، وَلَایَبْغِیَ أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ".

کہ نہ فخر کرے کوئی ایک اوپر کسی ایک کے اور نہ ظلم کرے کوئی ایک کسی ایک پر۔

اور کوئی کسی پر فخر کرے نہ ظلم"۔(الصحیحۃ:570)

عاجزی اور انکساری کی علامتیں

(2483). عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "مَا

2483۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص متکبر نہیں ہے،

اسْتَکْبَرَ مَنْ أَکَلَ مَعَهُ خَادِمُهُ وَرَکِبَ الْحِمَارَ

تکبر کرنے والا جو کھانا کھائے ساتھ اُس کا خادم اور سواری کرے گدھے پر

جس کے ساتھ اُس کے خادم نے کھانا کھایا اور وہ بازاروں میں گدھے پر سوار ہوا،

بِالْأَسْوَاقِ، وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا".

بازاروں میں اور باندھے بکری کو پھر دودھ دوہے اس کا

اور بکری کی ٹانگوں کو باندھ کر اس کو دوہا"۔(الصحیحۃ:2218)

کلمہ طیبہ سے گناہوں کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں

(2484). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "اَنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَلَکَ کِذْبَکَ

2484۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً اللہ نے تحقیق معاف کردیا تیرے لیے تیرا جھوٹ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے جھوٹ کو

بِتَصْدِیْقِکَ "لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ" رُوِیَ مِنْ حَدِیْثِ أَنَسٍ، وَابْنِ عُمَرَ،

تیری تصدیق کی وجہ سے لا الہ الا اللہ روایت کی گئی یہ حدیث انس سے اور ابن عمر

لا الہ الا اللہ کی تصدیق کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ یہ حدیث حضرت انسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصَرِیِّ مُرْسَلاً وَھٰذَالَفْظُ حَدِیْثِ أَنَسٍ: عَنْ

اور ابن عباسؓ اور حسن بصری سے مرسلاً اور یہ الفاظ حدیث انس کے ہیں: روایت ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حسن بصری j سے مرسلا روایت کی گئی ہے اور یہ الفاظ حضرت انس کی حدیث کے ہیں

أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِرَجُلٍ: "یَافُلَانُ! فَعَلْتَ

انسؓ سے کہتے ہیں: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے لیے: اے فلاں! تو نے کیا

اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: "اے فلاں کیا تو نے

کَذَا؟" قَالَ: لَا وَالَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَ! وَالنَّبِیُّ ﷺ

یہ؟ اس نے کہا: نہیں قسم ہے ذات کی نہیں کوئی معبود مگر وہ! اور نبی ﷺ

اس طرح کیا ہے؟" اُس نے کہا: نہیں! قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ جانتے تھے

یَعْلَمُ أَنَّہُ قَدْ فَعَلَہُ فَقَالَ لَہُ. فَذَکَرَہُ.

جانتے تھے یقیناً وہ تحقیق کیا ہے اُس نے تو فرمایا اس کے لیے پھر تذکرہ کیا اس کا

کہ اُس شخص نے وہ کام کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اُس کو یہ بات ارشاد فرمائی۔ (الصحیحة:3064)

ایمان، اللہ تعالیٰ کی محبت کی دلیل ہے

(2485). عَنْ	عَبْدِ اللهِ	قَالَ:	قَالَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ	"اِنَّ	اللهَ	
2485۔(روایت ہے)	عبداللہؓ سے	کہتے ہیں:	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:	یقیناً	اللہ تعالیٰ نے	

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَسَمَ	بَيْنَكُمْ	أَخْلَاقَكُمْ	كَمَا	قَسَمَ	بَيْنَكُمْ
تقسیم کیا	درمیان تمہارے	تمہارے اخلاق کو	جس طرح	تقسیم کردیا	درمیان تمہارے

"اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمہارے مابین تمہارے رزق کو تقسیم کیا ہے، اسی طرح تمہارے درمیان تمہارے اخلاق کو بھی تقسیم

أَرْزَاقَكُمْ،	وَإِنَّ	اللهَ	يُعْطِي	الدُّنْيَا	مَنْ	يُّحِبُّ	وَمَنْ
تمہارے رزق کو	اور یقیناً	اللہ	عطا کرتا ہے	دنیا میں	جس کو	وہ پسند کرتا ہے	اور جسے

کردیا ہے۔ اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے اُسے بھی دنیا عطا کرتا ہے، اور جیسے ناپسند کرتا ہے اُسے بھی دے دیتا ہے،

لَا يُحِبُّ،	وَلَا يُعْطِي	الْإِيْمَانَ	إِلَّا	مَنْ	أَحَبَّ	فَمَنْ	ضَنَّ
نہیں وہ پسند کرتا	اور نہیں وہ عطا کرتا	ایمان	مگر	جس سے	وہ پسند کرتا ہے	تو جو	بخل کرے

اور ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جس کو پسند فرماتا ہے۔

بِالْمَالِ	أَنْ	يُنْفِقَهُ،	وَخَافَ	الْعُدُوَّا	أَنْ	يُجَاهِدَهُ،
مال میں	یہ کہ	وہ خرچ کرے اس کو	اور ڈرے	دشمن سے	یہ کہ	وہ جہاد کرے ان سے

پس جو شخص مال خرچ کرنے سے بخل کرے،

وَهَابَ	اللَّيْلَ	أَنْ	يُكَابِدَهُ ،	فَلْيُكْثِرْ
اور گھبرائے	رات میں	یہ کہ	تکلیف اور مشقت اُٹھائے	تو چاہیے کہ وہ کثرت کرے
دشمن کے ساتھ لڑنے سے ڈر جائے اور رات میں تکلیف و مشقت اٹھانے سے گھبرائے				
مِن قَوْلِ:	سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ".			
کلمات سے:	سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ"			
تو وہ کثرت سے یہ کلمات کہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ". (الصحيحة:2714)				

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت کا انجام

(2486).	عَنْ	ابی مُوسَی	قَالَ :	رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :	اِنَّ اللّٰهَ	
2486۔(روایت ہے)	حضرت ابوموسیٰ سے	کہتے ہیں:	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:	یقیناً اللہ	
حضرت ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:						
لَيُمْلِي	لِلظَّالِمِ	حَتّٰى	اِذَا	اخَذَهُ	لَمْ	يُفْلِتْهُ	قَالَ :
البتہ وہ مہلت دیتا ہے	ظالم کو	یہاں تک کہ	جب	پکڑتا ہے اُس کو	نہیں	چھوڑتا اس کو	کہا:
اللہ تعالیٰ ظالم کو چند روز دنیا میں مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ راوی نے بیان کیا پھر آپ ﷺ نے اس						
ثُمَّ	قَرَاَ	وَكَذٰلِكَ	اَخْذُ رَبِّكَ	اِذَ	اَخَذَ	الْقُرٰى	وَهِيَ
پھر	پڑھی	اور اسی طرح	تیرے رب کی پکڑ	جب	پکڑتا ہے	بستی والوں کو	اور جو
آیت کی تلاوت کی "اور تیرے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے						

ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخُذَهُ اَلِيُمٌ شَدِيُدٌ .
(اپنے اوپر) ظلم کرنے والی تھی بیشک پکڑ اس کی تکلیف دینے والی بڑی سخت ہے۔
ہیں بیشک انکی پکڑ بڑی تکلیف دینے والی اور بڑی سخت ہے۔'' (الصحيحة:3512)
گفتگو میں تصنّع
(2487). عَنُ وَاثِلَةَ بُنِ الأَسُقَعَ قَالَ: كُنُتُ فِيُ أَصُحَابِ الصُّفَّةِ،
2487۔(روایت ہے) حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے انہوں نے کہا: میں تھا اصحاب صفہ میں
حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں اصحاب صفہ میں سے تھا،
فَلَقَدُ رَأَيُتُنَا وَمَا مِنَّا اِنُسَانٌ عَلَيُهِ ثَوُبٌ تَامٌّ، وَأَخَذَ
تو البتہ تحقیق میں نے دیکھا اور نہیں ہم میں سے کوئی انسان اس پر ہو کپڑا مکمل اور ڈال دیں
میں نے دیکھا ہمارا حال تھا کہ ہم میں سے کسی شخص کے پاس مکمل لباس نہیں تھا۔
الُعَرَقُ فِيُ جُلُودِنَا طَرَقًا مِنَ الُغُبَارِ وَالُوَسَخِ، اِذُ خَرَجَ
پسینے نے ہماری جلدوں میں لکیریں غبار سے اور میل کچیل سے جب نکلے
اور گرد وغبار اور میل کچیل کی وجہ سے پسینے سے ہمارے جسم پر لکیریں پڑ جاتی تھیں۔
عَلَيُنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ''لِيُبَشَّرُ فُقَرَاءُ الُمُهَاجِرِيُنَ'' اِذُ أَقُبَلَ
ہم پر رسول اللہ ﷺ تو کہا خوش خبری ہو فقراء مہاجرین کے لیے جب آیا
(ایک دن) اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فقراء مہاجرین کے لیے خوشخبری ہو''۔

رَجُلٌ	عَلَيۡهِ	شَارَةٌ	حَسَنَةٌ،	فَجَعَلَ	النَّبِيُّ	لَايَتَكَلَّمُ	بِكَلَامٍ
ایک آدمی	اس پر	لباس	اچھا	تو کرتے	نبی	نہیں وہ کلام کرتے تھے	کوئی کلام

ہمارے پاس اچانک ایک اچھے لباس والا آدمی آیا، نبی کریم ﷺ جو کلام بھی ارشاد فرماتے،

اِلَّا	كَلَّفَتۡهُ	نَفۡسُهُ	أَنۡ يَأۡتِيَ	بِكَلَامٍ	يَعۡلُو	كَلَامَ	النَّبِي ﷺ	فَلَمَّا
مگر	تکلفاً کرتا اس کو	اپنے دل سے	یہ کہ لاتا	کلام کو	افضل کرتا	کلام	نبی ﷺ سے	پھر جب

وہ تکلفا آپ ﷺ کے کلام سے افضل کلام کرتا۔

انۡصَرَفَ	قَالَ:	"اِنَّ اللّٰهَ	لَايُحِبُّ	هٰذَا	وَضَرۡبَهُ	يَلۡوُوۡنَ	أَلۡسِنَتَهُمۡ
چلا گیا	فرمایا	یقیناً اللہ	نہیں پسند کرتا	یہ	اور اس کی مثل	وہ مروڑتے ہیں	زبانیں اپنی

جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ اس کو اور اس جیسے شخص کو ناپسند کرتا ہے

لِلنَّاسِ	لَيَّ	الۡبَقَرَةِ	لِسَانَهَا	بِالۡمَرۡعٰى	كَذٰلِكَ	يَلۡوِي
لوگوں کے لیے	موڑنا	(چرنے والی) گائے کا	اپنی زبان کو	چراہ گاہ میں	اسی طرح	مروڑے گا

جو چراگاہ میں (چرنے والی) گائیوں کی طرح اپنی زبانوں کو لوگوں کے لیے مروڑتے ہیں

اللّٰهُ	أَلۡسِنَتَهُمۡ	وَوَجُوۡهَهُمۡ	فِي النَّارِ".
اللہ	ان کی زبانوں	اور ان کے چہروں	کو آگ میں۔

اللہ تعالیٰ بھی ان کے چہروں اور زبانوں کو آگ میں مروڑے گا"۔(الصحیحة:3426)

جہنمی اور جنتی لوگوں کی صفات

(2488). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

2488۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عمر بن عاصؓ سے وہ نبی ﷺ سے نبی ﷺ فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”اِنَّ أَهْلَ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ، جَمَّاعٍ

یقیناً اہل دوزخ ہر بدمزاج اکڑ کر چلنے والا متکبر بہت مال جمع کرنے والا

ہر بدمزاج (بدخلق) اکڑ کر چلنے والا متکبر بہت زیادہ مال جمع کرنے والا اور بہت زیادہ بخل کرنے والا سب جہنمی لوگ ہیں

مَنَّاعٍ ، وَأَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ“.

بہت بخل کرنے والا اور اہل جنت کمزور اور مغلوب لوگ ہیں۔

اور کمزور اور مغلوب لوگ جنتی ہیں“۔(الصحیحة: 1741)

ہر عروج کو زوال ہے

(2489). عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُسَمَّى

2489۔(روایت ہے) انسؓ سے فرمایا تھی اونٹنی رسول اللہ ﷺ کے لیے نام رکھا گیا

حضرت انسؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی، اس کو عضبا کہا جاتا تھا،

الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَاتُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُودٍ لَهُ

عضباء اور تھی آگے جانے نہیں دیتی تھی تو آیا ایک بدو اوپر اپنے اونٹ کے

اور کوئی (دوسری اونٹنی) اس سے آگے نہیں گزر سکتی تھی۔ایک بدو اپنے اونٹ پر آیا،

فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا
تو آگے نکل گیا اس سے تو گراں گزری یہ بات اوپر مسلمانوں کے اور انہوں نے کہا
وہ اس سے آگے نکل گیا یہ بات مسلمانوں پر بڑی گراں گزری، وہ کہنے لگے کہ عضبا تو پیچھے رہ گئی ہے۔
سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ
پیچھے رہ گئی عضباء تو کہا رسول اللہ ﷺ نے یقیناً حق ہے اوپر اللہ کے یہ کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ پر حق ہے کہ وہ دنیا میں جس چیز کو رفعت عطا کرے
لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ".
نہیں وہ رفعت عطا کرتا کسی چیز کو دنیا سے مگر وہ پست کرتا ہے اسے
اسے پست بھی کرے"۔(الصحيحة:3525)
مومنہ صفات اور منافقانہ خصائل اور دونوں کے تقاضے
(2490). عَنْ اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ،
2490۔(روایت ہے) ایاس بن معاویہ بن قرۃ مزنیؒ سے وہ اپنے والد سے
ایاس بن معاویہ بن قرۃ مزنیؒ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا قرہ بن مزنیؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں:
عَنْ جَدِّهِ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذُكِرَ
وہ اپنے دادا قرۃ مزنی سے انہوں نے کہا: تھے ہم نزدیک رسول اللہ ﷺ کے تذکرہ ہونے لگا
ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے حیا کا تذکرہ ہونے لگا۔

عِنْدَهُ	الْحَيَاءُ	فَقَالُوْا:	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!	اَلْحِيَاءُ	مِنَ الدِّيْنِ؟	فَقَالَ
آپ کے پاس	حیا کا	توانہوں نے کہا:	اے اللہ کے رسول!	حیا	دین سے ہے؟	تو فرمایا

صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا حیا بھی دین کا حصہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :	”اِنَّ الْحَيَاءَ	وَالْعَفَافَ	وَالعِيَّ	عِيَّ اللِّسَانِ	لَاعِيَّ الْقَلْبِ	
رسول اللہ نے ﷺ: یقیناً	حیا	اور پاکدامنی	اور عجز	عاجزی زبان کی ہے	نہیں ہے عاجزی دل کی	

”بلاشبہ حیا، پاک دامنی، عجز و عاجزی اور سمجھ بوجھ ایمان سے ہیں (عجز و عاجزی سے مراد زبان کا عجز ہے نہ کہ دل کا) ان امور سے

وَالْفِقْهَ	مِنَ الاِيْمَانِ	وَاِنَّهُنَّ	يَزِدْنَ	فِي الآخِرَةِ	وَيَنْقُصْنَ
اور سمجھ بوجھ	ایمان میں سے ہے	اور یقیناً وہ	اضافہ کرتی ہیں	آخرت میں	اور کمی کرتی ہیں

آخرت (کے معاملے) میں جو اضافہ ہوتا ہے۔

مِنَ الدُّنْيَا،	وَمَا	يَزِدْنَ	فِي الآخِرَةِ	أَكْثَرُ	مِمَّا	يَنْقُصْنَ	مِنَ الدُّنْيَا
دنیا سے	اور نہیں	زیادہ کرتی	آخرت میں	زیادہ	اس میں سے جو	کم کرتی ہے	دنیا

وہ دنیا میں ہونے والی کمی سے زیادہ ہے۔

وَاِنَّ الشُّحَّ	وَالْفُحْشَ	وَالْبَذَاءَ	مِنَ النِّفَاقِ،	وَاِنَّهُنَّ	يَنْقُصْنَ
اور یقیناً بخیلی	اور بے حیائی	اور بدگوئی	نفاق میں سے ہیں	اور یقیناً وہ	کم کرتی ہیں

بلاشبہ بخل، بدکاری، اور بدگوئی نفاق میں سے ہے، یہ چیزیں آخرت کا نقصان کرتی ہیں

مِنَ الآخِرَةِ،	وَيَزِدْنَ	فِي الدُّنْيَا،	وَمَا يَنْقُصْنَ	مِنَ الآخِرَةِ	أَكْثَرُ
آخرت میں سے	اور زیادہ کرتی ہیں	دنیا میں	اور جو کم کرتی ہیں	آخرت میں سے	زیادہ ہے

اور دنیا میں زیادتی کرتی ہیں۔

مِمَّا يَزِدْنَ مِنَ الدُّنيا" قَال اِيَاسٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ

اس سے جو اضافہ کرتی ہے دنیا میں کہا ایاس نے: تو حدیث بیان کی میں نے ساتھ اس کے

لیکن ان امور سے آخرت (کے معاملے) میں ہونے والی کمی دنیا میں ہونے والے اضافے سے زیادہ ہے"۔ ایاس نے کہا: میں نے

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَأمَرَنِي فَأمْلَيْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ كَتَبَهُ

عمر بن عبدالعزیزؒ کو تو حکم دیا مجھے تو میں نے املا کی اس کی اوپر ان کے حکم سے پھر لکھی

یہ حدیث عمر بن عبدالعزیزؒ سے بیان کی پھر ان کے حکم پر اس کی املا کی پھر انہوں نے یہ حدیث اپنے خط سے لکھی،

بِخَطِّهِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَاِنَّهَا لَفِيُ كَفِّهِ

اپنے خط سے پھر نماز پڑھائی ہمیں ظہر کی اور عصر کی اور یقیناً وہ البتہ ہتھیلی میں تھا اس کی

پھر جب انہوں نے ہمیں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں

مَا يَضَعُهَا.

نہیں رکھا تھا اس کو

تو وہ خط ان کی ہتھیلی میں تھا اس کو رکھا نہیں تھا۔(الصحیحة:3381)

والدین کے حق میں اولاد کی دعا کی برکتیں

(2491). عَنْ أبِيُ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ

2491۔(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوع : یقیناً آدمی البتہ بلند کیا جاتا ہے

٭حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ ایک آدمی کا جنت میں درجہ بلند کیا جاتا ہے، وہ کہتا ہے:

دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: أَنّٰى لِي هٰذَا ؟ فَيُقَالُ:

درجہ اس کا جنت میں تو وہ کہتا ہے: کیسے ہے میرے لیے یہ تو کہا جاتا ہے

یہ مجھے کیسے مل گیا؟ (جوابا) کہا جاتا ہے

بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ"

استغفار سے تیرے بچے کی تیرے لیے

تیرے بچے کا تیرے حق میں استغفار کرنے کی وجہ سے۔" (الصحيحة:1598)

دلوں کو دلوں سے راہ ہوتی ہے

(2492). عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ أَبَاهُ قَالَ:

2492۔(روایت ہے) حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابتؓ سے: یقیناً ان کے والد نے کہا

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ اس کے باپ نے کہا:

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَسْجُدُ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،

میں نے دیکھا خواب میں گویا کہ میں سجدہ کرتا ہوں اوپر پیشانی کے رسول اللہ ﷺ کی

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کر رہا ہوں۔

فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ "اِنَّ الرُّوْحَ لَتَلْقَى

پھر میں نے خبر دی اس کی رسول اللہ ﷺ کو تو فرمایا: یقیناً روح البتہ ملاقات کرتی ہے

میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس چیز کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً روح، روح سے ملاقات کرتی ہے"

الرُّوحَ وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِجْلِسْ وَاسْجُدْ وَاصْنَعْ كَمَا رَأَيْتَ“
روح سے اور ایک روایت میں ہے: بیٹھو اور سجدہ کرو اور کرو جیسا کہ تم نے دیکھا
ایک روایت میں ہے بیٹھ اور سجدہ کر اُس طرح جس طرح تو نے دیکھا“۔
وَأَقْنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰكَذَا قَالَ عَفَّانُ بِرَأْسِهِ اِلٰى خَلْفَ
اور سر جھکایا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کہا عفان نے اپنے سر سے طرف پیچھے کے
رسول اللہ ﷺ اپنا سر اس طرح جھکایا (اس کیفیت کو بیان کرنے کے لیے عفان نے اپنا سر پیچھے کی طرف کیا) پھر اس نے اپنی
فَوَضَعَ جَبْهَتَهٗ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ .
تو رکھی اپنی پیشانی اوپر پیشانی کے نبی ﷺ کی۔
پیشانی رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر رکھی۔(الصحيحة:3262)
مسئولیت و امارت
(2493). عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ
4932۔(روایت ہے) حمیدؒ سے کہا: ایک آدمی سے اُس نے کہا: امیر مقرر کیا نبی ﷺ نے
حمیدؒ سے روایت ہے، وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی لشکر کا امیر مقرر کیا،
رَجُلاً عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَلَمَّا مَضٰى وَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ لَهُ:
ایک آدمی کو اوپر لشکر کے تو جب چلا گیا اور لوٹا ان کی طرف فرمایا اس کے لیے:
وہ چلا گیا اور جب آپ کی طرف واپس لوٹا تو آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا

”كَيْفَ وَجَدْتَّ الامَارَةَ؟“ فَقَالَ: كُنْتُ كَبَعْضِ الْقَوْمِ، كُنْتُ اِذَا

کیسے تونے پایا امارت کو؟ تو کہا: میں رہا بعض کی طرح لوگوں کے میں تھا جب

:تم نے امارت کو کیسا پایا؟''اُس نے کہا: بس میں بعض لوگوں کی طرح ہی رہا،

رَكِبْتُ رَكِبُوْا، وَاِذَا نَزَلْتُ نَزَلُوْا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ”اِنَّ

میں سوار ہوتا وہ سوار ہوئے اور جب میں اُترتا وہ اُترتے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ سے: یقیناً

جب میں سوار ہوتا تو وہ بھی سوار ہو جاتے اور جب میں اترتا تو وہ بھی اتر جاتے۔

صَاحِبَ السُّلْطَانِ عَلٰى بَابِ عَنَتٍ، اِلَّا مَنْ عَصَمَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

امیر اوپر دروازے پر ہوتا ہے گناہ کے مگر جس کو بچالے اللہ عزوجل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بیشک امیر راہ گناہ پر ہوتا ہے مگر جس کو اللہ تعالی بچالے''

فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ! لَاأَعْمَلُ لَكَ وَلَالِغَيْرِكَ

تو کہا ایک آدمی نے: قسم ہے اللہ کی! نہیں میں عامل بنوں گا آپ کے لیے اور نہ آپ کے سوا کسی کا

اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم! میں (آئندہ) آپ کا عامل بنوں گا نہ کسی اور کا۔ رسول a ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ a کی

أَبَدًا ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

کبھی بھی تو ہنسے نبی ﷺ یہاں تک کہ ظاہر ہوگئیں ڈاڑھیں آپ ﷺ کی

داڑھیں ظاہر ہونے لگیں۔(الصحیحة:3239)

بندگان خدا کا صبر و تحمل اور رحم و کرم

(2494). عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَ
2494۔(روایت ہے) ابن مسعودؓ سے کہا: جب تقسیم کیا رسول اللہ ﷺ نے غنیمتوں کو
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ پر حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا
حُنَيْنٍ (بِالْجِعْرَانِةِ) ازْدَحَمُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ عَبْداً
حُنین کی مقام جعرانہ پر لوگوں نے بھیڑ کردی ان پر تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً بندہ
صحابہ نے آپ ﷺ کے اردگرد بہت بھیڑ کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا،
مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْمِهِ، فَكَذَّبُوْهُ
بندوں میں سے اللہ کے بھیجا اس کو اللہ نے طرف ایک قوم کے تو انہوں نے جھٹلایا اس کو
اللہ نے اسے اس کی قوم کی طرف بھیجا، انہوں نے اُس کی تکذیب کی اور اُس کا سر پھوڑ دیا۔
وَشَجُّوْهُ، فَكَانَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ جَبْهَتِهِ وَيَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ
اور سر پھوڑ دیا اس کا پھر تھا وہ صاف کرتا لہو اپنی پیشانی سے اور وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ
وہ اپنی پیشانی سے خون صاف کرر ہا تھا اور کہہ رہا تھا: اے اللہ میری قوم کو معاف کردے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں"۔
اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
بخش دے میری قوم کو پس یقیناً نہیں جانتے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے
ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ گویا کہ اب بھی میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں
فَكَأَنِّىْ انْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِى الرَّجُلَ
تو گویا کہ میں میں دیکھتا ہوں طرف رسول اللہ کے ﷺ نقل اُتارتے ہوئے آدمی کی

جبکہ آپ ﷺ اس آدمی کی نقل اتارتے ہوئے
يَمْسَحُ عَنْ جَبْهَتِهِ
وہ پونچھ رہے تھے اپنی پیشانی سے
اپنی پیشانی پونچھ رہے تھے۔(الصحيحة:3175)
اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بننا کیسے ممکن ہے؟
(2495). عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قَالَ: نَزَلَ بِالنَّبِيِّ ﷺ أَضْيَافٌ
2495۔(روایت ہے) حضرت انس بن مالک ؓ سے کہا: اُترے نبی ﷺ پر مہمان
حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں: بحرین سے آنے والے مہمان نبی کریم ﷺ کے ہاں ٹھہرے،
مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِوَضُوئِهِ، فَتَوَضَّا فَبَادَرُوْا اِلٰى
بحرین سے تو منگوایا نبی ﷺ نے اپنے وضو کا پانی پھر وضو کیا تو وہ لپکے طرف
آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا۔وہ آپ ﷺ کے وضو کے پانی کی طرف لپکے،
وَضُوئِهِ فَشَرِبُوْا مَا أَدْرَكُوْهُ مِنْهُ وَمَاانْصَبَّ
آپ کے وضو کے پانی کے پھر انہوں نے پیا جو انہوں نے پایا اس میں سے اور جو گرا ہوا تھا
اُس میں سے جو انہوں نے پانی پایا پی لیا اور جو زمین پر گرا ہوا تھا،
مِنْهُ فِي الارْضِ فَمَسَحُوْا بِهِ وَجُوْهَهُمْ وَرُؤُسَهُمْ
اس میں سے زمین میں پھر انہوں نے مل لیا اس کو اپنے چہروں اور اپنے سروں پر
اُسے اپنے چہروں سروں اور سینوں پر مل لیا۔

وَصُدُوْرَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ النَّبِی ﷺ مَادَعَاكُمْ اِلٰی ذٰلِکَ؟

اوراپنے سینوں پر توفرمایا ان کے لیے نبی نے ﷺ کس چیز نے آمادہ کیا تمہیں طرف اس کے؟

نبی کریم ﷺ نے اُس سے پوچھا: ''کس چیز نے تم کوایسا کرنے پر اکسایا ہے؟

قَالُوْا: حُبَّالَکَ ، لَعَلَّ اللّٰهَ یُحِبُّنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

انہوں نے کہا: محبت آپ کی شاید کہ اللہ تعالیٰ محبت کرے ہم سے اے اللہ کے رسول ﷺ

انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی محبت نے۔ شاید (محبت کے اسی انداز کی بنا پر) اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرنے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ أَنْ يُّحِبَّكُمُ اللّٰهُ

توفرمایا رسول اللہ نے ﷺ: اگر ہوتم تم پسند کرتے ہو یہ کہ محبت کریں تم سے اللہ

لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم سے محبت کریں،

وَرَسُوْلُهُ فَحَافِظُوْا عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ: صِدْقِ الْحَدِيْثِ

اوراس کے رسول توحفاظت کرو اوپر تین خصوصیات کے سچائی بات کی

توان تین خصلتوں کی حفاظت کرو: (1) سچی بات (2) امانت کی آدائیگی اور

وَأَدَاءِ الْاَمَانَةِ، وَحُسْنِ الْجِوَارِ، فَاِنَّ أَذَى الْجَارِ يَمْحُو

اورادائیگی امانت کی اوراچھا پڑوسی یقیناً تکلیف دینا پڑوسی کو زائل کردیتا ہے

(3) اوراچھا پڑوسی بننا۔ (یادرہے کہ) پڑوسی کو تکلیف دینا نیکیوں کواس طرح زائل کرتا ہے جس طرح

الْحَسَنَاتِ كَمَا تَمْحُوا الشَّمْسُ الْجَلِيْدَ''.

نیکیوں کو جیسے زائل کردیتا ہے سورج برف کو''۔

سورج برف کوزائل کردیتا ہے''۔(الصحيحة:2998)

اللہ تعالیٰ کے اولیا کی صفات

(2496). عَنِ ابْنِ عُمَرَ : قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "اِنَّ لِلّٰهِ

2496۔(روایت ہے) ابن عمرؓ سے: کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً اللہ تعالیٰ کے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءٍ، يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ وَالأَنْبِيَاءُ

کچھ بندے ہیں نہیں وہ انبیاء اور نہ شہد اء رشک کریں گے ان پر شہداء اور انبیاء

"اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء، لیکن شہداء وانبیاء اُن پر رشک کریں گے،

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَمَجْلِسِهِمْ مِنْهُ فَجَثَا

دن قیامت ان کے قرب سے اللہ تعالیٰ سے اور ان کی مجلس سے اس سے تو بیٹھ گیا

اس کی وجہ ان کا اللہ تعالیٰ سے قرب اور اس کے ساتھ مجلس ہوگی۔

أَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا

ایک بدو اوپر اپنے گھٹنوں کے پس کہا: اے اللہ کے رسول! صفات بیان کروان کی ہمارے لیے

ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان کی صفات بیان کرو۔

وَجَلِّهِمْ لَنَا قَالَ: قَوْمٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ ،

اور واضح کردو ان کو ہمارے لیے فرمایا: لوگ ہیں نا معلوم نسب لوگوں میں سے ہوں گے

اور ان کو واضح کرو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ غیر معروف قبائل کے نا معلوم النسب لوگ ہوں گے،

مِنْ نُزَّاعِ الْقَبَائِلِ، تَصَادَقُوا فِي اللهِ ، فَتَحَابُّوا فِيْهِ ،

غیر معروف قبائل میں سے دوستی کریں گے اللہ کے لیے پس آپس میں محبت کریں گے اس کے لیے

جو اللہ تعالیٰ کے لیے باہم دوستی رکھیں گے اور اسی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں گے،

يَضَعُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، يَخَافُ

رکھے گا اللہ عزوجل ان کے لیے دن قیامت کے منبر نور کے خوف زدہ ہوں گے

قیامت کے روز اللہ عزوجل اُن کے لیے نور کے منبر رکھے گا۔ دوسرے لوگ خوفزدہ ہوں گے،

النَّاسُ وَلَا يَخَافُوْنَ ، هُمْ أَوْلِيَاءُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اَلَّذِيْنَ

لوگ اور نہ وہ خوف زدہ ہوں گے وہ اولیاء ہیں اللہ عزوجل کے جو

لیکن ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے اولیا ہیں کہ (فرمان الٰہی کے مطابق) جن پر نہ کوئی خوف ہوگا۔

”وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ“

اور نہیں خوف اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اور نہ وہ غمگین ہوں گے“۔(الصحيحة:3464)

تصنع اور تکلف سے گفتگو کرنا ناپسندیدہ ہے

(2497). عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ”اِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ اِلَيَّ،

2497۔(روایت ہے) جابر سے مرفوع: یقیناً تم میں سب سے زیادہ محبوب میری طرف

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور

وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور سب سے زیادہ قریب تم میں سے مجھ سے مجلس میں دن قیامت

روز قیامت مجلس کے لحاظ سے میرے سب سے زیادہ قریبی وہ لوگ ہوں گے

أَحَاسِنَكُم	اَخْلَاقًا،	وَاِنَّ	أَبْغَضَكُمْ	اِلَيَّ
سب سے زیادہ اچھے تم میں سے	اخلاق میں	اور یقیناً	سب سے زیادہ نفرت والے	طرف میرے

جو تم میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہت عمدہ ہوں۔ اور تم میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ نفرت والے

وَأَبْعَدَكُمْ	مِنِّي	مَجْلِسًا	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	الثَّرْثَارُوْنَ
اور سب سے زیادہ دور	مجھ سے	مجلس میں	دن قیامت کے	فضول بولنے والے

اور روز قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو فضول بولنے والے،

وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ	وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ"	قَالُوْا :	قَدْ	عَلِمْنَا
اور گفتگو کے لیے باچھوں کو موڑنے والے	اور تکبر کرنے والے	انہوں نے کہا:	تحقیق	ہم جانتے ہیں

گفتگو کے لیے باچھوں کو موڑنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں۔" صحابہ نے کہا ہم:

"الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ	فَمَا	الْمُتَفَيْهِقُوْنَ"؟	قَالَ:
الثر ثارون اور المتشد قون	کو تو کیا ہے	المتفیھقون؟	فرمایا:

ثَرْثَارُوْنَ اور مشتدقون کا معنیٰ تو سمجھتے ہیں متفیقھون سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"الْمُتَكَبِّرُوْنَ"
"تکبر کرنے والے"

تکبر کرنے والے"۔ (الصحیحة:791)

زیادہ آزمائشوں میں مبتلا ہونے والے لوگ

(2498). عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ حُذَيْفَةَ
2498۔(روایت ہے) حصین بن عبدالرحمٰنؒ سے: میں نے سنا ابوعبیدہ بن حزیفہؓ سے
حصین بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ بن حزیفہؓ سے سنا،
يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ
وہ بیان کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے فاطمہؓ سے انہوں نے کہا آئے ہم رسول ﷺ کے پاس
وہ اپنی پھوپھی حضرت فاطمہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: ہم چند عورتیں رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری کرنے کے لیے آپ
نَعُوْدُهُ فِي نِسَاءٍ، فَإِذَا سِقَاءٌ مُعَلَّق نَحْوَهُ،
ہم نے عیادت کی اُن کی عورتوں کے ساتھ پس جب ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا ان کی طرف
ﷺ کے پاس گئیں، بخار کی حرارت کی شدت کی وجہ سے ایک مشکیزہ آپ ﷺ کی طرف لٹکا ہوا تھا،
يَقْطُرُ مَاؤُهُ عَلَيْهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلٰى فُؤَادِهٖ) مِنْ شِدَّةِ
گر رہا تھا پانی اس کا اُن پر اور روایت میں ہے اوپر ان کے دل کے شدت سے
اس کا پانی آپ ﷺ پر اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ کے دل پر گر رہا تھا۔
مَا يَجِدُ مِنْ حَرِّ الْحُمّٰى، قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! لَوْ دَعَوْتَ
جو وہ پا رہے تھے گرمی سے بخار کی ہم نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! اگر آپ دعا کریں
ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں
اللهَ فَشَفَاكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ! "اِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ
اللہ سے تو شفاء دے گا آپ کو پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً سب سے زیادہ سخت لوگوں میں سے

تو آپ ﷺ کو شفا دے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَلَاءً لَأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ

آزمائش انبیاء کی پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب ہوں پھر ان کی جو

لوگوں میں سب سے سخت آزمائش انبیاء پر آتی ہے پھر ان پر جو (مرتبے میں) ان کے قریب ہوں پھر ان پر جو ان کے قریب

يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ".

قریب ہوں گے پھر ان کی جو ان کے قریب ہوں۔

ہوں اور پھر ان پر جو ان کے قریب ہوں۔ (الصحیحة:3267)

بڑی مفسدت سے بچنے کے لیے چھوٹی مفسدت کا ارتکاب کرنا درست ہے

(2499). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: "إِنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا

2499۔(روایت ہے) حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوع: یقیناً موسیٰ تھے ایک آدمی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک موسیٰ علیہ السلام

حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً

شرم والے بدن ڈھانپنے والے نہیں دیکھا جاسکتا تھا ان کے بدن سے کچھ بھی حیا کی وجہ سے

بڑے ہی شرم والے اور بدن ڈھانپنے والے شخص تھے ان کی حیا کی وجہ سے

مِنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا

ان سے تو تکلیف پہنچائی ان کو جس نے اذیت دی اُن کو بنی اسرائیل سے پس انہوں نے کہا:

ان کے بدن کا کوئی حصہ دیکھا نہیں جاسکتا تھا، بنی اسرائیل کے جن لوگوں نے آپ علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی تھی، انہوں نے کہا:

مَا يَسْتَتِرُ هٰذَاالتَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا

نہیں وہ چھپاتے بدن کو یہ تو پردہ کرتا ہے مگر عیب سے اپنے جسمانی عیب سے یا

یہ آدمی اپنے کسی جسمانی عیب کی وجہ سے اتنا پردہ کرتا ہے، یا

بَرَصٍ وَإِمَّا أُدْرَةٍ وَإِمَّا آفَةٍ وَإِنَّ اللّٰهَ

برص ہے اوریا خصیے بڑھے ہوئے ہیں اوریا کوئی آفت ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے

تو پھلبہری ہے یا خصیتین بڑھے ہوئے ہیں یا کوئی اور آفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسَىٰ فَخَلَا

ارادہ کیا کہ بری کریں ان کو اس سے جو انہوں نے کہا موسیٰ کے لیے پس خلوت کی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی لگائی ہوئی تہمت سے بری کرنے کا ارادہ کیا۔ ایک دن موسیٰ علیہ السلام خلوت میں گئے

يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ

ایک دن پھر رکھے کپڑے اپنے اوپر پتھر کے پھر غسل کیا پس جب فارغ ہوئے

اور کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے، پھر غسل کیا جب فارغ ہوئے

أَقْبَلَ إِلَىٰ ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا

گئے طرف اپنے کپڑوں کے تاکہ لیں ان کو اور یقیناً پتھر بھاگ نکلا

تو کپڑے لینے کے لیے گئے (لیکن ہوا یہ کہ) پتھر آپ کے کپڑوں سمیت بھاگ پڑا۔

بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَىٰ عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ

آپ کے کپڑوں کے ساتھ پس لیا موسیٰ نے اپنا عصاء اور پیچھے چلے پتھر کے تو کیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑ پڑے،

يَقُوْلُ: ثَوْبِي حَجَرُ! ثَوْبِي حَجَرُ! حَتّٰى انْتَهٰى

وہ کہتے تھے میرے کپڑے دے پتھر میرے کپڑے دے پتھر! یہاں تک کہ پہنچے

اے پتھر! میرے کپڑے دے جا۔ اسے پتھر میرے کپڑے دے جا۔ (دوڑتے دوڑتے)

إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ

طرف سرداروں کے بنی اسرائیل کے پھر انہوں نے دیکھا اُن کو برہنہ زیادہ حسین

وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے آپ کو برہنہ حالت میں دیکھا اور اللہ کی مخلوق میں آپ کو سب سے حسین

مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ، وَقَالُوْا: وَاللهِ

جو پیدا کیا اللہ نے اور بری پایا ان کو اس میں سے جو وہ کہتے تھے اور کہا: قسم اللہ کی

اور اپنے لگائے ہوئے عیب سے مکمل بری پایا۔ انہوں نے خود کہا: اللہ کی قسم!

مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ وَقَامَ الْحَجَرُ، فَأَخَذَ ثَوْبَهُ

نہیں ہے موسیٰ کوئی تکلیف اور کھڑا ہوا پتھر پھر لے لیے کپڑے اس کے

موسیٰ میں تو کوئی نقص نہیں ہے۔ وہاں پتھر ٹھہر گیا، آپ (علیہ السلام) نے اپنے کپڑے لیے

فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ

پس پہنا اُن کو اور شروع کیا پتھر پر مارنا اپنی لاٹھی سے پھر قسم ہے اللہ کی یقیناً

اور پہنے اور لاٹھی سے پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ اللہ کی قسم! اس پتھر پر

بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا

پتھر پر نشان تھے اثر سے مارنے کے تین یا چار یا پانچ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ نشانات بھی تھے اور یہ واقعہ اللہ کے اس فرمان (کا مصداق ہے)

فَذٰلِکَ	قَوْلُهُ :	يَاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا	لَاتَكُونُوا	كَالَّذِيْنَ
پس یہ	قول اس کا:	اے لوگو جو ایمان لائے ہو	نہ تم ہو جاؤ	مثل ان لوگوں کے

’’اے ایمان والو! اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی،

آذَوْا	مُوسٰی	فَبَرَّ ءَ هُ	اللّٰهُ	مِمَّا
اذیت دی انہوں نے نے	موسیٰ کو	پھر برات کی اس کی	اللہ تعالیٰ نے	اس سے جو

تو اللہ نے اسے اُس (تہمت) سے بری کر دیا جو انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے ہاں

قَالُوا	وَكَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَجِيْهًا .(الاحزاب:69).
انہوں نے کہا	اور ہے	نزدیک اللہ تعالیٰ کے	باعزت۔

بڑی وجاہت و مرتبت والے تھے‘‘۔(الصحيحة:3075)

رسول اللہ ﷺ ہر کسی کا مطالبہ پورا کرنے والے تھے

(2500). عن	أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ	أَنَّ	هَوَازِنَ	جَاءَتْ	يَوْمَ
2500۔(روایت ہے)	حضرت انس بن مالک ؓ سے	یقیناً	ہوازن	آئے	دن

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہوازن قبیلہ کے لوگ حنین والے دن

حُنَيْنٍ	بِالنِّسَاءِ	وَالصِّبْيَانِ	وَالْاِبِلِ	وَالْغَنَمِ ،
حنین کے	عورتوں کے ساتھ	اور بچوں کے ساتھ	اور اونٹوں	اور بکریوں کے ساتھ

عورتوں، بچوں، اونٹوں اور بکریوں سمیت آ گئے۔

فَصَفُّوْهُمْ صُفُوْفًا لِيُكْثِرُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ،

پھر قطاروں میں کھڑا کر دیا ان کو قطاروں میں تا کہ کثرت ظاہر کریں اوپر رسول اللہ ﷺ کے

اُن کو قطاروں میں کھڑا کر دیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں اپنی کثرت کو ظاہر کریں۔

فَالْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ كَمَا

پس مڈ بھیڑ ہوئی مسلمانوں اور مشرکوں کی تو بھاگے مسلمان پیٹھ پھیر کر جیسا کہ

مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان مڈ بھیڑ ہوئی تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں بندہ ہوں اللہ کا اور اس کا رسول ہوں

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں"

وَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ" فَهَزَمَ اللّٰهُ

اور کہا: اے گروہ انصار! میں بندہ ہوں اللہ اور اس کا رسول ہوں پس شکست دی اللہ نے

مزید فرمایا: "انصار کی جماعت! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں"۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دے دی،

الْمُشْرِكِيْنَ ، وَلَمْ يُطْعَنْ بِرُمْحٍ، وَلَمْ يُضْرَبْ بِسَيْفٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

مشرکوں کو اور نہ زخم لگا نیزے کا اور نہ چوٹ لگی تلوار کی تو فرمایا نبی ﷺ نے

نہ کسی کو نیزے کا زخم لگا تھا اور نہ تلوار کی چوٹ، نبی کریم ﷺ نے اُس دن فرمایا:

يَوْمَئِذٍ: "مَنْ قَتَلَ كَافِراً فَلَهُ سَلَبُهُ"

اس دن: جس نے قتل کیا کسی کافر کو تو اس کے لیے چھینا ہوا مال ہوگا اس (کافر) کا

"جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اُس (مقتول) سے چھینا ہوا مال اُسی (قاتل) کے لیے ہوگا"

فَقَتَلَ أَبُوْقَتَادَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلاً ، وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ ، فَقَالَ

پس قتل کیا ابوقتادہ نے اس دن بیس آدمیوں کو اور لے لیا مال ومتاع ان کا پس کہا

ابوقتادہؓ نے اُس دن بیس آدمی قتل کئے اور اُن کا مال ومتاع بھی لے لیا۔ حضرت ابوقتادہؓ نے کہا:

أَبُوْقَتَادَةَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! ضَرَبْتُ رَجُلًا عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ ، وَعَلَيْهِ

ابوقتادہ نے: اے اللہ کے رسول! میں نے مارا ایک آدمی کو اوپر پٹھے کے کندھے کے اور اس پر

اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک آدمی کے کندھے کے پٹھے پر تلوار ماری اور اُس پر زرہ تھی۔

دِرْعٌ لَهُ فَأُعْجِلْتُ عَنْهُ أَنْ آخُذَ سَلْبَهُ، فَانْظُرْ

زرہ تھی اس کی پس جلدی کی مجھ پر اس کی یہ کہ لے لے چھینا ہوا مال اس کا پس دیکھے

اس کا چھینا ہوا مال میرے پکڑنے سے پہلے کسی اور نے لے لیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ذرا دیکھو

مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللهِ! ﷺ

کون ہے وہ اے اللہ کے رسول ﷺ؟ تو کہا ایک آدمی نے: اے اللہ کے رسول! ﷺ

وہ شخص کون ہے؟ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

أَنَا أَخَذْتُهَا، فَأَرْضِهِ مِنْهَا، فَأَعْطِنِيْهَا!

میں نے لیا میں نے اس کو پس راضی کر دیا اس کو اپنے پاس سے پس عطا کر دیں وہ!

میں نے وہ مال لے لیا تھا۔ آپ قتادہ کو اپنے پاس سے راضی کر دیں اور وہ مال میرے پاس ہی رہنے دیں۔

فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ لَايُسْأَلُ شَيْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ

مجھے تو خاموش ہو گئے نبی ﷺ اور تھے نہیں سوال کیا جاتا تھا کسی چیز کا مگر دیتے اس کو

نبی ﷺ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ سے جس چیز کا بھی مطالبہ کیا جاتا، آپ دے دیتے تھے،

أوْ سَكَتَ فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا يُفِيءُ

یا خاموش رہے پس کہا عمرؓ نہیں: نہیں قسم ہے اللہ کی نہیں لوٹایا

یا پھر خاموش ہو جاتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا نہیں۔

اللّٰهُ عَلَى أسَدٍ مِنْ أُسُدِهِ وَيُعْطِيكَهَا

اللہ نے اوپر کسی شیر کے اپنے شیروں میں سے اور وہ آپ تجھے دے دیں

اللہ کی قسم! (ایسے نہیں ہوگا کہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے شیروں میں سے ایک شیر کو مال دیا ہو اور آپ تجھے دے دیں۔

فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

تو مسکرائے رسول اللہ ﷺ

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے۔ (الصحيحة:2109)

اچانک پہنچنے والی تکلیف پر ”بسم اللہ“ پڑھنا چاہیے

(2501). عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ:

2501۔ (روایت ہے) عبداللہ بن ابو بکرؓ سے وہ ایک آدمی سے عرب میں سے انہوں نے کہا

عبداللہ بن ابو بکرؓ، ایک عربی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

زَحَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَفِي رِجْلَيَّ نَعْلٌ كَثِيفَةٌ

میں ٹکرا گیا رسول اللہ ﷺ سے یوم حنین کو اور میرے پاؤں میں جوتا تھا بھاری

حنین والے دن میں رسول اللہ ﷺ سے ٹکرا گیا اور میرے پاؤں کوئی بھاری جوتا تھا،

فَوَطِئْتُ عَلٰی رِجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنَفَحَنِیْ نَفْحَةً بِسَوْطٍ

تومیں نے روند دیا پاؤں رسول اللہ کا تو آپ نے مجھے چونکا دیا چونکانا کوڑے سے

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کا پاؤں روند دیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ ﷺ نے اُس کے ساتھ مجھے چونکا دیا،

فِیْ یَدِهٖ وَقَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ. أَوْجَعْتَنِیْ" قَالَ: فَبِتُّ

ان کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا: بسم اللہ تو نے مجھے تکلیف دی انہوں نے کہا: تو میں نے رات

اور فرمایا ''بسم اللہ، تو نے مجھے تکلیف دی''۔ اُس نے کہا میں نے اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے رات گزاری،

لِنَفْسِیْ لَائِمًا أَقُوْلُ: أَوْجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

اپنے نفس کو گزاری ملامت کرتے میں کہتا ہوں: میں نے تکلیف دی رسول اللہ کو

اور میں یہی کہتا رہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔

فَبِتُّ بِلَیْلَةٍ کَمَا یَعْلَمُ اللّٰهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا اِذَا رَجُلٌ

تو میں نے گزاری رات جیسا کہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جب صبح کی ہم نے تب ایک آدمی

اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے (بڑی بے چینی سے) رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو ایک آدمی کہہ رہا تھا:

یَقُوْلُ: أَیْنَ فُلَانٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ کَانَ

کہہ رہا تھا: کہاں ہے فلاں؟ اس نے کہا: میں نے کہا: یہ قسم ہے اللہ اسی کے بارے میں ہے

فلاں شخص کہاں ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! (یہ اعلان) اسی چیز کے بارے میں ہے جو کل مجھ سے (سرزد) ہوئی تھی۔

مِنِّیْ بِالْأَمْسِ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ، فَقَالَ لِیْ

جو ہوا مجھ سے کل اس نے کہا: پھر میں چل پڑا اور میں سہما ہوا تھا تو کہا میرے لیے

میں چل تو پڑا لیکن سہما ہوا تھا۔ (جب ملاقات ہوئی تو) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

رَسُولُ اللّٰہ ﷺ   اِنَّکَ   وَطِئتَ   بِنَعْلِکَ   عَلٰی رِجْلِیْ   بِالأَمْسِ
رسول اللہ نے ﷺ : یقیناً تو نے   تو نے روندا تھا   اپنے جوتے سے   میرے پاؤں کو   کل شام
”تو نے کل اپنے جوتے سے میرا پاؤں روندا تھا اور مجھے تکلیف دی تھی،
فَأَوْجَعْتَنِیْ،   فَنَفَحْتُکَ   بِالسَّوْطِ،   فَهٰذِهِ   ثَمَانُوْنَ   نَعْجَةً
تو مجھے تکلیف دی   تو میں نے چونکا دیا تھا تجھے   کوڑے سے   تو یہ   اسّی   دنبیاں ہیں
اور میں نے پھر کوڑے کے ساتھ تجھے چونکا دیا تھا (لو) یہ اسی (80) دنبیاں،
فَخُذْهَا   بِهَا“.
تو لےلو ان کو   اس کے بدلے
اُس کوڑے کے عوض لے لو“۔(الصحیحة:3043)
حکمرانوں کے حقوق ادا کرنا
(2502). عَنْ   عَبْدِاللّٰهِ   قَالَ :   قَالَ   لَنَا   رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :
2502۔(روایت ہے) حضرت عبداللہؓ سے   فرمایا: فرمایا   ہمارے لیے   رسول اللہ ﷺ نے:
حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا:
”اِنَّكُمْ   سَتَرَوْنَ   بَعْدِیْ   أَثَرَةً   وَأُمُوْرًا   تُنْكِرُوْنَهَا“
یقیناً تم   عنقریب تم دیکھو گے   میرے بعد   حق تلفی   اور ایسے   امور تم ناپسند کرو گے ان کو
”بے شک تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے اور ایسے کام بھی دیکھو گے جن کا تم انکار کرو گے“

قَالُوْا: فَمَا تَأمُرُونَا يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ: ”أَدُّوْا

انہوں نے کہا: پس کیا آپ حکم دیتے ہیں ہمیں اے اللہ کے رسول ﷺ ؟ فرمایا: ادا کرو

’صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ایسے میں آپ ہمیں کیا حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کا حق ادا کر دینا

اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ، وَسَلُوا اللهَ حَقَّكُمْ“.

ان کی طرف ان کا حق اور سوال کرو اللہ سے اپنے حق کا

اور اپنے حق کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرنا“۔ (الصحيحة:3555)

نیک و بد ہم نشینوں کی مثال

(2503). عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ” إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ

2503۔(روایت ہے) ابوموسیٰ سے وہ نبی ﷺ سے: بے شک مثال ساتھی کی

سیدنا ابوموسیٰ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ: كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ،

نیک اور ساتھی برے کی: جیسے بیچنے والا کستوری کا اور پھونکنے والا بھٹی کو

نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی۔

فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ

پس مشک والا یا تو یہ کہ تحفے میں دے گا تجھے اور یا یہ کہ سونگھنے کو دے گا تمہیں

مشک والا یا تو تجھے یونہی تحفہ کے طور پر سونگھنے کو دیدے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا

مِنهُ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ ، إِمَّا أَنْ

اس سے اور یا یہ کہ تم پاؤ گے اس سے خوشبو اور جھونکنے والا بھٹی کا یا یہ کہ

تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا وے گا.

يُحْرِقَ ثِيَابَكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً.

جلا دے گا کپڑے تیرے اور یا یہ کہ تم پاؤ گے اس سے بدبو۔

یا تجھے بُری بُو سونگھنی پڑے گی۔(یعنی اچھے اور برے ساتھی کے اثرات آدمی پر مرتب ہوتے ہیں)۔(الصحیحة:3214)

کھانا کھلانا جنت کا سبب ہے

(2504). عَنْ هَانِئٍ: أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ عَلَى رَسُولِ ﷺ

2504۔(روایت ہے) ھانیؓ سے یقیناً وہ جب وفد کے ساتھ آئے اوپر رسول ﷺ

سیدنا ہانیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: جب میں وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو کہا:

اللهِ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! ﷺ أَيُّ شَيْءٍ يُوجِبُ

اللہ کے انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ﷺ کون سی چیز واجب کر دیتی ہے

اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل جنت کو واجب کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: "عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ".

جنت کو؟ فرمایا: تو لازم پکڑ عمدہ کلام کرنا اور کھلانا کھانا۔

پس تو عمدہ کلام کرنے کو اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑ۔(الصحیحة:1939)

گھروں کی آبادی اور عمروں میں اضافہ

(2505). عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهَا : "اِنَّهُ مَنْ

2505۔(روایت ہے) عائشہؓ سے یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا ان کے لیے یقیناً وہ جس کو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کو فرمایا:

أُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، فَقَدْ أُعْطِیَ حَظَّهُ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا

دیا گیا حصہ اس کا نرمی سے تو تحقیق دیا گیا حصّہ اس کا بھلائی سے دنیا کی

"جس کو نرمی عطا کی گئی، اس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا

وَالآخِرَةِ ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ

اور آخرت کی اور صلہ رحمی اور حسن اخلاق اور اچھا سلوک کرنا ہمسائے سے

اور صلہ رحمی، حسن اخلاق اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے (جیسے امورِ خیر)

یَعْمُرَانِ الدِّیَارَ وَیَزِیْدَانِ فِی الأَعْمَارِ".

وہ آباد کرتے رہیں گھروں کو اور اضافہ کرتے ہیں عمروں میں۔

گھروں (اور قبیلوں) کو آباد کرتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں"۔(الصحیحة:519)

غلام سے پردہ ضروری نہیں

(2506). عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ

2506۔روایت ہے انسؓ سے یقیناً نبی ﷺ لائے حضرت فاطمہؓ کے پاس غلام کو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہؓ کے پاس ایک غلام، لے کر آئے

كَانَ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا ، قَالَ : وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَعَتْ
تھا تحقیق ہبہ کیا ان کے لیے کہا: اوراوپر فاطمہ کے کپڑا تھا جب ڈھانپتی
جو آپ ﷺ نے انہیں ہبہ کیا تھا۔ حضرت فاطمہؓ پر ایک کپڑا تھا جب وہ اس کے ساتھ اپنا سر ڈھانپتیں
بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا، وَاِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا
اس سے سراپنا نہیں پہنچتا تھا ان کے پاؤں کو اور جب ڈھانپتیں اس سے اپنے پاؤں
تو پاؤں تک نہیں پہنچتا تھا اور جب پاؤں پر ڈالتیں
لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ : مَاتَلْقَى ، قَالَ: "اِنَّه
نہیں پہنچتا تھا ان کے سر کو پس جب دیکھا نبی ﷺ نے: جو پریشانی تھی فرمایا: یقیناً و
تو وہ سر تک نہیں پہنچتا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اُن کی پریشانی دیکھی تو فرمایا: "(اگر پردہ مکمل نہ ہوتو)
لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ ، اِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ".
نہیں ہے تجھ پر کوئی حرج یقیناً وہ تیرے والد ہیں اور تیرا غلام۔
کوئی حرج نہیں، کیونکہ (یہاں) صرف تیرا باپ اور تیرا غلام ہیں"۔ (الصحيحة:2868)
رسول اللہ ﷺ کی مصلحت پسندی
(2507). قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِسْمًا فَقُلْتُ :
2507۔ فرمایا عمر بن خطابؓ نے تقسیم کیا رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کرنا تو میں نے کہا:
"حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال تقسیم فرمایا تو میں نے عرض کیا:

وَاللّٰہِ	یَارَسُوْلَ اللّٰہِ !	لَغَیْرُ	ھٰٓؤُلَاءِ	کَانَ	اَحَقَّ	بِہٖ
قسم ہے اللہ کی	اے اللہ کے رسول!	البتہ سوائے	ان کے	تھا	زیادہ حق دار	اس کے

اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ﷺ! ان لوگوں کے علاوہ دوسرے لوگ زیادہ مستحق وحقدار تھے۔

مِنْھُمْ ؟	قَالَ:	”اِنَّھُمْ	خَیَّرُوْنِی	اَنْ	یَسْأَلُوْنِی	بِالْفُحْشِ ، اَوْ
ان سے	فرمایا:	یقیناً وہ	اختیار دیا ہے مجھے	یہ کہ	سوال کریں مجھ سے	بے حیائی سے یا

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یہ مجھ سے بے حیائی (بدتمیزی) کے ساتھ مانگیں یا

یُبَخِّلُوْنِی ،	فَلَسْتُ	بِبَاخِلٍ.
بخیل کہیں مجھے	تو نہیں میں	بخل کرنے والا

مجھے بخیل کہیں۔ پس میں تو بخل کرنے والا نہیں ہوں۔“ (الصحیحة:3589)

آپ ﷺ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رضا مندی یا ناراضگی کی علامات

(2508). عَنْ	عَائِشَةَ	قَالَتْ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :	”اِنِّی
2508۔(روایت ہے)	حضرت عائشہؓ سے	کہا	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:	یقیناً میں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لَاعْرِفُ	غَضَبَکِ	وَرَضَاکِ	قَالَتْ	قُلْتُ
البتہ میں پہچان لیتا ہوں	تیرا غصہ	اور تیری رضا مندی	انہوں نے کہا	میں نے کہا

”میں تیری ناراضگی اور رضا مندی کو پہچان لیتا ہوں“۔ وہ کہتی ہیں: میں نے کہا:

وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ ! قَالَ "إِنَّکِ إِذَا کُنْتِ

اور کیسے آپ پہچانتے ہیں یہ اے اللہ کے رسول! فرمایا بے شک تم جب ہوتی ہو تم

کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ ﷺ کیسے پہچان لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم

رَاضِیَةً قُلْتِ بَلٰی وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا کُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ

خوش تم کہتی ہو کیوں نہیں قسم ہے رب محمد کی اور جب ہو تم ناراض تم کہتی ہو

راضی ہوتی ہو تو "رب محمد ﷺ کی قسم کہتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو

لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِیمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَا أَهْجُرُ

نہیں قسم ہے رب کی ابراہیم کے انہوں نے کہا میں نے کہا جی ہاں نہیں میں چھوڑتی

تو رب ابراہیم ؑ کی قسم کہتی ہو"۔ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں میں نے کہا جی ہاں، (لیکن) میں صرف

إِلَّا اسْمَکَ.

مگر نام آپ کا

آپ ﷺ کا نام لینا ہی چھوڑتی ہوں (دل میں کوئی ناراضگی نہیں ہوتی)۔ (الصحیحة:3302)

عوام الناس کی تعریف یا مذمت کی اہمیت

(2509). عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ :

2509۔(روایت ہے) ابن عباس ؓ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنتی شخص وہ ہے

”أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا ، وَهُوَ
اہل جنت سے ہے جو بھرتا ہے اللہ اس کے کان تعریف سے لوگوں کی اچھی اور وہ
کہ اللہ تعالیٰ جس کے کانوں کو لوگوں کی طرف سے اچھی تعریف سناتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے
يَسْمَعُ ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا ،
سنتا ہے اور اہل دوزخ جو بھر دیتا ہے اس کے کانوں کو تعریف سے لوگوں کی بری
اور جہنمی وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے کانوں میں لوگوں کی طرف سے شر ڈالتا ہے اور وہ
وَهُوَ يَسْمَعُ“.
اور وہ سنتا ہے
سن رہا ہوتا ہے“۔(الصحيحة:1740)

چھ مجرم

(2510). عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَرْفُوعًا : ”ثَلَاثَةٌ لَاتَسْأَلْ
2510۔(روایت ہے) فضالہ بن عبیدؓ سے مرفوع : تین آدمی ہیں نہ تم سوال کرو
حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو تین آدمیوں کے (عذاب کے) بارے میں سوال نہ
عَنْهُمْ : رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصَى إِمَامَهُ وَمَاتَ
اُن کے بارے میں وہ آدمی علیحدہ ہوگیا جماعت سے اور نافرمانی کی اپنے امام کی اور مر گیا
کر (1) ایسا آدمی جو جماعت سے علیحدہ ہوگیا ہو اور امام کی نافرمانی کی ہو اور اسی حالت میں مر گیا ہوا

عَاصِيًا، وَأَمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبِقَ فَمَاتَ ، وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا

نافرمان اورلونڈی یا غلام بھاگ گیا پس مرگیا اورعورت غائب ہوا اس سے

(2)ایسی لونڈی یا غلام جو(اپنے مالک سے)بھاگ گیا ہواوراسی حالت میں مرگیا ہواور(3)ایسی عورت کہ اُس کا شوہراس کے دینوی

زَوْجُهَا قَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ

شوہراس کا بیشک پورے دےاس کے اخراجات دنیا کے پس بن سنور کرنکلی بعداس کے

اخراجات پورے کر کے غائب ہوا ہواوروہ(اس کی عدم موجودگی میں)بن سنور کر باہر نکلی ہو۔

، فَلَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ وَثَلَاثَةٌ لَاتَسْأَلُ عَنْهُمْ :

پس نہ تم سوال کرو ان کے بارے میں اورتین لوگ ہیں نہ تم سوال کرو ان کے بارے میں

ان کے بارے میں تومت پوچھ۔اسی طرح تین آدمی ہیں(ان کے عذاب کے بارے میں بھی)مت دریافت کر:

رَجُلٌ نَازَعَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رِدَاءَهُ فَإِنَّ رِدَائَاهُ الْكِبْرِيَاءُ

ایسا آدمی جس نے چھینی اللہ عزوجل سے چادراس کی پس یقیناً چادراس کی کبریائی ہے

(1)ایسا آدمی جس نے اللہ سے اُس کی چادر چھیننے(کی کوشش کی ہو)اوراللہ کی چادر کبریائی ہے

وَإِزَارَاهُ الْعِزَّةُ ، وَرَجُلٌ شَكَّ فِي أَمْرِ اللّٰهِ ، وَالْقَنُوطُ ،

اورتہ بنداس کا عزت ہے اورایسا آدمی شک کیا ہو حکم میں اللہ کے اورمایوس ہونے والا

اوراُس کاازارعزت(طاقت)ہے(2)ایسا آدمی جس نے اللہ کے حکم میں شک کیا ہو۔

مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ".

اللہ کی رحمت سے

اور(3)ایسا شخص جواللہ کی رحمت سے ناامید ہوگیا ہو"۔ (الصحيحة:542)

بدکلامی کا نتیجہ

(2511). عَنْ	اَبِی هُرَیْرَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ	اَلْحَیَاءُ	
2511۔(روایت ہے)	ابو ہریرہؓ سے	انہوں نے کہا	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے :	حیا	

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیاء ایمان سے ہے۔

مِنَ الْاِیْمَانِ ،	وَالْاِیْمَانُ	فِی الْجَنَّةِ ،	وَالْبَذَاءُ
ایمان سے ہے	اور ایمان	جنت میں (لے جانے والا ہے)	اور بدکلامی

اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے اور بدکلامی، اکھڑ مزاجی (بدخلقی) سے ہے اور اکھڑ مزاجی

مِنَ الْجَفَاءِ ،	وَالْجَفَاءُ	فِی النَّارِ.
اکھڑ مزاجی سے ہے	اور اکھڑ مزاجی	آگ میں (لے جانے والی) ہے

آگ میں (لے جانے والی) ہے“۔ (الصحیحة:495)

میدان حشر میں حقوق العباد میں کی گئی کم و کاست کا تصفیہ

(2512). عَنْ	أَبِی هُرَیْرَةَ	مَرْفُوْعاً:	”رَحِمَ اللّٰهُ	عَبْداً	كَانَتْ
2512۔(روایت ہے)	ابو ہریرہؓ سے	مرفوع :	رحم کرے اللہ	غلام پر	ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس آدمی پر رحم کرے

لِأَخِیْهِ	عِنْدَهُ	مَظْلِمَةٌ	فِی عِرْضٍ	أَوْ	مَالٍ ،
اس کا بھائی	اس کے پاس	ناانصافی کیا گیا	عزت کے بارے میں	یا	مال میں

کہ جس نے اپنے بھائی کی عزت یا مال (کے معاملے میں) ناانصافی کی ہو

فَجَاءَ هُ	فَاسْتَحَلَّهُ	قَبْلَ	أَن	يُّؤْخَذَ	وَلَيْسَ
پس آئے اس کے پاس	پس معذرت کرلی اس سے	پہلے	یہ کہ	مواخذہ کیا جائے	اور نہیں

اور پھر اس کے پاس جا کر معذرت کرلی ہو، قبل اس کے کہ (وہ دن آجائے جس میں) اس کا مؤاخذہ کیا جائے اور جہاں دینار ہوگا نہ

ثُمَّ	دِيْنَارٌ	وَلَا دِرْهَمٌ،	فَإِنْ كَانَتْ	لَهُ	حَسَنَاتٌ ،	أُخِذَ	مِنْ حَسَنَاتِهِ،
پھر	دینار	اور نہ درہم	پس اگر ہو	اس کے لیے	بھلائیاں	لیا جائے گا	اس کی نیکیوں سے

درہم۔ (وہاں تو معاملہ یوں حل کیا جائے گا کہ) اگر اُس (ظالم) کے پاس نیکیاں ہوئیں تو اُس سے نیکیاں لے لی جائیں گی

وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ	لَّهُ	حَسَنَاتٌ،	حَمَلُوْا	عَلَيْهِ	مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ.
اور اگر نہ ہو	اس کیلیے	نیکیاں	ڈال دیئے جائیں گے	اس پر	اس کی برائیوں میں سے

اور اگر اُس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں، تو (مظلوم) لوگ اپنی برائیاں اُس پر ڈال دیں گے''۔(الصحیحة:3265)

سخت دل لوگ خسارے میں

(2513). عَنْ	عَمْرِو بْنِ حَبِيْبٍ	أَنَّهُ	قَالَ:
2513۔(روایت ہے)	عمر بن حبیبؓ سے	یقیناً وہ	انہوں نے کہا:

عمر بن حبیبؓ نے سعید بن خالد بن عمر بن عثمانؓ سے کہا:

لِسَعِيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ :	أَمَا	عَلِمْتَ	أَنَّ
سعید بن خالد بن عمرو بن عثمانؓ کے لیے:	کیا نہیں	جانتے آپ	یقیناً

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ	قَالَ:	”خَابَ	عَبْدٌ	وَخَسِرَ	لَمْ يَجْعَلِ
رسول اللہ ﷺ نے	فرمایا:	ناکام ہوا	بندہ	اور نقصان اُٹھایا	نہیں کیا

فرمایا: ”ایسا بندہ ناکام ونامراد ہوا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے

اللہُ تَعَالیٰ	فِیْ قَلْبِهِ	رَحْمَةً	لِلْبَشَرِ“.
اللہ تعالیٰ نے	اس کے دل میں	رحمت	کسی انسان کے لیے

انسانیت کے لیے نرمی نہیں رکھی“۔ (الصحیحۃ:456)

دنیا میں ہی مظلوم سے معذرت کرنا

(2514). عَنْ	أَبِیْ هُرَیْرَةَ	مَرْفُوْعاً:	”رَحِمَ اللهُ	عَبْداً	كَانَتْ
2514۔(روایت ہے)	ابو ہریرہؓ سے	مرفوع:	رحم کرے اللہ	غلام پر	ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس آدمی پر رحم کرے

لِأَخِیْهِ	عِنْدَهُ	مَظْلِمَةٌ	فِیْ عِرْضٍ	أَوْ	مَالٍ،
اس کا بھائی	اس کے پاس	ناانصافی کیا گیا	عزت کے بارے میں	یا	مال میں

کہ جس نے اپنے بھائی کی عزت یا مال (کے معاملے میں) ناانصافی کی ہو

فَجَاءَهُ	فَاسْتَحَلَّهُ	قَبْلَ	أَنْ	یُّؤْخَذَ	وَلَیْسَ
پس آئے اس کے پاس	پس معذرت کرلی اس سے	پہلے	یہ کہ	مواخذہ کیا جائے	اور نہیں

اور پھر اس کے پاس جا کر معذرت کرلی ہو، قبل اس کے کہ (وہ دن آجائے جس میں) اس کا مؤاخذہ کیا جائے اور جہاں دینار ہوگا نہ

ثُمَّ دِيْنَارٌ وَلَادِرْهَمٌ، فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ ، أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ،

پھر دینار اورنہ درہم پس اگر ہو اس کے لیے بھلائیاں لیا جائے گا اس کی نیکیوں سے

درہم۔(وہاں تو معاملہ یوں حل کیا جائے گا کہ) اگر اُس (ظالم) کے پاس نیکیاں ہوئیں تو اُس سے نیکیاں لے لی جائیں گی

وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ حَسَنَاتٌ، حَمَلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ.

اوراگرنہ ہو اس کیلیے نیکیاں ڈال دیئے جائیں گے اس پر اس کی برائیوں میں سے

اوراگر اُس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں،تو (مظلوم) لوگ اپنی برائیاں اُس پر ڈال دیں گے''۔(الصحیحة:3265)

متقی، ہدایت یافتہ، حاکم، عالم، معزز، غنی اور حقیر لوگوں کی علامات

(2515). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ''سَأَلَ

2515۔(روایت ہے) حضرت ابوہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: سوال کیا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مُوْسٰى رَبَّهٗ عَنْ سِتِّ خِصَالٍ كَانَ يَظُنُّ أَنَّهَا لَهٗ

موسیٰ نے اپنے رب سے چھ خصلتوں کے بارے میں وہ گمان کرتے تھے یقیناً وہ ان کے لیے

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے چھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا اوران کا خیال یہ تھا کہ یہ ان کے لیے

خَالِصَةٌ ، وَالسَّابِعَةُ لَمْ يَكُنْ مُوْسٰى يُحِبُّهَا: (1)قَالَ: يَارَبِّ !

خالص کرلیں اورساتویں نہ تھے موسیٰ پسند کرتے اس کو: انہوں نے کہا: اے میرے رب

خاص ہیں اورساتویں چیز کو حضرت موسیٰ ناپسند کرتے تھے۔(1) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب!

أَیُّ عِبَادِکَ أَتْقٰی ؟ قَالَ: الَّذِی یَذْکُرُ وَلَایَنْسٰی (2) قَالَ:

کونسا تیرا بندہ زیادہ متقی ہے؟ فرمایا: جو ذکر کرتا ہے اور نہیں وہ بھولتا (2) کہا

تیرا کون سا بندہ بہت زیادہ متقی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو مجھے یاد رکھتا ہے اور بھولتا نہیں۔(2) موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

فَأَیُّ عِبَادِکَ أَھْدٰی ؟ قَالَ : الَّذِی یَتَّبِعُ الْھُدٰی

تو کون سا تیرا بندہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے فرمایا: جو پیروی کرتا ہے ہدایت کی

تیرا کون سا بندہ بہت زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو (میری) ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

(3) قَالَ: اَیُّ عِبَادِکَ أَحْکَمُ ؟ قَالَ : الَّذِی یَحْکُمُ

(3) کہا: کون سا تیرا بندہ زیادہ انصاف کرنے والا ہے؟ فرمایا: جو فیصلہ کرتا ہے

(3) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ منصف ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگوں کے لیے اسی طرح فیصلہ کرتا ہو،

لِلنَّاسِ کَمَا یَحْکُمُ نَفْسِہٖ (4) قَالَ: فَأَیُّ عِبَادِکَ

لوگوں میں جیسا کہ فیصلہ کرتا ہے اپنی جان کے لیے (4) کہا: تو کون سا تیرا بندہ

جس طرح اپنی ذات کے لیے فیصلہ کرتا ہے۔(4) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیرا کون سا بندہ

أَعْلَمُ ؟ قَالَ: الَّذِی لَایَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ ، یَجْمَعُ عِلْمَ النَّاس

زیادہ علم رکھتا ہے؟ فرمایا: جو نہیں سیر ہوتا علم سے جمع کرتا ہے علم کو لوگوں کے

زیادہ علم والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا جو علم سے سیر نہیں ہوتا اور لوگوں کے علم کو

اِلٰی عِلْمِہٖ (5) قَالَ: فَأَیُّ عِبَادِکَ أَعَزُّ ؟ قَالَ: الَّذِی

طرف اپنے علم کے (5) کہا: تو کون سا تیرا بندوں میں زیادہ عزت والا ہے فرمایا: جو

اپنے علم کی طرف جمع کرتا ہے۔(5) موسیٰ علیہ السلام نے کہا تیرا کون سا بندہ زیادہ معزز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: جو

اِذَا	قَدَرَ	غَفَرَ	(6)	قَالَ:	فَأَیُّ عِبَادِکَ	أغْنیٰ ؟
جب	قدر پائے	معاف کردے	(6)	کہا:	تو کون سا تیرے بندوں میں سے	زیادہ مالدار ہے؟

(مقابل پر) قدرت پانے کے بعد معاف کردے۔ (6) موسیٰ علیہ السلام نے کہا تیرا کون سا بندہ زیادہ مالدار ہے؟

قَالَ :	الَّذِی	یَرْضٰی	بِمَا	یُوْتیٰ	(7)	قَالَ:	فَأَیُّ عِبَادِکَ
فرمایا:	جو	راضی ہوجائے	ساتھ اس کے جو	دیا جائے	(7)	کہا:	تو کون سا تیرا بندہ

اللہ تعالیٰ نے کہا: جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ دیا جائے وہ اُس پر راضی ہوجائے۔ (7) موسیٰ علیہ السلام تیرا کون سا بندہ

أفْقَرُ ؟	قَالَ:	صَاحِبٌ	مَنْقُوْصٌ	قَالَ:	رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ
سب سے زیادہ فقیر ہے؟	فرمایا:	صاحب (مال)	مال کو کم سمجھنے والا	فرمایا:	رسول اللہ ﷺ نے

سب سے زیادہ فقیر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: جو صاحب (یعنی مالدار اپنے مال کو) کم سمجھنے والا (اور مزید طلب کرنے والا ہو) پھر

لَیْسَ	الْغِنٰی	عَنْ ظَھْرٍ	اِنَّمَا	الْغِنٰی	غِنَی	النَّفْسِ	وَاِذَا
نہیں	مال داری	ظاہر کی	یقیناً	مال داری	مال داری ہے	دل کی	اور جب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مالداری (اور بے نیازی) کو غنی نہیں کہتے غنی تو دل کا غنی ہوتا ہے، جب

أَرَادَ	اللّٰہُ	بِعَبْدٍ	خَیْراً ،	جَعَلَ	غِنَاہُ	فِی نَفْسِہٖ ،
ارادہ کرتا ہے	اللہ	بندے سے	بھلائی کا	کردیتا ہے	غنی اس کو	اپنے آپ میں

اللہ تعالیٰ کسی بندے کے حق میں خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے نفس میں غنی اور دل میں

وَتُقَاہُ	فِی قَلْبِہٖ ،	وَاِذَا	أَرَادَ	اللّٰہُ	بِعَبْدٍ
اور تقویٰ پیدا کرتا ہے	اس کے دل میں	اور جب	ارادہ کرتا ہے	اللہ	کسی بندے سے

تقویٰ پیدا کردیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے حق میں شرّ کا ارادہ کرتا ہے

شَرًّا	جَعَلَ	فَقْرَهُ	بَيْنَ	عَيْنَيْهِ".	
شر کا	کرتا ہے	اس کی فقیری کو	درمیان	اس کی دونوں آنکھوں کے	

تو اس کی فقیری کو اس کی پیشانی پر رکھ دیتا ہے"۔(الصحیحة:3350)

مسلمان سے لڑنا کفر اور اس کو گالی دینا فسق ہے

(2516).	عَنْ	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ	قَالَ :	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :
2516۔(روایت ہے)		عبداللہ ابن مسعودؓ سے	کہا:	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا

"سِبَابُ	الْمُسْلِمِ	اَخَاهُ	فُسُوْقٌ ،	وَقِتَالُهُ	كُفْرٌ	وَحُرْمَةُ
گالی دینا	مسلمان کا	اپنے بھائی کو	فسق ہے	اور قتل کرنا اس کا	کفر ہے	اور حرمت

فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے اور اس کے مال کی حرمت

مَالِهِ	كَحُرْمَةِ	دَمِهِ . "
اس کے مال کی	جیسا کہ حرمت ہے	اس کے خون کی

اُس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔"(الصحیحة:3947)

ہر انسان کا نصیب اس کی گردن میں ہے

(2517).	عَنْ	جَابِرٍ ،	قَالَ:	سَمِعْتُ	رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
2517۔(روایت ہے)		جابرؓ سے	کہتے ہیں:	سنا میں نے	رسول اللہ ﷺ سے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

يَقُوْلُ: "طَائِرُ كُلِّ اِنْسَانٍ فِيْ عُنُقِهِ" تَفْسِيْرُ:

آپ فرماتے تھے: خیر یا شر ہر انسان کا اس کی گردن میں ہے" تفسیر ہے:

:"ہر انسان کے خیر یا شر کا حصہ اُس کے گلے میں لگا دیا گیا ہے"۔ یہ اللہ کے فرمان "اور ہم نے ہر انسان کی

"وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طَائِرَهُ فِيْ عُنُقِهِ".

اور ہر انسان کی لٹکا دی ہم نے اس کی خیر یا شر (قسمت) اس کی گردن میں

برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے" کی تفسیر ہے۔ (الصحیحۃ:1907)

سفید بالوں کو رنگنا

(2518). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : دَخَلَتْ يَهُوْدُ عَلٰى

2518۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے کہتے ہیں: داخل ہوئے یہودی اوپر

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں: کچھ یہودی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، فَسَأَلَ عَنْهُمْ ؟ فَقَالُوْا: يَهُوْدُ يَارَسُوْلَ اللهِ!

رسول اللہ ﷺ کے تو سوال کیا ان سے؟ تو انہوں نے کہا: یہودی ہیں اے اللہ کے رسول!

آپ ﷺ نے اُن کے بارے میں دریافت کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ یہودی ہیں اور یہ اپنے

وَهُمْ لَايَصْبِغُوْنَ الشَّعْرَ ، فَقَالَ: "غَيِّرُوْا سِيْمَا الْيَهُوْدِ وَلَاتُغَيِّرُوْا بِسَوَادٍ.

اور وہ نہیں وہ رنگتے بال تو فرمایا: بدل دو نشانی یہود کی اور نہ تم بدلو سیاہ سے

بالوں کو نہیں رنگتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہودیوں کی نشانی کو بدل دو، لیکن سیاہ رنگت سے مت بدلو"۔ (الصحیحۃ:3324)

اولاد سے مساوی سلوک کرنا

2519). عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ ،

2519۔(روایت ہے) انسؓ سے فرمایا: تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ایک آدمی

حضرت انسؓ کہتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا

فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، ثُمَّ

تو آیا اس کا بیٹا تو اس نے بوسہ دیا اس کو اور بٹھالیا اس کو اوپر اپنی ران کے پھر

اُس کے پاس اُس کا بیٹا آیا اُس نے اُس کو بوسہ دیا اور اسے اپنی ران پر بیٹھالیا پھر اُس کی بیٹی پہنچ گئی،

جَاءَتْ بِنْتٌ لَهُ فَأَجْلَسَهَا اِلٰى جَنْبِهِ ، قَالَ: " فَهَلَّا

آئی بیٹی تو بٹھایا اس کو طرف اپنے پہلو کے فرمایا: تو کیوں نہیں

اُس نے اُس کو اپنے پہلو میں بیٹھالیا آپ ﷺ نے فرمایا:

عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا ؟ "

تو نے انصاف کیا ان کے درمیان؟

''تو نے ان دونوں کے درمیان انصاف کیوں نہیں کیا؟''۔(الصحیحة:3098)

منافق کی علامتیں

2520). عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَرْفُوْعًا : "فِى الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ ،

2520۔(روایت ہے) جابر بن عبداللہؓ سے مرفوع : منافق میں تین باتیں ہیں

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''منافق میں تین (خامیاں) ہوتی ہیں:

اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ،

جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے

جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے

وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ "

اور جب امانت رکھوائی جائے خیانت کرے

اور جب اُس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے"۔(الصحیحة:1998)

قیلولہ کرنے کا حکم اور وجہ

(2521). عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ : "قِيلُوا

2521۔(روایت ہے) انسؓ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے: قیلولہ کیا کرو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیلولہ کیا کرو کیونکہ

فَاِنَّ الشَّيَاطِينَ لَاتَقِيلُ ".

پس یقیناً شیاطین نہیں قیلولہ کرتے

شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔"(الصحیحة:1647)

یتیم کی کفالت کا اجر و ثواب

(2522). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا :" كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ

2522۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے مرفوع : کفالت کرنے والا یتیم کی اپنے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے یا کسی غیر کے یتیم کی پرورش کرنے والا								
أَوْ	لِغَيْرِهِ	أَنَا	وَهُوَ	كَهَاتَيْنِ	فِي الْجَنَّةَ	اِذَا	اتَّقَى	
یا	غیر کی	میں	اور وہ	جیسے وہ دونوں ہیں	جنت میں	جب کہ	ڈرنے والا ہو	
اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ بشرطیکہ وہ اللہ ڈرنے والا ہو''۔								
اللهَ''	وَأَشَارَ	مَالِكٌ	بِالسَّبَّابَةِ	وَالْوُسْطَى.				
اللہ سے	اور اشارہ کیا	مالک نے	شہادت کی انگلی	اور درمیانی۔				
امام مالک نے انگشتِ شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا۔ (الصحيحة:962)								

کیا شعر و شاعری قابل نفرت ہے

(2523). عَنْ	نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ،	قَالَ :	قِيْلَ	لِعَائِشَةَ :			
2523۔(روایت ہے)	نوفل بن ابو عقربؓ سے	اُس نے کہا:	پوچھا گیا	عائشہؓ سے:			
نوفل بن ابو عقرب کہتے ہیں: حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا:							
أَكَانَ	يُتَسَامَعُ	عِنْدَ	رَسُوْلِ اللهِ ﷺ	الشِّعْرُ ؟	قَالَتْ:	كَانَ	
کیا تھے	سنے جاتے	پاس	رسول اللہ ﷺ کے	شعر؟	انہوں نے کہا:	تھے	
کیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اشعار سنے جاتے تھے؟ انہوں نے کہا:							
أَبْغَضَ	الْحَدِيْثِ	اِلَيْهِ.					
سب سے زیادہ نفرت والی	بات	طرف ان کے					
یہ تو آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ نفرت والی بات تھی۔ (الصحيحة:3095)							

گھر والوں سے اجازت لینے کا طریقہ

(2524). عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ اِذَا جَاءَ

2524۔(روایت ہے) عبداللہ بن بسرؓ سے ساتھی نبی ﷺ کے فرمایا: تھے جب آتے

صحابی رسول ﷺ حضرت بن بسرؓ کہتے ہیں: جب آپ ﷺ دروازے کے پاس آتے

اَلْبَابَ يَسْتَأذِنُ لَمْ يَسْتَقْبِلْهُ يَقُوْلُ :

دروازے پر اجازت طلب کرتے نہیں سامنے کھڑے ہوتے تھے اس کے وہ کہتے ہیں:

تو اجازت طلب کرتے اور سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔وہ کہتے ہیں:

يَمْشِيْ مَعَ الْحَائِطِ حَتّٰى يَسْتَاذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهُ

وہ چلتے تھے ساتھ دیوار کے یہاں تک کہ اجازت لیتے تو اجازت دی جاتی ان کو

آپ ﷺ دیوار کے ساتھ چلتے حتی کی اجازت لے لیتے پھر یا تو آپ ﷺ کو اجازت دی جاتی

أوْ يَنْصَرِفُ .

یا وہ پلٹ جاتے تھے

یا پھر آپ ﷺ پلٹ جاتے تھے۔(الصحيحة:3003)

دستک دینے کا طریقہ

(2525). عَنْ أنَسِ بْنِ مَالِكٍ : كَانَ بَابُهُ يَقْرَعُ بِالْاَظَافِيْرِ.

2525۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے تھا دروازہ ان کا کھٹکھٹایا جاتا ناخنوں سے

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹایا جاتا تھا۔(الصحيحة:2092)

اجازت سے پہلے کسی کے گھر میں جھانکنا منع ہے

2526). عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "مَنْ

2526۔(روایت ہے) حضرت ابوذرؓ سے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے

کَشَفَ سِتْراً فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ أَنْ یُّؤْذَنَ

اُٹھایا پردہ پھر داخل کی نگاہ اپنی گھر میں پہلے اس سے کہ اجازت دی جائے

(کسی کے گھر کا) پردہ اٹھایا اور اجازت سے پہلے

لَهُ، فَرَأَی عَوْرَةَ أَهْلِهٖ، فَقَدْ أَتٰی حَدًّا لَا

اس کے لیے پس دیکھ لیا پردہ کی چیزوں کو گھر والوں کی پس تحقیق آیا حد کو نہیں

گھر میں دیکھنے لگا اور گھر والوں کی پردہ والی چیزوں کو دیکھ لیا تو اس نے ایسی حد کا ارتکاب کیا،

یَحِلُّ لَهُ أَنْ یَّأْتِیَهُ لَوْ أَنَّهُ حِیْنَ أَدْخَلَ بَصَرَه

حلال تھی اس کے لیے یہ کہ آئے اس کے پاس اگر یقیناً اس کو جس وقت داخل کی نظر اپنی

جو اس کے لیے حلال نہیں تھی۔ اگر (اسی دوران) جبکہ وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کوئی آدمی اس کے

اُسْتَقْبَلَهُ رَجُلُ فَفَقَأَ عَیْنَهُ مَا عَیَّرْتُ

سامنے آتا ہے اس کے آدمی پس پھوڑ دیتا ہے نگاہ اس کی نہیں میں عیب لگاؤں گا

سامنے آتا ہے اور اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو میں اس پر کوئی عیب نہیں لگاؤں گا۔

عَلَیْهِ، وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ

اس پر اور اگر گزرے آدمی اوپر دروازے کے نہیں پردہ ہوتا اس کے لیے

ہاں اگر کوئی شخص ایسے دروازے کے پاس سے گزرتا ہے جس پر نہ کوئی پردہ ہوتا ہے
غَیرِ مُغْلَقٍ فَنظَرَ فَلَا خَطِیْئَۃَ عَلَیهِ ، اِنَّمَا الْخَطِیْئَۃُ
نہیں بند ہوتا پس دیکھے تونہیں خطا اس پر بے شک خطا
اور نہ وہ بند ہوتا ہے تو ایسے گھر کے اندر دیکھنے میں دیکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہوگا،
عَلٰی أَهْلِ الْبَیْتِ".
اوپر گھر والوں کے لیے
البتہ گھر والوں پر گناہ ہوگا"۔(الصحیحة:3463)

آپ ﷺ کے پیچھے فرشتوں کا چلنا
(2527). عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ: كَانَ اِذَا مَشٰی مَشٰی
2527۔(روایت ہے) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے تھے جب چلتے چلتے
حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چلتے
أَصْحَابُهُ أَمَامَهُ ، وَتَرَكُوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ .
آپ کے صحابہ آپ کے آگے اور چھوڑ دیتے آپ کی پشت کو فرشتوں کے لیے۔
تو آپ کے صحابہ آپ کے آگے چلتے، آپ کی پیٹھ کو فرشتوں کے چھوڑ دیتے۔(الصحیحة:2087)

فاسق کے بیانات کی تحقیق کرنا					
(2528). عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ		قَالَ:		كَانَ بَعَثَ
2528۔(روایت ہے)	حضرت ابن عباسؓ سے		کہتے ہیں:		بھیجا تھا
حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:					
الْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ	اِلٰى	بَنِى الْمُصْطَلِقِ		لِيَأْخُذَ	مِنْهُمْ
ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو	طرف	بنی المطلق کے		تا کہ وہ لے لیں	ان سے
رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنو مصطلق کی طرف صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا۔					
الصَّدَقَاتَ	وَأَنَّهُ	لَمَّا	أَتَاهُم	الْخَبَرُ	فَرِحُوْا ، وَخَرَجُوْا
صدقات	اور بے شک وہ	جب	آئے ان کے پاس	خبر	سب خوش ہوئے اور نکلے
جب اُن لوگوں کو اِن کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ بہت خوش ہوئے					
لِيَتَلَقَّوْا	رَسُوْلَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	وَأَنَّهُ	لَمَّا	حُدِّث
تا کہ وہ استقبال کریں	پیامبر کا	اللہ کے رسول کے	اور یقیناً	جب	بتایا گیا
اور رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے استقبال کے لیے باہر نکلے، لیکن جب ولید کو ان کے استقبال کے طور پر باہر نکلنے کا بتلایا گیا					
الْوَلِيْد	أَنَّهُمْ	خَرَجُوْا	يَتَلَقَّوْنَهُ	رَجَعَ	اِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
ولید کو	بے شک وہ	سب نکلے	استقبال کریں آپ کا	لوٹ آئے	طرف رسول اللہ کے ﷺ
تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے اور کہا:					
فَقَالَ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!	اِنَّ	بَنِى الْمُصْطَلِقِ	قَدْ	مَنَعُوْا الصَّدَقَةَ
پس کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ	یقیناً	بنی المصطلق نے	تحقیق	روک لیا صدقہ

اے اللہ کے رسول ﷺ! بنو مصطلق نے صدقہ روک لیا ہے۔

فَغَضِبَ   رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ   مِنْ ذٰلِکَ   غَضَباً   شَدِیْداً   فَبَیْنَمَا   هُوَ

پس غصہ آیا   رسول اللہ ﷺ کو   اس سے   غصہ   شدید   پس اسی اثنا میں   وہ

رسول اللہ ﷺ کو اس پر بہت غصہ آیا، ابھی آپ ان کے خلاف جہاد کا سوچ ہی رہے تھے

یُحَدِّثُ   نَفْسَهُ   أَنْ   یَّغْزُوَهُمْ   اِذْ   أَتَاهُ   الْوَفْدُ،

باتیں کر رہے تھے   اپنے آپ سے   یہ کہ   جہاد کریں ان سے   تب   آیا ان کے پاس   وفد

کہ (بنو مصطلق) کا وفد آپ کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے کہا:

فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ   اِنَّا   حُدِّثْنَا   أَنَّ   رَسُوْلَکَ

تو انہوں نے کہا   اے اللہ کے رسول ﷺ   بے شک   ہمیں خبر ملی ہے   یقیناً   قاصد آپ کا

اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ کا قاصد نصف طریق سے واپس لوٹ آیا ہے

رَجَعَ   مِنْ نِصْفِ   الطَّرِیْقِ،   وَاِنَّا   خَشِیْنَا   أَنْ   یَّکُوْنَ   اِنَّمَا

لوٹ آیا   آدھے سے   راستے سے   اور یقیناً   ہم ڈر گئے   یہ کہ   ہو   بے شک

اور ہم ڈر گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کو ہم پر غصہ آیا ہو،

رَدَّهُ   کِتَابٌ   جَاءَهُ   مِنْکَ   لِغَضَبٍ   غَضِبْتَهُ

واپس بلا لیا ہوگا   خط سے   آیا ہے اس کے پاس   تیری طرف سے   غصے سے   غصہ کیا آپ نے

جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے قاصد کو رقعہ لکھ کر واپس بلا لیا ہو،

عَلَیْنَا،   وَاِنَّا   نَعُوْذُ   بِاللّٰهِ   مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ   وَغَضَبِ   رَسُوْلِهِ

ہم پر اور   یقیناً ہم   ہم پناہ مانگتے ہیں   اللہ کی   اللہ کے غصے سے   اور غصے سے   اس کے رسول کے

ہم تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔
وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْتَبَهُمْ وَهَمَّ بِهِمْ فَأَنْزَلَ
اور بے شک رسول اللہ راضی کرلیا اُن کو حالانکہ ارادہ کیا تھا (جنگ کا) ان سے تو نازل کیا
رسول اللہ ﷺ نے اُن کو راضی کیا حالانکہ آپ ﷺ (ان کے خلاف جنگ کرنے کا) ارادہ کر چکے تھے۔
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عُذْرَهُمْ فِي الْكِتَابِ "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اللہ عزوجل نے عذران کا کتاب میں "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
اللہ تعالیٰ نے (اپنی) کتاب میں اُن کا عذر نازل فرمایا۔
اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا
اگر لے کے آئے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو تحقیق کرلیا کرو یہ کہ نہ تم پہنچا دو
"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہیں کوئی خبر دے تو تم اُس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو
قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ". (الحجرات:6)
کسی گروہ کو لاعلمی سے پھر اٹھانا پڑے اوپر اُس کے جو تم نے کیا ندامت۔
کہیں ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پریشان ہونا پڑے"۔ (الصحيحة:3088)
رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کی معاونت کرنا
(2529). عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
2529۔ (روایت ہے) انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہوں نے کہا: تھے رسول اللہ ﷺ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رحم کرنے والے تھے۔

رَحِيماً، كَانَ لَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ إِلَّا وَعَدَهُ ، وَأَنْجَزَ

رحم کرنے والے نہیں آتا تھا ان کے پاس کوئی ایک مگر وعدہ کر لیتے اس سے اور پورا کر دیتے

جو کوئی بھی آپ کے پاس آتا آپ اُس سے وعدہ کر لیتے تھے

لَهُ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ، وَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِثَوْبِهِ ،

اس کے لیے اگر ہوتا آپ کے پاس اور آیا ایک بدو پس پکڑ لیا کپڑا آپ کا

اور اگر آپ کے پاس کوئی چیز ہوتی تو فوراً پورا کر دیتے تھے۔ (ایک دفعہ) ایک بدو آپ کے پاس آیا آپ کا کپڑا پکڑ لیا

فَقَالَ: إِنَّمَا بَقِيَ مِنْ حَاجَتِي يَسِيرَةٌ ، وَأَخَافُ

تو کہا: بے شک باقی ہے میری ضرورت سے کچھ تھوڑا سا اور میں ڈرتا ہوں

اور کہا: میری تھوڑی سی ضرورت باقی ہے اور مجھے اندیشہ ہے

أُنْسَاهَا ، فَقَامَ مَعَهُ حَتَّى فَرَغَ

میں بھول جاؤں اس کو تو کھڑے ہوئے اس کے ساتھ یہاں تک کہ فارغ ہوئے

کہ کہیں بھول نہ جاؤں۔ سو آپ اُس کے ساتھ چلے حتی کہ اُس کی ضرورت سے فارغ ہوئے

مِنْ حَاجَتِهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَصَلَّى .

اس کی ضرورت سے پھر تشریف لائے پھر نماز پڑھی

پھر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ (الصحيحة:2094)

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کیسے ممکن ہے؟

(2530). عَنْ	خَادِمٍ	لِلنَّبِيِّ ﷺ	رَجُلٍ	أَوِ	امْرَأَةٍ	قَالَ :	
2530۔روایت ہے	خادم سے	نبی ﷺ کے	ایک مرد	یا	ایک عورت سے	اس نے کہا	

نبی کریم ﷺ کے خادم یا خادمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

كَانَ	مِمَّا	يَقُولُ	لِلْخَادِمِ:	"أَلَكَ	حَاجَةٌ ؟ "	قَالَ:
تھے	اس میں سے جو	وہ کہتے	خادم سے:	"کیا تیرے لیے	کوئی ضرورت ہے"	کہا اُس نے

آپ ﷺ خادم کو جو کچھ کہا کرتے تھے، اس میں سے ایک بات یہ تھی: (آپ ﷺ پوچھتے): "کیا تیری کوئی ضرورت ہے؟"

حَتّٰى	كَانَ	ذَاتَ يَوْمٍ	فَقَالَ:	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ !	حَاجَتِي	قَالَ:
یہاں تک کہ	تھا	ایک دن	تو کہا:	اے اللہ کے رسول ﷺ !	میری ضرورت	فرمایا

بالآخر ایک دن خادم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! میری ایک حاجت ہے۔

"وَمَا	حَاجَتُكَ ؟ "	قَالَ:	حَاجَتِي	أَنْ تَشْفَعَ
"اور کیا ہے	تیری ضرورت؟ "	اس نے کہا:	میری ضرورت ہے	یہ کہ آپ سفارش کریں

آپ ﷺ نے پوچھا: "تیری کیا حاجت ہے؟" اس نے کہا: میری حاجت یہ ہے کہ آپ ﷺ روز قیامت میری شفاعت

لِي	يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،	قَالَ:	"وَمَنْ	دَلَّكَ	عَلٰى هٰذَا ؟ "
میرے لیے	دن قیامت کے	فرمایا	اور کس نے	راہ نمائی کی تیری	اوپر اس کے

فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس (مطالبے پر) تیری رہنمائی کس نے کی؟" اُس نے کہا:

قَالَ:	رَبِّي	قَالَ: " أَمَّا لَا ،	فَأَعِنِّي	بِكَثْرَةِ	السُّجُوْدِ.
اُس نے کہا	میرے رب نے	فرمایا: کیوں نہیں	پس مدد کرو میری	کثرت سے	سجدوں کی۔

(2533). عَنْ خَادِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ قَالَ :

2533۔روایت ہے خادم سے نبی ﷺ کے ایک مرد یا ایک عورت سے اس نے کہا

دربار نبوی ﷺ میں لوگوں کا احترام

(2531). عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : كَانَ لَايُدْفَعُ عَنْهُ

2531۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے نہیں دھکیلا جاتا تھا آپ ﷺ سے

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ سے لوگوں کو دھکیلا جاتا تھا

النَّاسُ ، وَلَا يُضْرَبُوْا عَنْهُ .

لوگوں کو اور نہ مارا جاتا تھا ان کو۔

اور نہ مارا جاتا تھا۔(الصحیحة:2107)

آپ ﷺ کا ضعیف صحابہ کا خیال رکھنا

(2532). عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ: كَانَ ﷺ يَتَخَلَّفُ الْمَسِيْرَةِ

2532۔(روایت ہے) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے: تھے ﷺ پیچھے رہتے چلنے میں

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے آپ ﷺ چلنے میں پیچھے رہتے ،

فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ ، وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُمْ.

پس لے کے چلتے ضعیف کو اور پیچھے بٹھاتے اور دعا کرتے اُن کے لیے

کمزور کو چلاتے اور اپنے پیچھے بٹھاتے تھے اور صحابہ کے لیے دعا کرتے تھے۔(الصحیحة:2120)

میرے پروردگار نے آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! تو پھر تو سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر۔" (الصحیحة:2102)

نبی کریم ﷺ کے خادم یا خادمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

کَانَ مِمَّا یَقُوْلُ لِلْخَادِمِ: "أَلَکَ حَاجَةٌ ؟" قَالَ:

تھے اس میں سے جو وہ کہتے خادم سے: "کیا تیرے لیے کوئی ضرورت ہے" کہا اُس نے

آپ ﷺ خادم کو جو کچھ کہا کرتے تھے، اس میں سے ایک بات یہ تھی: (آپ ﷺ پوچھتے): "کیا تیری کوئی ضرورت ہے؟"

حَتّٰی کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! حَاجَتِی قَالَ:

یہاں تک کہ تھا ایک دن تو کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ضرورت فرمایا

بالآخر ایک دن خادم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ایک حاجت ہے۔

"وَمَا حَاجَتُکَ ؟" قَالَ: حَاجَتِی أَنْ تَشْفَعَ

"اور کیا ہے تیری ضرورت؟" اس نے کہا: میری ضرورت ہے یہ کہ آپ سفارش کریں

آپ ﷺ نے پوچھا: "تیری کیا حاجت ہے؟" اس نے کہا: میری حاجت یہ ہے کہ آپ ﷺ روز قیامت میری شفاعت

لِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، قَالَ: "وَمَنْ دَلَّکَ عَلٰی ھٰذَا ؟"

میرے لیے دن قیامت کے فرمایا اور کس نے راہ نمائی کی تیری اوپر اس کے

فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس (مطالبے پر) تیری رہنمائی کس نے کی؟" اُس نے کہا:

قَالَ: رَبِّی قَالَ:" أَمَالَا ، فَأَعِنِّی بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

اُس نے کہا میرے رب نے فرمایا: کیوں نہیں پس مدد کرو میری کثرت سے سجدوں کی۔

میرے پروردگار نے آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! تو پھر تو سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر۔" (الصحیحة:2102)

رسول اللہ ﷺ کا اپنی ضروریات خود پوری کرنا

(2534). عَنْ	ابْنِ عَبَّاسٍ:	كَانَ ﷺ	يَجْلِسُ	عَلَى الأَرْضِ
2534۔(روایت ہے)	ابن عباسؓ سے	تھے رسول اللہ ﷺ	بیٹھ جاتے	زمین پر

حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے،

وَيَأْكُلُ	عَلَى الأَرْضِ،	وَيَعْتَقِلُ	الشَّاةَ،
اور کھاتے تھے	اوپر زمین کے	اور وہ باندھ (کر دوہتے تھے)	بکریوں کو

زمین پر بیٹھ کر ہی کھاتے تھے بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے،

وَيُجِيبُ	دَعْوَةَ	الْمَمْلُوكِ	عَلَى	خُبْزِ	الشَّعِيرِ.
اور قبول کرتے	دعوت	غلام کی	اوپر	روٹی کے	جو کی۔

اور جو کی روٹی کی دعوت دینے والے غلام کی دعوت قبول کر لیتے تھے۔(الصحيحة:2125)

(2535). عَنْ	أَبِي أَيُّوبَ:	كَانَ ﷺ	يَرْكَبُ	الْحِمَارَ
2535۔(روایت ہے)	حضرت ابوایوبؓ	تھے نبی ﷺ	سوار ہوتے	گدھے پر

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ گدھے پر سوار تھے،

وَيَخْصِفُ	النَّعْلَ	وَيَرْقَعُ	الْقَمِيصَ	وَيَقُولُ:	"مَنْ رَغِبَ
اور سلائی کرتے	جوتے کی	اور پیوند لگاتے	قمیض کو	اور کہتے:	جس نے اعراض کیا

جوتا سلائی کرتے تھے اور قمیض کو خود ہی پیوند لگا لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

عَنْ سُنَّتِي	فَلَيْسَ	مِنِّي".
میری سنت سے	تو نہیں ہے	مجھ سے۔

’’جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں‘‘ ۔(الصحیحۃ:2130)

رسول اللہ ﷺ کا خندق کھودنے میں شریک ہونا

(2536). عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ

2536۔(روایت ہے) براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا دن یوم الاحزاب کا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ غزوہ احزاب

(وَفِي رِوَايَةٍ : يَوْمَ الْخَنْدَقِ) يَنْقُلُ التُّرَابَ ، وَلَقَدْ وَارَى

اور ایک روایت میں ہے دن خندق کا وہ اُٹھا رہے تھے مٹی اور البتہ تحقیق چھپا دیا

اور ایک روایت کے مطابق غزوہ خندق والے دن ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے

التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ (وَفِي رِوَايَةٍ : شَعْرَ صَدْرِهِ)

مٹی نے سفیدی کو آپ کے پیٹ کی اور ایک روایت میں ہے: بالوں کو آپ کے سینے کے

مٹی نے آپ ﷺ کے پیٹ مبارک کی سفیدی کو (اور ایک روایت کے مطابق سینہ مبارک کے بالوں کو) چھپا دیا تھا

وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ

اور تھے آدمی بہت زیادہ بالوں والے اور وہ رجز یہ شعر پڑھ رہے رجز

آپ ﷺ بہت زیادہ بالوں والے تھے اور اس وقت آپ ﷺ حضرت حضرت عبداللہ بن رواحہ کے (درج ذیل)

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ:

عبداللہ ابن رواحہ کی اور وہ:

رجز یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

وَاللهِ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

اللہ کی قسم اگر نہ ہوتے آپ نہ ہدایت ملتی ہمیں

اللہ کی قسم! اگر نہ ہوتے آپ ﷺ تو ہمیں ہدایت نہ ملتی

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے

نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے

فَأَنْزِلَنُا سَكِينَةً، عَلَيْنَا

پس نازل کر ہم سکینت اوپر ہمارے

(اے اللہ!) ہم پر سکینت نازل فرما

وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا

اور ثابت رکھ قدموں کو اگر ہماری مڈبھیڑ ہو

اور اگر (دشمن سے) مڈبیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا

اِنَّ الْأُلٰى قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا

بے شک ظالموں نے تحقیق زیادتی کی ہے ہم پر

بیشک ظالموں نے ہم پر زیادتی کی ہے

اِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا

جب ارادہ کریں فتنے کا انکار کردیں گے ہم انکار کردیں گے ہم

جب وہ (ہمارے دین میں) فتنہ ڈالنا چاہیں گے تو ہم انکار کر دیں گے انکار کر دیں گے"۔

وَيَرْفَعُ	بِهَا	صَوْتَهُ.	(وَفِي رِوَايَةٍ :	"بَغَوْا"	مَكَانَ	أَبَوْا".)
اور بلند کرے	اس کے ساتھ	آواز اپنی	اور ایک روایت میں ہے	بَغَوْا ہے	جگہ	أَبَوْا کی

یہ جملہ کہتے وقت آپ ﷺ اپنی آواز بلند کرتے تھے۔ ایک روایت میں ابوا کی جگہ بغوا ہے ,(الصحيحة:3242)

ابتدائے رات کو بچوں کی حفاظت کرنا

(2537).	عَنْ	جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ،	قَالَ:	قَالَ	رَسُولُ اللهِ ﷺ :
2537۔(روایت ہے)		حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے	فرمایا	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "

"كُفُّوا	صِبْيَانَكُمْ	عِنْدَ	فَحْمَةِ	الْعِشَاءِ	وَإِيَّاكُمْ
روکے رکھو	اپنے بچوں کو	نزدیک	تاریکی کے ابتدا کی	رات کی	اور بچو تم

رات کی ابتدائی تاریکی کے وقت اپنے بچوں کو (گھروں میں) روکے رکھو

وَالسَّمَرَ	بَعْدَ	هَدْأَةِ	الرِّجْلِ	فَإِنَّكُمْ	لَا	تَدْرُونَ	مَا
رات کو گفتگو سے	بعد	سونے کے	لوگوں کے	پس یقیناً تم	نہیں	تم جانتے	کیا

اور رات کو لوگوں کے سو چکنے کے بعد گفتگو سے بچو، کیونکہ تم نہیں جانتے

يَبُثُّ	اللهُ	مِنْ خَلْقِهِ	فَأَغْلِقُوا	الْأَبْوَابَ	وَأَطْفِئُوا
پھیلا دیتا ہے	اللہ	اپنی مخلوق میں سے	پس بند کر دیا کرو	دروازے	اور بجھا دیا کرو

کہ اللہ تعالیٰ اپنی کون سی مخلوق کو (زمین پر) پھیلا دیتا ہے۔ (رات کو) دروازے بند کر دیا کرو

الْمِصْبَاحَ	وأَكْفِئُوا	الإِنَاءَ	وَأَوْكُوا	السِّقَاءَ".	
چراغ	اور اُلٹے کر دیا کرو	برتن	اور بند کردو	منہ مشکیزے کا۔	

چراغ بجھا دیا کرو اور برتن الٹے کر دیا کرو اور مشکیزے کا منہ بند کر دیا کرو"۔ (الصحیحة:3454)

نبی کریم ﷺ کا حسن و حسین رضی اللہ عنہ کا خیال رکھنا

(2538). عَنْ	اَبِی هُرَیْرَةَ	قَالَ :	كُنَّا	نُصَلِّی	مَعَ
2538۔(روایت ہے)	ابو ہریرہؓ سے	انہوں نے کہا	تھے ہم	نماز پڑھتے	ساتھ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشا ادا کر رہے تھے

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ	الْعِشَاءَ،	فَإِذَا	سَجَدَ	وَثَبَ	الْحَسَنُ	وَالْحَسَيْنُ
رسول اللہ ﷺ کے	عشاء کی	تو جب	سجدہ کرتے	چڑھ گئے	حسن	اور حسین

اچانک حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم آپ کی پشت پر چڑھ گئے۔

عَلٰی	ظَهْرِهِ،	وَإِذَا	رَفَعَ	رَأْسَهُ	أَخَذَهُمَا	بِیَدِهِ
اوپر	آپ کی پشت کے	اور جب	اُٹھا لیتے	سر اپنا	پکڑتے ان دونوں کو	اپنے ہاتھ

جب آپ ﷺ سر مبارک اٹھاتے تو

مِنْ خَلْفِهِ	أَخْذًا	رَفِيْقًا	فَوَضَعَهُمَا	وَضْعًا	رَفِيْقًا
اپنے پیچھے سے	رکھ دیتے	نرمی سے	پھر رکھ دیتے ان دونوں کو	رکھنا	نرمی سے

ان کو پیچھے سے نرمی سے پکڑ لیتے اور بڑی ہی شفقت سے ان کو زمین پر رکھ دیتے۔

فَاِذَا عَادَ عَادَا فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا

پھر جب دوبارہ کرتے دونوں دوبارہ کرتے پس جب نماز پڑھتے رکھ لیتے ان دونوں کو

پھر جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو پھر چڑھ جاتے۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو

عَلٰى فَخِذَيْهِ وَاحِدًا هٰهُنَا وَوَاحِدًا هٰهُنَا ، قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ

اوپر اپنی ران کے ایک کو یہاں اور ایک کو وہاں کہا ابوہریرہؓ نے

ان کو اپنی ران پر بیٹھا لیتے، یعنی ایک کو (ایک ران پر) اور دوسرے کو (دوسری ران پر)۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں:

فَجِئْتُهُ، فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَلَاأَذْهَبُ

پس میں آیا آپ کے پاس تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا نہ میں لے جاؤں

میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں میں ان دونوں کو ان کی ماں کے پاس نہ لے جاؤں؟

بِهِمَا اِلٰى أُمِّهِمَا ؟ قَالَ: ”لَا“ فَبَرَقَتْ بَرَقَةٌ فَقَالَ:

ان دونوں کو طرف ان دونوں کی ماں کے فرمایا نہیں تو بجلی چمکی بجلی تو کہا

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ اتنے میں جب بجلی چمکنے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلْحِقَا بِأُمِّكُمَا فَمَازَالَايَمْشِيَانِ فِي ضَوْئِهَا حَتّٰى

جا ملو تم دونوں اپنی ماں سے تو دونوں چلتے رہے اس کی روشنی میں یہاں تک کہ

تم دونوں اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ“ پھر وہ بجلی کی روشنی میں چلتے رہے

دَخَلَا اِلٰى أُمِّهِمَا.

چلے گئے طرف اپنی ماں کے۔

یہاں تک کہ اپنی ماں کے پاس چلے گے۔(الصحیحة:3325)

افضل لوگوں کی صفات

(2539). عَنْ	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو	قَالَ:	قِيلَ	يَارَسُولَ اللّٰهِ	
2539۔(روایت ہے)	عبداللہ بن عمروؓ سے	انہوں نے کہا:	کہا گیا	رسول اللہ سے	
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آپ ﷺ سے کہا گیا:					
ﷺ	أَيُّ	النَّاسِ	أَفْضَلُ ؟	قَالَ:	”كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ،
ﷺ	کون	لوگوں میں سے	افضل ہے؟	فرمایا:	ہر صاف دل
کونسا سا آدمی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صاف دل (جو حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو) زبان کا سچا					
صَدُوقِ اللِّسَانِ“	قَالُوا:	صَدُوقُ اللِّسَانِ	نَعْرِفُهُ	فَمَا	
سچا زبان کا	انہوں نے کہا:	سچا زبان کا	ہم پہچانتے ہیں	پس کیا ہے اس کو	
لوگوں نے کہا کہ زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:					
مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟	قَالَ: ”هُوَ	التَّقِيُّ	النَّقِيُّ	لَااِثْمَ	فِيهِ وَلَابَغْيَ
صاف دل القلب؟	فرمایا: وہ	متقی	پاک صاف	نہیں گناہ	اس میں اور نہ بغاوت
پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت					
وَلَا	غِلَّ،	وَلَاحَسَدَ“.			
اور نہ	بغض	اور نہ حسد			
نہ بغض نہ حسد۔“ (الصحيحة:948)					

پڑوسیوں کے حقوق

(2540). عَنْ	أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ	مَرْفُوْعًا :	" لَيْسَ	بِمُؤْمِنٍ
2540۔(روایت ہے)	انس بن مالک سےؓ	مرفوع :	نہیں	مؤمن

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص مومن نہیں،

لَايَأْمَنُ	جَارُهُ	غَوَائِلَهُ".
نہیں ہے امن میں	پڑوسی اس کا	اس کے شر سے۔

جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی امن میں نہیں ہے''۔ (الصحيحة:2181)

(2541). عَنْ	أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ	قَالَ:	قَالَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :	
2541۔(روایت ہے)	حضرت انس بن مالکؓ سے	کہا:	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:	

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَايَسْتَقِيْمُ	اِيْمَانُ	عَبْدٍ	حَتّٰى	يَسْتَقِيْمَ	قَلْبُهُ ،
نہیں درست ہوسکتا	ایمان	کسی بندے کا	یہاں تک کہ	درست ہو	دل اس کا

''کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل درست نہیں ہوتا

وَلَا	يَسْتَقِيْمُ	قَلْبُهُ	حَتّٰى	يَسْتَقِيْمَ	لِسَانُهُ	وَلَايَدْخُلُ
اور نہیں	درست ہوگا	دل اس کا	یہاں تک کہ	درست ہو	زبان اس کی	اور نہیں داخل ہوگا

اور کسی کا دل اس وقت تک صحیح نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان راہ راست پر نہیں آجاتی اور ایسا شخص تو جنت میں داخل

رَجُلٌ	الْجَنَّةَ	لَا	يَأْمَنُ	جَارُهُ	بَوَائِقَهُ".
کوئی آدمی	جنت میں	نہیں	امن میں ہوگا	پڑوسی اس کا	اس کے شر سے۔

نہیں ہوگا جس کے شرور سے اُس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہوتا''۔(الصحیحة:2841)

(2542). عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا : " كَمْ مِنْ جَارٍ مُتَعَلِّقٌ

2542۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوع : کتنے ہی پڑوسی ہیں لٹکے ہوئے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''کتنے ہی پڑوسی (ایسے ہوں گے جو)

بِجَارِهِ يَقُوْلُ: يَارَبِّ! سَلْ هٰذَا

اپنے پڑوسی (کے حقوق کے بارے میں) وہ کہے گا اے میرے رب سوال کریں اس سے

اپنے پڑوسی (کے حقوق کے سلسلے میں) لٹکے ہوئے ہوں گے۔ پڑوسی کہے گا: اے میرے رب! اس سے سوال کرو

لِمَ أغْلَقَ عَنِّى بَابَهُ وَمَنَعَنِىْ فَضْلَهُ " .

کیوں بند کیا تھا مجھ سے اپنا دروازہ اور روک لیا مجھ سے بچا ہوا (مال) اپنا

کہ اس نے اپنا دروازہ مجھ سے کیوں بند کر دیا تھا اور بچا ہوا مال مجھ سے کیوں روک لیا تھا''۔(الصحیحة:2646)

(2543). عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعاً: "مَنْ بَنٰى بِنَاءً

2543۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے مرفوع : جو تعمیر کرے عمارت

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''جو آدمی کوئی عمارت تعمیر کرے

فَلْيَدْ عَمْهُ حَائِطَ جَارِهِ وَفِى لَفْظٍ مَنْ سَأَلَهُ

تو وہ تعمیر کرے اس کو دیوار پر اپنے ہمسائے کی اور لفظ ہیں جو سوال کرے اس سے

تو وہ اپنے پڑوسی (کے گھر) کی دیوار پر تعمیر کر لے' اور ایک روایت کے لفظ یہ ہیں: جو آدمی اپنے پڑوسی سے یہ مطالبہ کرے

جَارُهُ	أَنْ	يَّدْعَمَ	عَلٰى	حَائِطِهٖ	فَلْيَدَعُهُ.
ہمسایہ اس کا	یہ کہ	وہ تعمیر کرے گا	اوپر	اس کی دیوار کے	تو چاہیے کہ کرنے دے اس کا۔

کہ وہ اس کی دیوار پر (اپنی عمارت کو) سہارا دینا چاہتا ہے تو وہ اس کو (یہ کام) کرنے دے"۔(الصحیحة:2947)

کسی پر لعنت کرنا کبیرہ گناہ ہے

(2544). عَنْ	سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ	قَالَ :	كُنَّا	اِذَا	
2544۔(روایت ہے)	سلمہ بن اکوع سے	انہوں نے کہا:	تھے ہم	جب	

حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: جب ہم کسی آدمی کو دیکھتے

رَأَيْنَا	الرَّجُلَ	يَلْعَنُ	أَخَاهُ	رَأَيْنَاهُ	أَنْ قَدْ
دیکھتے ہم	کسی آدمی کو	وہ لعنت کرتا ہے	بھائی اس کا	ہمارا خیال ہوتا	یہ کہ تحقیق

کہ وہ اپنے بھائی پر لعنت کر رہا ہے ہو تو ہمارا خیال ہوتا تھا

أَتٰى	بَابًا	مِنَ الْكَبَائِرِ.
آیا وہ	دروازے پر	کبیرہ گناہوں کے۔

کہ اس نے کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔(الصحیحة:2649)

اللہ تعالیٰ کے ہاں ملعون لوگ

(2545). عَنْ	ابْنِ عَبَّاسٍ :	أَنَّ	رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ	قَالَ:
2545۔(روایت ہے)	عبداللہ بن عباسؓ سے:	یقیناً	رسول اللہ ﷺ نے	فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ تُخُوْمَ

لعنت کی اللہ نے جو ذبح کرے غیراللہ کے لیے لعنت کرے اللہ جو بدل دے نشانات

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے غیراللہ کے لیے ذبح کیا، اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے زمین کے نشانات بدلے،

الْأَرْضِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ كَمِهَ الْأَعْمٰى عَنِ السَّبِيْلِ، لَعَنَ اللّٰہُ

زمین کے لعنت کی اللہ نے جس نے بھٹکا دیا اندھے کو راستے سے لعنت کرے اللہ

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے اندھے کو راستے سے بھٹکا دیا،

مَنْ سَبَّ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: عَقَّ) وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللّٰہُ

جو گالی دے اور ایک روایت میں ہے نافرمانی کی اپنے والدین کی لعنت کرے اللہ

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی یا ان کو گالی دی، اللہ ایسے غلام پر لعنت کرے

مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ وَقَعَ

جس نے مالک بنایا سوائے اپنے مالک کے لعنت کرے اللہ جس نے بدفعلی کی

جس نے اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا مالک بنایا، اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے چوپائے بدفعلی کی،

عَلٰى بَهِيْمَةٍ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ لَعَنَ اللّٰہُ

چوپائے سے لعنت کرے اللہ جس نے عمل کیا عمل قوم لوط لعنت کرے اللہ

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے قوم لوط والا عمل کیا، اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے قوم لوط والا عمل کیا،

مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ.

جس نے عمل کیا عمل قوم لوط لعنت کرے اللہ جس نے عمل کیا عمل قوم لوط۔

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے قوم لوط والا عمل کیا۔'' (الصحيحة:3462)
انصار کی میزبانی کا اعلیٰ انداز
(2546). عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ رَجُلًا أَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ:
2546۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے یقیناً ایک آدمی آیا نبی ﷺ کے پاس پس کہا:
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا
أَصَابَنِیَ الْجُهْدُ وَفِیْ رِوَايَةٍ: اِنِّی مَجْهُوْدٌ) فَبَعَثَ
پہنچی مجھے غربت اور ایک روایت میں ہے بے شک میں مفلس ہوں تو بھیجا
میں غربت (افلاس) میں مبتلا ہو گیا ہوں (اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا: میں مفلس ہوں)
اِلٰی نِسَآئِهٖ فَقُلْنَ : وَالَّذِی بَعَثَکَ
طرف اپنی بیویوں کے تو انہوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے بھیجا آپ کو
آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف پیغام بھیجا انہوں نے جواب دیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا؟
بِالْحَقِّ! مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :
حق کے ساتھ نہیں ہمارے پاس سوائے پانی کے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
ہمارے ہاں پانی کے علاوہ کچھ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا
"مَنْ يَّضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا يَرْحَمُهُ اللهُ ؟ فَقَالَ
کون ہے جو اپنے ساتھ کھلائے گا یا میزبانی کرے گا اس کی رحم کرے گا اس پر اللہ تو کہا
:''جو شخص اس کی میزبانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے گا''۔

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ : يُقَالُ لَهُ: أَبُوطَلْحَةَ اَنَا فَانْطَلَقَ

ایک آدمی نے | انصار میں سے | کہا جاتا تھا | اس کے لیے | ابوطلحہ | میں | تو لے چلے

ایک انصاری صحابی جو کو ابوطلحہؓ کہا جاتا تھا اس نے کہا میں کروں گا۔ وہ اس مہمان کو لے کر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور کہا:

بِهِ اِلٰى امْرَأَتِهِ فَقَالَ : أَكْرِمِىْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَاتَدَّخِرِىْ

اس کو | طرف اپنی بیوی کے | پس کہا | عزت کرے | مہمان کی | رسول اللہ کے! | نہ تم بچا کر رکھو

رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی عزت کرو اور کوئی چیز بچا کر نہ رکھو۔

شَيْئًا فَقَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا اِلَّاقُوْتُ لِلصِّبْيَانِ فَقَالَ:

کچھ بھی | تو کہا | قسم ہے اللہ کی | نہیں | ہمارے پاس | مگر خوراک | بچوں کے لیے | تو کہا

اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ہاں صرف بچوں کے لیے آب ودانہ ہے۔ ابوطلحہؓ نے کہا اس طرح کرو کہ

هَيِّئِىْ طَعَامَكِ وَاَصْلِحِىْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِىْ صِبْيَانَكِ اِذَا

تیار رکھو | کھانا اپنا | اور جلا دو | چراغ اپنا | اور سلا دو | اپنے بچے | جب

کھانا تیار رکھو، دیا جلا کہ رکھو اور بچے جب شام کے کھانے کا ارادہ کریں تو انہیں سلا دینا۔ چنانچہ اُس نے اپنا کھانا تیار کیا، چراغ

أَرَادُوْا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَاَصْلَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ

ارادہ کریں | شام کے کھانے کا | پس تیار کیا | کھانا اپنا | اور جلایا | چراغ اپنا | اور سلا دیا

جلایا اور بچوں کو سلا دیا۔ پھر چراغ کو درست کرنے کے بہانے اٹھی اور اس کو (جان بوجھ کر) بجھا دیا، پھر (اندھیرے میں) وہ

صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَأَتْهُ

اپنے بچوں کو | پھر | کھڑی ہوئیں | گویا کہ | وہ درست کرتی ہیں | چراغ اپنا | پس بجھا دیا

دونوں (میاں بیوی) مہمان کو یہ باور کراتے رہے کہ وہ بھی اس کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ چنانچہ مہمان نے کھانا کھایا اور ان

وَجَعَلا يُرِيَانِهِ اَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ : وَأَكَلَ الضَّيْفُ

اس کو کرتے رہے دونوں ظاہر گویا کہ وہ دونوں کھاتے ہیں اور کھایا مہمان نے

دونوں نے بھوک کی حالت میں رات گزاری۔

وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا اِلٰى

اور رات بتائی دونوں نے بھوکی حالت میں پس جب صبح ہوئی نکلے طرف

جب صبح ہوئی تو وہ (ابوطلحہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے،

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ : لَقَدْ ضَحِکَ اللهُ أَوْ عَجِبَ مِنْ فِعَالِكُمَا

رسول اللہ ﷺ کے تو فرمایا البتہ تحقیق مسکرا دیا اللہ یا تعجب کیا تم دونوں کے فعل سے

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے رات کو جو اپنے مہمان کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہنسے ہیں یا اس پر تعجب کیا ہے۔

بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ وَاَنْزَلَ اللهُ : وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ

اپنے مہمان کے ساتھ رات کو اور نازل کی اللہ نے اور ترجیح دیتے ہیں اوپر اپنی جانوں کے

پھر اللہ تعالیٰ نے (ان کی اچھی خصلت بیان کرتے ہوئے) یہ آیت نازل فرمائی: اور وہ (انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

اور اگرچہ وہ ہو اُن کو سخت ضرورت اور جس کو اُسے بچالیا گیا بخل سے

اوپر (دوسرے غریب صحابہ کو) اگرچہ وہ خود بھی فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا، سو ایسے ہی لوگ فلاح

نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (الحشر:9)

اپنے دل کے پھر یہی لوگ وہ سب کامیاب ہونے والے

پانے والے ہیں۔" (الصحیحۃ:3272)

آپ ﷺ پر ابلیس کا حملہ اور ناکامی

(2547) عَنْ. أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ
2547۔(روایت ہے) حضرت ابوسعید خدریؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے
حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے
فَصَلّٰی صَلَاةَ الصُّبحِ وَهُوَ خَلْفَهُ ، فَقَرَأَ،
پس پڑھی نماز فجر کی اور وہ پیچھے تھے آپ کے تو آپ نے قرأت کی
اور نماز فجر ادا کی اور وہ (ابوسعید) آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے قرأت فرمائی
فَالْتَبَسَتْ عَلَیْهِ الْقِرَاءَ ةُ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ:
تو آپ پر خلط ملط ہونے لگی قرأت تو جب فارغ ہوئے اپنی نماز سے فرمایا:
تو آپ ﷺ پر قرأت خلط ملط ہونے لگی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:”
”لَوْ رَأَیْتُمُونِی وَإِبْلِیسَ فَأَهْوَیْتُ بِیَدِی، فَمَازِلْتُ أَخْنُقُهُ
کاش تم دیکھتے مجھے اور ابلیس کو تو میں نے بڑھایا اپنے ہاتھ کو تو میں رہا گلہ گھونٹتا رہا اس کا
کاش کہ تم مجھے اور ابلیس کو دیکھتے، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُس کا گلہ گھونٹتا رہا،
حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ لُعَابِهِ بَیْنَ اِصْبَعَیَّ هَاتَیْنِ : الاِبْهَامَ
یہاں تک کہ میں نے پائی ٹھنڈک اس کے لعاب کی درمیان دوانگلیوں کے انگوٹھے کے
حتی کہ مجھے انگوٹھے اور اُس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان اس لے لعاب کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔
وَالَّتِی تَلِیهَا ، وَلَوْ لَادَعْوَةُ أَخِی سُلَیْمَانَ ، لَأَصْبَحَ
اور جو اُس کے قریب ہے اور اگر نہ ہوتی دُعا میرے بھائی سلیمان کی البتہ میں صبح کرتا

اگر میرے بھائی سلیمانؑ کی دعا نہ ہوتی تو وہ اس حال میں صبح کرتا
مَرْبُوطًا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَتَلاعَبُ بِهِ صِبْيَانُ
بندھا ہوا ہوتا ستون کے ساتھ ستونوں میں سے مسجد کے کھیلتے اس سے بچے
کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا اور مدینے کے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔
الْمَدِينَةِ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَايَحُولَ بَيْنَه
مدینہ کے تو جو کوئی استطاعت رکھتا ہو تم میں سے یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اس کے
تم میں سے جس میں یہ استطاعت ہو کہ (دوران نماز) اس کے اور اس کے قبلہ مابین
وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ".
اور درمیان قبلے کے کوئی چیز تو چاہیے کہ وہ ایسا کرے۔
کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ ایسا ہی کرے"۔ (الصحيحة:3251)
چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کا احترام
(2548). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ
2548۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے کہا آیا ایک بوڑھا ارادہ رکھتا تھا
حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھا نبی کریم ﷺ کے پاس آیا،
النَّبِيَّ ﷺ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوَسِّعُوا لَهُ ،
نبی ﷺ کا تو دیر کی لوگوں نے اس سے یہ کہ وہ جگہ دیتے اس کے لیے
لوگوں نے اُس کو جگہ دینے میں تاخیر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"

فَقَالَ	النَّبِیُّ ﷺ	”لَیْسَ	مِنَّا	مَنْ	لَمْ	یَرْحَمْ	صَغِیْرَنَا ،
تو فرمایا	نبی ﷺ نے	نہیں ہے	ہم میں سے	جو	نہیں	رحم کرنا	ہمارے چھوٹوں پر

جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی

وَلَمْ	یُوَقِّرْ	کَبِیْرَنَا.
اور نہیں	عزت کرنا	ہمارے بڑوں کی.

عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔“ (الصحيحة:2196)

مسجد میں قبلہ والی سمت میں تھوکنا

(2549). عَنْ	أَنَسٍ	أَنَّ	النَّبِیَّ ﷺ	رَأٰی	نُخَامَةً	فِی قِبْلَةِ
2549۔(روایت ہے) انسؓ سے		یقیناً	نبی ﷺ نے	دیکھا	بلغم	قبلے میں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد کے قبلہ میں کھنکار دیکھا،

الْمَسْجِدِ ،	فَغَضِبَ	حَتّٰی	احْمَرَّ	وَجْهُهُ ،	فَجَاءَتْهُ
مسجد کے	تو غصہ آیا	یہاں تک کہ	سرخ ہوگیا	چہرہ آپ کے	تو آپ کے پاس آئی

آپ ﷺ کو سخت غصہ آیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔سو ایک انصاری عورت آئی،

امْرَاَةٌ	مِنَ الْانْصَارِ	فَحَكَّتْهَا،	وَجَعَلَتْ	مَكَانَهَا	خَلُوْقًا ،
عورت	انصار سے	تو کھرچ دیا اس نے اس کو	اور لگائی	اس کی جگہ	خلوق خوشبو

اُس نے اُس کو کھرچ دیا اور اُس کی جگہ ”خلوق“ خوشبو لگا دی۔

فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَاأَحْسَنَ هٰذَا !" .

توفرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کتنا اچھا کام ہے!"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کتنا اچھا کام ہے!"۔(الصحيحة:3050)

اُمت مسلمہ کے حق میں ضرر رساں امور

(2550). عَنْ أَبِی الأعْوَرِ ، عَنْ رَسُوْلِ ﷺ قَالَ:

2550۔(روایت ہے) حضرت ابوالاعورؓ سے رسول اللہ ﷺ سے (آپ ﷺ نے) فرمایا

حضرت ابوالاعورؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِی اِلَّا ثَلَاثًا شُحٌّ

نہیں میں ڈرتا اوپر اپنی امت کے مگر تین چیزوں میں بخیلی

"اپنی اُمت کے بارے میں مجھے تین چیزوں کا ڈر ہے: (1) بخیلی، جس کے تقاضے پورے کردیے جائیں۔

مُطَاعٌ ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ ، وَاِمَامُ ضَلَالٍ ."

جس کی اطاعت کی جائے اور خواہش جس کی پیروی کی جائے اور امام گمراہ۔"

(2) خواہش نفس جس کی پیروی کی جائے اور (3) گمراہ امام"۔ (الصحيحة:3237)

آپ ﷺ کا بعض افراد کے بارے میں سوئے ظن رکھنا

(2551). عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا

2551۔(روایت ہے) حضرت عائشہؓ سے کہا نہیں میں گمان رکھتی فلاں اور فلاں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں میرا خیال ہے کہ جس دین پر ہم ہیں

يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا الَّذِى نَحْنُ عَلَيْهِ شَيْئًا زَادَ ابْنُ عُفَيْرٍ :

وہ جانتے ہیں ہمارے دین سے جو ہم ہیں اس پر کچھ بھی زیادہ کیا ابن عُفیر نے

فلاں اور فلاں کو اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ ابن عفیر نے (اپنی روایت میں) یہ الفاظ زیادہ کئے

قَالَ اللَّيْثُ : كَانَا رَجُلَيْنِ مِنْ الْمُنَافِقِينَ " وَزَادَ يَحْيٰى فِي أَوَّلِهِ:

کہا لیث نے دونوں آدمی تھے منافقوں میں سے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس کے شروع میں

لیث نے کہا کہ وہ دونوں آدمی منافق تھے اور یحییٰ نے اُسکے شروع میں اضافہ کیا ہے

دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِىُّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَ فُلَانًا

داخل ہوئے مجھ پر نبی ﷺ ایک دن تو فرمایا نہیں میں گمان رکھتا فلاں اور فلاں کو

کہ نبی کریم ﷺ ایک دن میرے پاس آئے اور فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ جس دین پر ہم ہیں فلاں اور فلاں

يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا الَّذِى نَحْنُ عَلَيْهِ شَيْئًا " .

وہ جانتے ہیں ہمارے دین سے جو ہم ہیں اس پر کچھ بھی''

آدمی اس دین پر کاربند نہیں ہیں''۔ (الصحيحة: 3077)

حسن صحبت

(2552). عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ اِذَا بَلَغَهُ

2552۔ (روایت ہے) حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا تھی جب پہنچتی اُن کو

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں: جب آپ ﷺ کو کسی آدمی کے بارے میں کوئی ناگوار بات موصول ہوتی

عَنِ الرِّجُلِ شَیْءٌ لَمْ یَقُلْ : مَابَالُ فُلَانٍ یَقُوْلُ وَلٰکِنْ
کسی آدمی کے بارے میں کچھ بھی نہ کچھ کہتے کیا حال ہے فلاں کا وہ کہتا ہے بلکہ
تو آپ ﷺ اس طرح نہیں کہتے تھے کہ فلاں کو کیا ہوا ہے کہ وہ اس طرح کی باتیں کرتا ہے،
یَقُوْلُ : " مَابَالُ أَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ کَذَا وَکَذَا ".
وہ فرماتے کیا حال ہے لوگوں کا وہ کہتے ہیں ایسے اور ایسے"۔
بلکہ آپ ﷺ فرماتے: "لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں"۔(الصحیحة:2064)
(2553). عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
2553۔روایت ہے عبداللہ ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے مابین کسی کو رقوب یعنی لاولد شمار کرتے ہو؟'
"مَاتَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِیْکُمْ؟" قَالَ: قُلْنَا: الَّذِی
کس کو تم شمار کرتے ہو رقوب (لاولد) اپنے درمیان انہوں نے کہا: کہا ہم نے وہ شخص
'صحابہ نے کہا: جس کی اولاد نہیں ہوتی۔
لَا یُوْلَدُ لَهٗ قَالَ: " لَیْسَ ذَاکَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰکِنَّهٗ
نہیں اولاد ہوئی اس کے لیے آپ نے فرمایا: نہیں یہ لاولد نہیں ہے لیکن
آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسے آدمی کو رقوب نہیں کہتے،
الرَّجُلُ الَّذِی لَمْ یُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهٖ شَیْئًا" قَالَ: "فَمَاتَعُدُّوْنَ
وہ شخص جو نہ آگے بھیجے اپنی اولاد میں سے کچھ بھی انہوں نے کہا: پھر کس کو تم شمار کرتے

بلکہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے اپنی اولاد میں سے (کوئی بچہ) آگے نہ بھیجا ہو (یعنی اس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو)''

الصُّرَعَة فِيكُمُ قَالَ: قُلْنَا: الَّذِى لَايَصُرَعُهُ الرِّجَالُ،

ہو پہلوان اپنے درمیان انہوں نے کہا: کہا ہم نے: وہ شخص نہ پچھاڑ سکے اس کو کوئی آدمی

پھر فرمایا: تم کس کو زبردست پہلوان شمار کرتے ہو؟'' صحابہ نے کہا جسے کوئی آدمی پچھاڑ نہ سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا شخص

قَالَ : ''لَيُسَ بِذَلِكَ ، وَلَكِنَّهُ الَّذِى يَمُلِكُ نَفُسَهُ عِنُدَ الُغَضَبِ''.

فرمایا: نہیں وہ شخص لیکن وہ جو قابو پالیتا ہے اپنے نفس پر وقت غصے کے.

تو پہلوان نہیں ہوتا، بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے''۔ (الصحيحة: 3406)

بغاوت اور قطع رحمی سنگین جرائم ہیں

(2554). عَنُ أَبِي بَكُرَةَ مَرُفُوعًا : ''مَا مِنُ ذَنُبٍ أَجُدَرَ أَنُ

2554۔ (روایت ہے) ''ابی بکرہؓ سے مرفوعاً نہیں کوئی گناہ زیادہ بڑا یہ کہ

''ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بغاوت (ظلم) اور قطع رحمی سے زیادہ کوئی گناہ

يُعَجِّلَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لِصَاحِبِهِ الُعُقُوبَةَ فِي الدُّنُيَا مَعَ مَا

جلدی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے صاحب کے لیے سزا دنیا میں ساتھ اس کے جو

اس لائق نہیں کہ اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں سزا ملے

يَدَّخِرُ لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنَ الُبَغُى وَقَطِيُعَةِ الرَّحِمِ''.

ذخیرہ کرلی جائے اس کے لیے آخرت میں بغاوت سے اور قطع رحمی سے''۔

اور اس کو آخرت میں بھی جمع کیا جائے۔'' (الصحيحة: 918)

غرور اور تکبر اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔
(2555). عَنْ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ أَوْ سُلَيْمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ
2555۔(روایت ہے) جابر بن سَلیم یاسُلیمؓ سے کہا میں آیا نبی ﷺ کے پاس
حضرت جابر بن سَلیم یاسُلیمؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا
فَإِذَا هُوَا جَالِسٌ مَعَ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ: أَيُّكُمْ
تو جب وہ تشریف فرماتے ساتھ اپنے ساتھیوں کے تو میں نے کہا کون سا تم میں سے
آپ ﷺ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے میں نے کہا: تم میں نبی کون ہے؟
النَّبِيُّ ؟ قَالَ: فَإِمَّا أَنْ يَكُونَ أَوْمَأَ إِلٰى نَفْسِهِ وَإِمَّا أَنْ
نبی ہے؟ کہا تو یہ کہ ہو تو اشارہ کیا آپ نے طرف اپنے اور یا یہ کہ
جواباً آپ ﷺ نے خود اپنی طرف یا لوگوں نے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کیا۔
يَكُونَ أَشَارَ إِلَيْهِ الْقَوْمُ قَالَ فَإِذَا هُوَ مُحْتَبٍ
ہو اشارہ کیا ان کی طرف قوم نے کہا تو جب وہ چادر باندھے ہوئے تھے
آپ ﷺ گھٹنوں کمر کے گرد چادر باندھ کر اور گھٹنے کھڑے کر کے سرین کے بل بیٹھے تھے،
بِبُرْدَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى
کمر کے گرد اور گھٹنے کھڑے کئے ہوئے تھے) چادر سے تحقیق لگ رہا تھا کنارہ اس کا اوپر
چادر کا کنارہ آپ ﷺ کے پاؤں پر لگ رہا تھا
قَدَمَيْهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! ﷺ أَجْفُو
آپ کے قدموں کے کہا تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں تند مزاج ہوں

میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کچھ چیزوں کے بارے میں تندمزاج ہوں،

عَنْ أَشْيَاءَ   فَعَلِّمْنِي   قَالَ: " اتَّقِ اللهَ   عَزَّوَجَلَّ   وَلَا

کچھ چیزوں کے بارے میں   تو سکھایئے مجھے   کہا   ڈر جاؤ اللہ   عزوجل سے   اور نہ

آپ مجھے سکھادیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:" اللہ سے ڈر جا،

تَحْقِرَنَّ   مِنَ الْمَعْرُوْفِ   شَيْئًا   وَلَوْ   أَنْ تُفْرِغَ   مِنْ دَلْوِکَ

تم حقیر جانو   نیکی سے   کچھ بھی   اور اگر   یہ کہ تم ڈالو   اپنے ڈول سے

کسی نیکی کو حقیر مت جان، اگر چہ وہ پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی ڈالنے کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔

فِيْ اِنَاءِ   الْمُسْتَسْقِي،   وَاِيَّاکَ   وَالْمَخِيْلَةَ !   فَاِنَّ اللهَ   تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

برتن میں   پانی مانگنے والے کے   اور بچو تم   تکبر کرنے سے   پس یقیناً اللہ   تبارک وتعالیٰ

تکبر سے اجتناب کر کیونکہ اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا،

لَا يُحِبُّ   الْمَخِيْلَةَ،   وَاِنِ   امْرُءٌ   شَتَمَکَ   وَعَيَّرَکَ

نہیں پسند کرتا   تکبر کو   اور اگر   کوئی آدمی   گالی دے تجھے   اور عار دلائے تجھے

اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے اور تجھے تیرے کسی عیب، جیسے وہ جانتا ہے کی بنا پر عار دلائے

بِأَمْرٍ   يَعْلَمُهُ   فِيْکَ،   فَلَا تُعَيِّرْهُ   بِأَمْرٍ

ساتھ کسی کام کے   جانتا ہے اس کو   تجھ میں   تو نہ تم عار دلاؤ اس کو   کسی کام سے

تو تو اس برائی کی بنا پر عار مت دلانا جیسے تو جانتا ہے،

تَعْلَمُهُ   فِيْهِ،   فَيَكُوْنُ   لَکَ   أَجْرُهُ   وَعَلَيْهِ   اِثْمُهُ

تم جانتے ہو اس کو   اس میں   تو ہوگا   تیرے لیے   اجر اس پر   اور اس پر   گناہ اس کا

اس طرح کرنے سے اجر تجھے ملے گا اور اس کے گناہ کا وبال اسی پر ہوگا
وَلَا تَشْتِمَنَّ أَحداً".
اور نہیں کسی کو گالی دینا کبھی بھی۔
اور (یہ بھی یاد رکھ کہ) کسی کو گالی نہیں دینا"۔(الصحیحة:770)
غرور اور تکبر کا وبال
(2556). عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: زَعَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَنْظَلَةَ
2556۔(روایت ہے) قاسم بن محمدؒ سے کہا: گمان کیا عبداللہ بن حنظلہؓ نے
قاسم بن محمدؒ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ کا خیال ہے کہ
أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ مَرَّ فِي السُّوقِ، وَعَلَيْهِ حُزْمَةٌ مِنْ حَطَبٍ
یقیناً عبداللہ بن سلامؓ گزرے بازار سے اور ان پر گٹھا تھا لکڑیوں کا
حضرت عبداللہ بن سلامؓ ایندھن کے کام آنے والی لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے بازار سے گزرے کسی نے (ان پر اعتراض کرتے ہوئے
فَقِيلَ لَهُ: أَلَيْسَ اللهُ قَدْ أَغْنَاكَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ:
تو کہا گیا ان کے لیے: کیا نہیں اللہ نے تحقیق بے پرواہ کیا تجھے اس سے کہا:
ان کو) کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بے پرواہ نہیں کیا؟ انہوں نے کہا:
بَلٰی، وَلٰكِنْ أَرَدْتُّ أَنْ أَدْفَعَ بِهِ الْكِبْرَ،
کیوں نہیں لیکن میں نے ارادہ کیا یہ کہ میں دور کروں اس سے تکبر
کیوں نہیں، لیکن میرا ارادہ ہے کہ اس کے ذریعے (اپنے نفس) سے تکبر کو دور کروں،

سَمِعۡتُ	رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ	يَقُوۡلُ:	”لَا	يَدۡخُلُ	الۡجَنَّةَ
میں نے سنا	رسول اللہ ﷺ سے	آپ فرماتے تھے:	نہیں	داخل ہوگا	جنت میں

کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا

مَنۡ كَانَ	فِيۡ قَلۡبِهِ	مِثۡقَالُ	حَبَّةٍ	مِنۡ خَرۡدَلٍ	مِنۡ كِبۡرٍ“.
جو شخص ہے	اس کے دل میں	وزن کے برابر	دانے کے	رائی کے	تکبر میں“۔

جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوا“۔(الصحيحة:3257)

(2557). عَنۡ	اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ ،	أَنَّ	رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ:	قَالَ :	”قَالَ
2557۔(روایت ہے)	حضرت ابو ہریرہؓ سے	یقیناً	رسول اللہ ﷺ	فرمایا:	فرماتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰہُ	عَزَّوَجَلَّ :	الۡكِبۡرِيَاءُ	رِدَائِيۡ	وَالۡعِزَّةُ	اِزَارِيۡ
اللہ	عزوجل	بڑائی	میری اوپر کی چادر ہے	اورعزت	میری نیچے کی چادر ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تکبر (اور بڑائی) میری چادر ہے اور عزت (اور غلبہ) میرا ازار ہے۔

فَمَنۡ	نَازَعَنِيۡ	وَاحِدًا	مِّنۡهُمَا	اُلۡقِيۡهِ	فِيۡ النَّارِ“.
تو جو	کوئی کھینچے گا مجھ سے	کوئی ایک	ان دونوں میں	میں ڈالوں گا	آگ میں“۔

جس نے ان دونوں (اوصاف) میں سے کسی کو مجھ سے کھینچنا چاہا، میں اُس کو آگ میں پھینک دوں گا“۔(الصحيحة:541)

خود پسندی وخودسری کا وبال

(2558). عنْ يُونُسَ بْنَ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيِّ، أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ

2558۔(روایت ہے) یونس بن قاسم یمامیؒ سے یقیناً عکرمہ بن خالد بن سعید بن

یونس بن قاسم یمامیؒ سے روایت ہے کہ عکرمہ بن خالد بن سعید بن عاص مخزومیؒ نے اسے بیان کیا

الْعَاصِ الْمَخْزُومِيِّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

عاص مخزومیؒ نے بیان کیا اس کو یقیناً وہ ملے عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے

کہ وہ عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے ملے اور کہا:

فَقَالَ لَهُ: يَاأَبَاعَبْدِ الرَّحمن! اِنَّا بَنُوْ الْمُغِيْرَة ِ قَوْمٌ فِيْنَا

تو کہا ان کے لیے اے ابوعبدالرحمٰن یقیناً ہم بنومغیرہ ہیں لوگ ہیں ہم میں

اے ابوعبدالرحمٰن! ہم بنومغیرہ ہیں، ہم میں بڑائی (اور غرور) ہے،

نَخْوَةٌ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا؟

بڑائی ہے تو کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ کہتے ہیں اس بارے میں کچھ

تو کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں کچھ سنا ہے؟

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ! يَقُوْلُ:

تو کہا ان کے لیے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے وہ فرماتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اسے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے

"مَامِنْ رَجُلٍ يَتَعَاظَمُ فِي نَفْسِهٖ، وَيَخْتَالُ فِي مِشْيَتِهٖ، اِلَّا

نہیں کوئی آدمی بڑا بنتا ہے اپنے آپ میں اور اکڑتا ہے اپنی چال میں مگر

’’جو شخص بڑا بنتا ہے اور اکڑ کر چلتا ہے وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا:

لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان.“

ملاقات کرے گا اللہ سے اور وہ اس پر غضبناک ہوگا۔‘‘

کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہوگا‘‘۔(الصحيحة:2272)

(2559). عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَظَّمَ

2559۔(روایت ہے) ابن عمرؓ سے نبی ﷺ سے فرمایا جو کوئی بڑا بنے

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

فِي نَفْسِهِ، أوِ خْتَالَ فِي مِشْيَتِهِ، لَقِيَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان.

اپنے آپ میں یا اکڑے اپنی چال میں ملے گا اللہ عزوجل سے اور وہ اس پر غضبناک ہوگا

’’جو شخص بڑا بنا اور اکڑ کر چلا وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہوگا‘‘۔ (الصحيحة:543)

ہر کس و ناکس کے لیے امورِ خیر کا تعین

(2560). عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ

2560۔(روایت ہے) مالک بن مرثدؒ سے وہ اپنے والد سے کہتے ہیں: کہا

مالک بن مرثدؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں:

أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ مَاذَا يُنْجِي الْعَبْدَ

ابوذر نے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی چیز نجات دلاتی ہے بندے کو

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی چیز بندے کو آگ سے نجات دلاتی ہے؟

مَنَ النَّارِ ؟ قَالَ: "الايمَانُ بِاللّٰهِ" قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! ﷺ اِنَّ

آگ سے؟ فرمایا: ایمان اللہ پر میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ یقیناً

آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ پر ایمان لانا"۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ!

مَعَ الايمَانِ عَمَلٌ؟ قَالَ: "يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ

ساتھ ایمان کے عمل بھی ہے؟ فرمایا: خرچ کرے اس میں سے جو رزق دیا اس کو

کیا ایمان کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جو اُسے رزق عطا کیا ہے

اللّٰهُ". قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فَقِيراً

اللہ نے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ﷺ کیا خیال ہے آپ کا اگر ہو فقیر

وہ اُس میں سے خرچ کرے"۔ میں نے کہا! اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ فقیر ہو

لَايَجِدُ مَا يَرْضَخُ بِهِ ؟ قَالَ: "يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَيَنْهٰى

نہیں وہ پاتا جو خرچ کرے اس کو؟ فرمایا: حکم دے نیکی کا اور روکے

اور اُس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جو (اللہ کے راستے میں) دے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر وہ نیکی

عَنِ الْمُنْكَرِ" قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَيِيًّا

برائی سے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا خیال ہے آپ کا اگر ہو عاجز

کا حکم دے اور برائی سے منع کرے"۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ ایسا کرنے سے بھی عاجز ہو

لَايَسْتَطِيعُ اَنْ يَاْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ ؟ قَالَ:

نہیں استطاعت رکھتا یہ کہ حکم دے نیکی کا اور روکے برائی سے فرمایا:

اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو۔

"یَصْنَعُ لِاَخْرَقَ" قُلْتُ: اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَخْرَقَ

ہنر سکھادے کسی بے ہنر کو میں نے کہا: کیا خیال ہے آپ کا اگر ہو بے ہنر

آپ ﷺ نے فرمایا: "کسی بے ہنر (اور جاہل) کو کوئی ہنر سکھادے"۔ میں نے کہا: اگر وہ خود بے ہنر ہو

لَایَسْتَطِیْعُ اَنْ یَصْنَعَ شَیْئًا؟ قَالَ: "یُعِیْنُ مَغْلُوْبًا"

نہیں طاقت رکھتا یہ کہ وہ کرے کچھ بھی؟ فرمایا: مدد کرے مغلوب (مظلوم) کی

اور کچھ بھی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر کسی مغلوب (اور مظلوم) کی مدد کر دیا کرے"۔

قُلْتُ: اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ ضَعِیْفًا لَایَسْتَطِیْعُ اَنْ یُعِیْنَ

میں نے کہا کیا خیال ہے آپ کا اگر ہو ضعیف نہ طاقت رکھتا ہو یہ کہ مدد کرے

میں نے کہا: اگر وہ خود ضعیف ہو اور مظلوم کی مدد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟

مَظْلُوْمًا؟ فَقَالَ: مَا تُرِیْدُ اَنْ تَتْرُکَ فِی صَاحِبِکَ مِنْ خَیْرٍ

مظلوم کی فرمایا: نہیں تو چاہتا یہ کہ تو چھوڑے اپنے بھائی میں کوئی بھلائی

آپ ﷺ نے فرمایا: "تو تو اپنے بھائی میں کوئی خیر و بھلائی چھوڑنا ہی نہیں چاہتا (ایسے ضعیف آدمی کو چاہیے کہ)

تُمْسِکُ الْاَذٰی عَنِ النَّاسِ"، فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ﷺ

تم روک دو تکلیف پہنچنے سے لوگوں کو تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ

وہ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچنے دے"۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ!

اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ؟ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَفْعَلُ

جب کرے ایسا داخل ہوگا جنت میں؟ فرمایا: نہیں کوئی مسلمان وہ کرے

جب کوئی آدمی یہ عمل کرے گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی ان خصلتوں میں سے

خَصۡلَةً مِنۡ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَخَذَتۡ بِيَدِهٖ حَتّٰى

کوئی ایک خصلت ان میں سے مگر پکڑے گی ہاتھ اس کا یہاں تک کہ

کسی خصلت پر عمل کرے گا تو وہ خصلت اس کا ہاتھ پکڑے رکھے گی حتیٰ کہ

تُدۡخِلَهُ الۡجَنَّةَ".

داخل کرے گی اس کو جنت میں

اس کو جنت میں داخل کر دے گی"۔(الصحیحۃ:2669)

مسلمان کا قرضہ ادا کرنا افضل ہے۔

(2561) عَنۡ سُفۡيَانَ بۡنِ عُيَيۡنَةَ، عَنۡ ابۡنِ الۡمُنۡكَدِرِ يَرۡفَعُهُ اِلَى

2561۔(روایت ہے) سفیان بن عینیہؒ ابن منکدرؒ سے وہ بلند کرتے ہیں اس کو طرف

سفیان بن عینیہؒ ابن منکدرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

النَّبِيِّ ﷺ : "مِنۡ أَفۡضَلِ الۡأَعۡمَالِ اِدۡخَالُ السُّرُوۡرِ عَلَى الۡمُؤۡمِنِ، تَقۡضِيۡ

نبی کے ﷺ: افضل میں سے ہیں اعمال میں داخل کرنا خوشی اوپر مومن کے ادا کرنا

"مومن کو خوش کرنا، اُس کا قرضہ چکانا، اُس کی ضرورت پوری کرنا اور اس سے

عَنۡهُ دَيۡنًا، تَقۡضِيۡ لَهُ حَاجَةً، تُنَفِّسُ لَهُ كُرۡبَةً "قَالَ

اس کا قرض پوری کرنا اسکی ضرورت دور کرنا اس سے مصیبت کہا

کسی مصیبت کو دور کرنا افضل اعمال میں سے ہیں۔" سفیانؒ کہتے ہیں:

سُفْيَانُ: وَقِيْلَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ: فَمَا بَقِيَ مِمَّا يُسْتَلَذُّ؟ قَالَ

سفیانؒ نے: اور کہا گیا ابن منکدر سے: تو کیا باقی رہ گئی اس میں سے جو لذیذ ہو: کہا

ابن منکدرؒ سے کہا گیا اب کوئی چیز ایسی بھی باقی رہ گئی ہے جو لذیز ہو؟

اَلْاِفْضَالُ عَلٰى الْاِخْوَانِ."

حسن سلوک کرنا اوپر بھائیوں کے۔"

انہوں نے کہا بھائیوں سے حسن سلوک کرنا۔(الصحيحة:2291)

مسلمان کا مال ناحق غصب کرنا کا انجام

(2562). عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

2562۔(روایت ہے) ابو امامہ بن ثعلبہؓ سے کہتے ہیں: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے

حضرت ابوامامہ بن ثعلبہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

يَقُوْلُ: "مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِىٍٔ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ

فرماتے تھے جس نے چھین لیا مال کسی شخص کا مسلمان کا قسم سے جھوٹی

"جس شخص نے جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال چھین لیا

كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ، لَا يُغَيِّرُهَا شَيْءٌ

ہوگا سیاہ نقطہ اس کے دل میں نہیں تبدیل کرے گی اس کو کوئی چیز

اُس کے دل پر ایک ایسا سیاہ نقطہ لگے گا کہ جس کو

اِلٰی	یَوْمِ الْقِیَامَۃِ".						
طرف	دن قیامت کے۔						
قیامت تک کوئی چیز تبدیل نہیں کرسکے گی"۔(الصحیحۃ:3364)							
(2563). عَنْ	فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ ،	أَنَّ	النَّبِیَّ ﷺ	قَالَ:			
2563۔(روایت ہے)	فضالہ بن عبیدؓ سے	یقیناً	نبی ﷺ نے	فرمایا			
حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:							
"مَنْ	شَابَ	شَیْبَۃً	فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ	"وَفِی رِوَایَۃٍ:	فِی الاِسْلَامِ "		
جو	بوڑھا ہو	بوڑھا ہونا	اللہ کی راہ میں	"اور ایک روایت میں ہے:	اسلام میں"		
"جو اللہ کی راہ میں یا اسلام میں بوڑھا ہوگیا							
کَانَتْ	لَہٗ	نُوْرًا	یَوْمَ الْقِیَامَۃِ "	قَالَ	رَجُلٌ	عِنْدَ ذٰلِکَ :	
ہوگا	اس کے لیے	نور	دن قیامت کے"	کہا	ایک آدمی نے	آپ کے پاس:	
تو یہ اُس کے لیے روز قیامت نور ہوگا"۔اس موقع پر ایک آدمی نے کہا							
فَاِنَّ	رِجَالًا	یَنْتِفُوْنَ	الشَّیْبَ	فَقَالَ :	"مَنْ	شَاءَ	
تو یقیناً	کئی آدمی ہیں	اُکھاڑ دیتے ہیں	سفید بالوں کو	تو فرمایا:	جو	چاہتا ہے	
کئی لوگ تو اپنے سفید بالوں کو اکھاڑ دیتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:"جو چاہتا ہے							
فَلْیَنْتِفْ	نُوْرَہٗ ".						
تو اکھاڑتا ہے	اپنے نور کو"۔						

اپنا نورا کھاڑتا رہے‘‘۔ (الصحیحة:3371)
مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرنے کی فضیلت
(2564). عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ مَوْلَاةً لَّهُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ:
2564۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمرؓ سے: یقیناً لونڈی ان کی آئی ان کے پاس تو کہا
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: اُن کی لونڈی اُن کے پاس آئی اور کہا:
اِشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاِنِّیْ أُرِیْدُ أَنْ أَخْرُجَ
سخت ہوگیا مجھ پر وقت اور یقیناً میں ارادہ کرتی ہوں یہ کہ میں نکلوں
مجھ پر وقت بہت سخت ہوگیا ہے اور میں عراق جانے کا ارادہ کرتی ہوں۔
اِلَی الْعِرَاقِ ؟ قَالَ: فَهَلَّا الشَّامُ أَرْضُ الْمَنْشَرِ
طرف عراق کے؟ کہا: تو کیوں نہیں جاتیں شام کی زمین کی طرف حشر کی جگہ ہے
ابن عمرؓ نے کہا: تم شام کی طرف کیوں نہیں جاتی، جو حشر کی جگہ ہے؟
(وَفِیْ(التَّارِیْخِ) الْمَحْشَرِ)؟ اِصْبِرِی لُكَاعُ فَاِنِّی سَمِعْتُ
اور تاریخ میں ہے محشر ؟ صبر کرو بے وقوف پس یقیناً میں نے سنا
ارے بیوقوف! صبر کر۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ’’مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِهَا وَلَأْوَائِهَا
رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: جس نے صبر کیا اوپر اس کی سختی کے اور اس کی تنگی پر
آپ ﷺ فرما رہے تھے ’’جس نے (مدینہ) کی سختی اور تنگی پر صبر کرے گا تو میں

كُنْتُ لَهُ شَهِيداً أَوْ شَفِيعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ" يَعْنِى: الْمَدِيْنَةَ

میں ہوں گا اس کے لیے گواہ یا سفارشی دن قیامت کے" یعنی: مدینہ

......" (اس کے لیے قیامت کے روز سفارشی ہوں گا)

وَفِى لَفْظٍ: "لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں نہیں صبر کرے گا اوپر اس کی تنگی کے اور اس کی سختی کے

اور ایک روایت میں ہے نہیں صبر کرے گا اس کی تنگی

أَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ....".

کوئی ایک مگر میں ہوں گا....

اور سختی پر مگر میں ہوں گا......(الصحیحۃ:3073)

نبی کریم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا

(2565). قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ

2565۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے اوپر میرے جو نہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں

أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ

میں نے کہا تو چاہیے کہ وہ بنا لے اپنا ٹھکانا آگ میں مروی ہے حدیث سے

کہی تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے"۔ یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ

جَمْعٍ مِنَ الصَّحَابَهِ بِهٰذَااللَّفْظِ: عُثْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

ایک جماعت کے صحابہ میں سے اس لفظ سے: عثمانؓ اورابو ہریرہؓ

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے۔(اس جماعت سے مراد) حضرت عثمانؓ، حضرت ابو ہریرہؓ،

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ ، وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

عبداللہ ابن عمرؓ سے اور عقبہ بن عامرؓ اور زبیر بن عوامؓ اور سلمہ بن اکوعؓ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عقبہ بن عامر بن اسقعؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ،

وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي مُوسٰى الْغَافِقِيِّ.

اورابن عمرؓ اور واثلہ بن اسقعؓ ابو موسیٰ الغافقیؓ۔

حضرت واثلہ بن اسقعؓ اور حضرت ابو موسیٰ غافقیؓ ہیں۔ (الصحيحة:3100)

مومن بھولا بھالا ہوتا ہے

(2566). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "الْمُؤْمِنُ

2566۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے کہا: فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے: مؤمن

سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن

غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ".

بھولا بھالا بزرگی والا ہوتا ہے اور فاجر مکار کمینہ ہوتا ہے.

بھولا بھالا اور بزرگی والا ہوتا ہے اور فاجر آدمی مکار، (دغاباز) اور کمینہ (اور رذیل) ہوتا ہے۔'' (الصحيحة:935)

مکروفریب کا انجام جہنم ہے

(2567).قَالَ ﷺ : " اَلْمَکْرُ وَالْخَدِيْعَةُ فِي النَّارِ" رُوِیَ مِنْ حَدِيْثِ

2567۔فرمایا نبی ﷺ نے مکر اور دھوکا آگ میں ہیں روایت کی گئی حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مکر اور دھوکا آگ میں ہیں“۔ یہ حدیث

قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ،

قیس بن سعدؓ سے اور انس بن مالکؓ اور ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت قیس بن سعدؓ، حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

وَمُجَاهِدٍ وَالْحَسَنِ.

اور مجاہد اور حسن سے

اور مجاہد اور حسن سے روایت کی گئی ہے۔(الصحيحة:1057)

مومن کی صفات

(2568). عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعاً: "اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ، مِثْلُ

2568۔(روایت ہے) ابن عمرؓ سے مرفوعاً: مومن باوقار نرم دل مثال

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن باوقار (سنجیدہ) اور نرم ہوتے ہیں جیسا کہ

الْجَمَلِ الْأَلِفِ الَّذِي إِنْ قِيْدَ انْقَادَ ، وَإِنْ سِيْقَ

اونٹ کے مانوس جو اگر لگام پکڑی جائے آگے چلا جائے اور اگر چل پڑتا ہے

مانوس اونٹ ہوتا ہے کہ اگر اس کی لگام پکڑ کر اس سے آگے آگے چلا جائے

اِنْسَاقَ	وَاِنْ	أَنَخْتَهُ	عَلٰى	صَخْرَةٍ	اِسْتَنَاخَ .	
چل پڑتا ہے	اور اگر	بٹھادے اس کو	اوپر	کسی چٹان کے	وہ بیٹھ جائے۔	

تو وہ بھی چل پڑتا ہے اور اگر تو اُس کو کسی چٹان پر بیٹھادے تو وہ بیٹھ جاتا ہے''۔(الصحیحة:936)

انصار کی فضیلت

(2569). عَنْ	عَاصِمِ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنَ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ،	قَالَ:	ثَنَا	
2569۔(روایت ہے)	عاصم بن سوید بن یزید بن جاریہ انصاریؓ سے	کہا:	بیان کیا	

عاصم بن سوید بن یزید بن جاریہ انصاریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ،	عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ،	قَالَ:	أَتٰى	أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ
یحیٰی بن سعیدؒ نے	حضرت انس بن مالکؓ سے	کہا:	آئے	اُسید بن حضیرؓ

مجھے یحیٰی بن سعیدؒ نے حضرت انس بن مالکؓ سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: بنو اشہل قبیلہ کے سردار حضرت اُسید بن حضیرؓ

النَّقِيْبُ	الأَ شْهَلِيُّ	اِلٰى	رَسُوْلِ اللهِ	فَكَلَّمَهُ	فِي أَهْلِ بَيْتٍ
سردار	اشہل کے	طرف	رسول اللہ کے	تو کلام کیا ان سے	گھر والوں کے بارے میں

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بنو ظفر کے ایک گھرانے کے متعلق بات کی،

مِّنْ بَنِي ظُفُرٍ	عَامَّتُهُمْ	نِسَاءٌ،	فَقَسَمَ	لَهُمْ	رَسُوْلُ اللهِ	مِنْ شَيْءٍ
بنی ظفر سے	عام افراد ان کے	عورتیں تھیں	تو تقسیم کیا	ان کے لیے	رسول اللہ نے	کچھ حصہ

اس قبیلہ کے عام افراد عورتیں تھیں (یعنی مرد کم تھے) رسول اللہؐ نے لوگوں میں کوئی مال تقسیم کیا اور کچھ حصہ

قَسَمَهُ بَيۡنَ النَّاسِ ، فَقَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ : "تَرَكۡتَنَا يَاأُسَيۡدُ!
تقسیم کیا اس کو درمیان لوگوں کے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھوڑ دیا ہم نے اے اسیدؓ!
بنوظفر کو بھی دیا۔(اُسید کی بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسید! (بات یہ ہے کہ) پہلے تم نے ہم سے رابطہ نہیں کیا
حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِي أَيۡدِيۡنَا، فَإِذَا سَمِعۡتَ بِطَعَامٍ قَدۡ
یہاں تک کہ ختم ہو گیا جو ہمارے پاس تھا تو جب تم سنو غلے کے بارے میں تحقیق
اور جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ ختم ہو چکا ہے۔اب تم لوگ جب غلہ کے بارے میں سنو
أَتَانِي فَأۡتِنِي فَاذۡكُرۡ لِي أَهۡلَ ذَاكَ الۡبَيۡتِ ،
آیا میرے پاس تو آجانا میرے پاس تو یاد کروانا میرے لیے ان گھر والوں کا معاملہ
کہ مجھے وصول ہوا ہے تو میرے پاس آجانا اور ان گھر والوں کا معاملہ یاد کروانا"۔
أَوِ اذۡكُرۡلِي ذَاكَ فَمَكَثَ مَاشَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَتٰى رَسولَ اللهِ ﷺ!
یا ذکر کرنا میرے لیے تو ٹھہرے رہے جتنا چاہا اللہ نے پھر آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس
پس جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت اسید ٹھہرے رہے پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس
طَعَامٌ مِنۡ خَيۡبَرَ : شَعِيۡرٌ وَتَمۡرٌ، فَقَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِيۡ النَّاسِ، قَالَ
غلہ خیبر سے: جو اور کھجوریں تو تقسیم کیا نبی ﷺ نے لوگوں میں فرمایا:
خیبر سے غلہ لایا گیا جس میں جو اور کھجوریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے وہ لوگوں میں تقسیم کر دیے۔راوی کہتا ہے: پھر آپ ﷺ نے
ثُمَّ قَسَّمَ فِيۡ الۡأَنۡصَارِ فَأَجۡزَلَ، قَالَ: ثُمَّ قَسَّمَ فِيۡ أَهۡلِ ذٰلِكَ الۡبَيۡتِ
پھر تقسیم کیا انصار میں تو بہت زیادہ دیا کہا: پھر تقسیم کیا ان گھر والوں میں
انصار میں تقسیم فرمایا اور ان کو بہت زیادہ دیا اور پھر بنوظفر کے گھر والوں میں تقسیم کیا اور اُنہیں بھی

فَأَجْزَلَ، فَقَالَ لَهُ أُسَيْدٌ شَاكِرًا لَهُ: جَزَاکَ

تو بہت زیادہ دیا تو کہا ان کے لیے اُسیدؓ نے بہترین بدلہ ان کے لیے جزادے آپ کو

بہت زیادہ دیا۔ حضرت اسیدؓ نے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

اللّٰہُ أَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! أَطْیَبَ الْجَزَاءِ أَوْ خَیْرًا یَشُکُّ عَاصِمٌ قَالَ:

اللہ اے اللہ کے رسول ﷺ! عمدہ جزا یا بہترین شک کیا عاصم نے کہا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ آپ کو عمدہ اور بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ : ”وَ أَنْتُمْ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ! فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ

تو فرمایا اس کے لیے نبی ﷺ نے اور تم گروہ انصار! تو جزادے تمہیں اللہ

پھر رسول اللہ ﷺ نے اُسیدؓ سے فرمایا: ”اے انصار کی جماعت! اللہ تمہیں بھی

خَیْرًا. أَوْ: أَطْیَبَ الْجَزَاءِ فَإِنَّکُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ

بہترین یا: عمدہ جزا پس یقیناً تم جو میں جانتا ہوں پاک دامن صبر کرنے والے ہو

عمدہ اور بہترین جزا عطا فرمائے، کیونکہ تم لوگ میرے علم کے مطابق پاکدامن اور صبر کرنے والے ہو

وَسَتَرَوْنَ بَعْدِیْ أَثَرَةً فِیْ الْقَسْمِ وَالأَمْرِ،

اور عنقریب تم دیکھو گے میرے بعد حق تلفی تقسیم میں اور حکومت کے معاملات میں

(لیکن اتنا یاد رکھو کہ) تم میرے بعد عنقریب ہی مال کی تقسیم اور ولایت (حکومت کے معاملات) میں حق تلفی دیکھو گے

فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ“.

تو صبر کرو یہاں تک کہ تم ملو گے مجھ سے اوپر حوض کے“۔

سو صبر کرنا یہاں تک کہ حوض پر مجھے آ ملو۔“ (الصحیحة:3096)

قبل از قیامت ظاہر ہونے والی برائیاں

(2570). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ :

2570۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے یقیناً وہ فرمایا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ! لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

قسم ہے اس ذات کی محمد ﷺ کی جان اس کے ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت

اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی

حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالْبُخْلُ ، وَيَخُوْنَ الأَمِيْنُ،

یہاں تک کہ ظاہر ہوگی بے حیائی اور بخل اور خائن بنایا جائے گا امین کو

جب بے حیائی اور بخل ظاہر ہو جائے گا۔ امین کو خائن اور خائن کو امین بنالیا جائے گا۔

وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ ، وَيَهْلِكَ الْوُعُوْلُ ، وَتَظْهَرَ

اور امین بنایا جائے گا خائن کو اور ہلاک ہو جائیں گے وعول اور ظاہر ہوں گے

وعول ہلاک ہو جائیں گے اور تحوت منظر عام پر آجائیں گے“

التُّحُوْتُ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! وَمَا الْوُعُوْلُ وَمَا التُّحُوْتُ ؟

تحوت انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اور کیا ہے وعول اور کیا ہے تحوت؟

صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وعول اور تحوت کیسے کہتے ہیں؟

قَالَ: ”الْوُعُوْلُ: وُجُوْهُ النَّاسِ وَأَشْرَافُهُمْ ، وَالتُّحُوْتُ: الَّذِيْنَ كَانُوْا

فرمایا: الوعول: سردار لوگ اور معززان کے اور التحوت: جو تھے

آپ ﷺ نے فرمایا: وعول سے مراد سردار اور معزز لوگ ہیں اور تحوت سے مراد وہ لوگ ہیں،

تَحتَ أَقْدَامِ النَّاسِ لَا يُعلَمُ بِهِمْ".

تلے قدموں کے لوگوں کے نہیں جانتا تھا ان کو"۔

جو لوگوں کے پاؤں تلے تھے اور اُن کو کوئی نہیں جانتا تھا"۔(الصحيحة:3211)

سبیل اللہ کی اقسام

(2571). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ

2571۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا: اسی اثناء میں ہم بیٹھے تھے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں: ہم

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا شَابٌّ مِنَ الثَّنِيَّةِ

ساتھ رسول اللہ ﷺ کے جب دکھائی دیا ہم پر ایک جوان ایک گھاٹی سے

رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اچانک پہاڑی راستے سے ایک نوجوان

فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ (وَفِي رِوَايَةٍ: رَمَيْنَاهُ) بِأَبْصَارِنَا

پھر جب دیکھا ہم نے اس کو اور ایک روایت میں ہے: ہم نے پھینکا اپنی آنکھوں سے

آتے ہوئے دیکھائی دیا،

، قُلْنَا: لَوْ أَنَّ هَذَا الشَّابَّ جَعَلَ شَبَابَهُ وَنَشَاطَهُ

کہا ہم نے کاش یقیناً یہ جوان ہو جائے جوانی اس کی اور اس کی نشاط

جب ہم نے اُس کو دیکھا تو کہا: کاش یہ نوجوان اپنی شباب ونشاط

وَقُوَّتَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ قَالَ فَسَمِعَ مَقَالَتَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

اوراس کی قوت اللہ کی راہ میں کہا تو سنی اس نے ہماری بات رسول اللہ ﷺ نے

اور قوت وطاقت کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیتا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہماری بات سنی

فَقَالَ: ”وَمَا سَبِيْلُ اللهِ اِلَّا مَنْ قُتِلَ؟ مَنْ سَعَى عَلَى

تو فرمایا اور کیا ہے اللہ کی راہ میں ہے مگر جو مارا جائے؟ جس نے محنت کی اوپر

تو فرمایا: ”کیا اللہ کی راہ میں وہی ہے جو شہید کر دیا جائے؟

وَالِدَيْهِ، فَفِي سَبِيْلِ اللهِ وَمَنْ سَعٰى عَلَى عِيَالِهِ،

اپنے والدین کے تو اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے محنت کی اوپر اپنے گھر والوں کے

جس نے اپنے والدین کے لیے محنت کی وہ اللہ کی راہ میں ہے، جس نے اپنے اہل عیال کے لیے محنت کی

فَفِي سَبِيْلِ اللهِ وَمَنْ سَعٰى عَلَى نَفْسِهِ لِيُعِفَّهَا،

تو اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے محنت کی اوپر اپنی جان کے تاکہ وہ پاک دامن رہیں

وہ اللہ کی راہ میں ہے، جس نے اپنے آپ کو پاکدامن رکھنے کے لیے تگ ودو کی وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔

فَفِي سَبِيْلِ اللهِ، وَمَنْ سَعٰى عَلَى التَّكَاثُرِ

تو اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے کوشش کی مال زیادہ اکٹھا کرنے پر

جس نے مال زیادہ اکٹھا کرنے کے لیے محنت کی

فَفِي سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ وَفِي رِوَايَةٍ: الطَّاغُوْتِ“.

تو راستے میں ہے شیطان کے اور ایک روایت میں ہے : طاغوت کی۔

وہ شیطان اور ایک روایت کے مطابق طاغوت کی راہ میں ہے۔(الصحيحة:3248)

اجر کب ملتا ہے؟

(2572). عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ مَرْفُوعًا : "لَا أَجْرَ اِلَّا
2572۔(روایت ہے) حضرت ابوذرؓ سے مرفوعاً: نہیں اجر مگر
حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ a نے فرمایا: (کسی عمل کا) کوئی اجر وثواب نہیں، الا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کی توقع رکھتے
عَنْ حِسْبَةٍ، وَلَا عَمَلَ اِلَّا بِنِیَّةٍ".
اجر کی توقع کے اور نہیں کوئی عمل مگر نیت سے
ہوئے کیا جائے اور (اسی طرح) نیت کے بغیر بھی کوئی عمل نہیں"۔(الصحیحة:2415)

مہمان نوازی سے محروم، خیر و بھلائی سے محروم

(2573). عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوْعًا : "لَا خَیْرَ
2573۔(روایت ہے) عقبہ بن عامرؓ سے مرفوعاً: نہیں کوئی بھلائی
حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"اس بندے میں بھی کوئی خیر و بھلائی نہیں
فِیْمَنْ لَا یُضِیْفُ".
اس میں جو نہیں مہمان نوازی کرتا"۔
جو مہمان نوازی نہیں کرتا"۔(الصحیحة:2434)

بندہ کب تک یتیم رہتا ہے؟

(2574). عَنْ ذِيَالِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي حَنْظَلَةَ
2574۔(روایت ہے) ذیال بن عبیدؒ سے کہتے ہیں: میں نے سنا اپنے دادا حنظلہؓ سے
ذیال بن عبیدؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت حنظلہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا
يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ،
وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں یتیمی بعد بلوغت کے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیمی نہیں
وَلَا يُتْمَ عَلَى جَارِيَةٍ إِذَا هِيَ حَاضَتْ".
اور نہیں یتیمی اوپر لڑکی کے جب وہ حائضہ ہو"۔
اور (اسی طرح) جب لڑکی کو حیض آجائے تو اس پر بھی یتیمی (کا حکم) نہیں رہتا"۔(الصحيحة:3180)

حسد، خیر و بھلائی کا دشمن ہے

(2575). عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:
2575۔(روایت ہے) ضمرہ بن ثعلبہؓ سے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
حضرت ضمرہ بن ثعلبہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَالَمْ يَتَحَاسَدُوْا".
ہمیشہ رہیں گے لوگ بھلائی پر جب تک نہ وہ آپس میں حسد نہ کریں"۔
"لوگ اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے"۔(الصحيحة:3386)

دل کو راہ راست پر لانے کے لیے زبان کا کردار

(2576).	عَنْ	أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ	قَالَ:	قَالَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
2576۔(روایت ہے)		حضرت انس بن مالک ؓ سے	کہا:	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:

حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَسْتَقِيْمُ	إِيْمَانُ	عَبْدٍ	حَتّٰى	يَسْتَقِيْمَ	قَلْبُهُ ،
نہیں درست ہوسکتا	ایمان	کسی بندے کا	یہاں تک کہ	درست ہو	دل اس کا

"کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل درست نہیں ہوتا

وَلَا	يَسْتَقِيْمُ	قَلْبُهُ	حَتّٰى	يَسْتَقِيْمَ	لِسَانُهُ	وَلَا يَدْخُلُ
اور نہیں	درست ہوگا	دل اس کا	یہاں تک کہ	درست ہو	زبان اس کی	اور نہیں داخل ہوگا

اور کسی کا دل ااس وقت تک صحیح نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان راہ راست پر نہیں آجاتی اور ایسا شخص تو جنت میں داخل

رَجُلٌ	الْجَنَّةَ	لَا	يَأْمَنُ	جَارُهُ	بَوَائِقَهُ".
کوئی آدمی	جنت میں	نہیں	امن میں ہوگا	پڑوسی اس کا	اس کے شر سے"۔

نہیں ہوگا جس کے شرور سے اُس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہوتا"۔ (الصحيحة:2841)

امہات المومنین کے حق میں مہربان لوگ سچے اور صابر تھے

(2577).	قَالَ :	عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ:	سَمِعْتُ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ
2577۔	کہا:	عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے:	میں نے سنا	رسول اللہ ﷺ سے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا،

يَقُوْلُ: "لَا يَعْطِفُ عَلَيْكُنَّ بَعْدِی اِلَّا
وہ فرماتے ہیں: نہیں مہربان ہوں تم پر (ازواج مطہرات پر) میرے بعد مگر
آپ ﷺ (اپنی بیویوں سے) فرمار ہے تھے: "میرے بعد تم پر وہی لوگ مہربان و مشفق ہوں گے جو سچے
الصَّادِقُوْنَ الصَّابِرُوْنَ" قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَبِعْتُ
سچے صبر کرنے والے کہا عبدالرحمٰنؓ نے: تو میں نے فروخت کی
اور صابر ہوں گے"۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں
مِنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِی سَرْحٍ شَیْئًا قَدْ سَمَّاہُ بِأَرْبَعِیْنَ أَلْفًا
عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو ایک چیز تحقیق نام لیا اس کا 40 ہزار میں
میں نے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو ایک چیز (یعنی باغ) چالیس ہزار کا فروخت کیا
فَقَسَمْتُہُ بَیْنَھُنَّ یَعْنِی: بَیْنَ أَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ
تو میں نے تقسیم کیا اس کو درمیان ان کے یعنی درمیان ازواج کے نبی ﷺ کے
اور وہ (ساری رقم) نبی کریم ﷺ کی زوجات میں تقسیم کردی
وَرَحِمَھُنَّ اللّٰہُ".
اور رحم فرمائے ان پر اللہ"۔
اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔(الصحیحة:3318)

دورخا آدمی امانتدار نہیں ہوتا

(2578). عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: "لَایَنْبَغِی

2578۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے نبی ﷺ سے فرمایا: نہیں زیب دیتا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لِذِی الْوَجْهَیْنِ أَنْ یَکُوْنَ أَمِیْنًا".

دو چہروں والوں کو یہ کہ ہو وہ امین"۔

"دو رخے بندے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ امین بھی ہو"۔ (الصحیحة:3197)

مومن لعن طعن کرنے والا نہیں ہوتا

(2579). عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:

2579۔ (روایت ہے) عبداللہ بن عمرؓ سے نبی ﷺ سے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کے لیے یہ مناسب نہیں

"لَایَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ أَنْ یَکُوْنَ لَعَّانًا".

نہیں مناسب مومن کے لیے یہ کہ ہو لعنت کرنے والا"۔

کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو"۔ (الصحیحة:2636)

خاوند کا بیوی کی تمنائیں پوری کرنا گانے اور موسیقی کی حقیقت اور حکم

(2580). عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، دَخَلَ

2580۔(روایت ہے) حضرت عائشہؓ سے زوجہ نبی ﷺ کی داخل ہوئے

زوجہء رسول ﷺ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں: حبشی لوگ مسجد میں داخل ہوئے

الْحَبَشَةُ الْمَسْجِدَ يَلْعَبُوْنَ ، فَقَالَ لِي: "يَاحُمَيْرَاءُ!

حبشی مسجد میں وہ کھیلتے تھے تو فرمایا میرے لیے اے حمیراؓ!

اور کھیلنے لگ گئے۔آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''حمیرا!

أَتُحِبِّيْنَ أَنْ تَنْظُرِيْ اِلَيْهِمْ ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَامَ

کیا تم پسند کرتی ہو یہ کہ تم دیکھو ان کو؟ تو میں نے کہا: ہاں تو کھڑے ہوئے

ان کو دیکھنا پسند کروگی؟'' میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوگئے،

عَلَى الْبَابِ، وَجِئْتُهُ، فَوَضَعْتُ ذَقَنِيْ عَلَى عَاتِقِهِ

اوپر دروازے پر اور میں آئی تو میں نے رکھ دی ٹھوڑی اپنی اوپر ان کے کندھے کے

میں آئی اور اپنی ٹھوڑی آپ ﷺ کے کندھے پر رکھ دی

فَأَسْنَدْتُّ وَجْهِيْ اِلَى خَدِّهِ ، قَالَتْ وَمِنْ قَوْلِهِمْ

پس میں نے لگادیا چہرہ اپنا طرف ان کی گال کے اُس نے کہا اور ان کی بات

اور اپنا چہرہ آپ ﷺ کے رخسار کے ساتھ لگادیا۔وہ کہتی ہیں:

يَوْمَئِذٍ: أَبَاالْقَاسِمِ طَيِّبًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :

اس دن تھی: اے ابوالقاسمؓ طیب بنائے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

اس دن انہوں نے (جو کچھ کہا تھا) اس میں یہ بات بھی تھی: اے قاسم! 'اللہ تعالیٰ آپ کو) طیب (بنائے)۔

”حَسۡبُکِ؟“ فَقُلۡتُ: يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ! لَا تَعۡجَلۡ فَقَامَ

کافی ہے تجھے؟ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! نہ آپ جلدی کریں تو کھڑے ہوئے

پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کافی ہے؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جلدی مت کیجیے۔

لِي ثُمَّ قَالَ: ”حَسۡبُکِ؟“ فَقُلۡتُ: لَا تَعۡجَلۡ

میرے لیے پھر کہا: کافی ہے تجھے؟ میں نے کہا: نہ آپ جلدی کریں

سو آپ ﷺ میرے لیے کھڑے رہے اور (کچھ دیر بعد پھر) فرمایا: ”اب کافی ہے؟

يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ! قَالَتۡ: وَمَالِي حُبٌّ النَّظۡرِ

اے اللہ کے رسول! انہوں نے کہا: اور کیا ہے میرے لیے میں شوق رکھتی دیکھنے کا

میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! جلدی نہ کریں۔

اِلَيۡهِمۡ، وَلٰكِنِّي أَحۡبَبۡتُ أَنۡ يَبۡلُغَ النِّسَاءَ مَقَامُهُ

ان کی طرف لیکن میں پسند کرتی تھی یہ کہ پہنچ جائے عورتوں کو مقام ان کا

وہ کہتی ہیں: (دراصل) مجھے اُن کی طرف دیکھنے کا شوق نہیں تھا میں تو یہ چاہتی تھی کہ عورتوں کو پتہ چل جائے کہ میرے نزدیک

لِي، وَمَكَانِي مِنۡهُ.

میرے لیے اور جو میری قدر ہے ان کے نزدیک۔

آپ ﷺ کا مرتبہ کیا ہے اور آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔(الصحيحة: 3277)

(2581). عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْد: أَنَّ امْرأةً جَاءَتْ اِلَى
2581۔(روایت ہے) سائب بن یزیدؓ سے: یقیناً ایک عورت آئی طرف
حضرت سائب بن یزیدؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔
رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ''يَاعَائِشَةُ! أَتعْرِفِيْنَ هٰذِهِ؟'' قَالَتْ:
رسول اللہ ﷺ کے پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم پہچانتی ہو اس کو؟'' انہوں نے کہا:
آپ ﷺ نے پوچھا: ''عائشہ! تم اسے جانتی ہے؟''
لَا يَانَبِيَّ اللهِ ﷺ! قَالَ: ''هٰذِهِ قَيْنَةُ بَنِي فُلَانٍ،
نہیں اے اللہ کے نبی ﷺ! فرمایا: یہ مغنیہ ہے بنی فلاں
انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بنو فلاں کی مغنّیہ ہے،
تُحِبِّيْنَ أَنْ تُغَنِّيْكِ؟'' قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَأَعْطَاهَا
کیا تم چاہتی ہو یہ کہ گائے تمہارے لیے؟ انہوں نے کہا: ہاں کہا: تو دیا اس کو
کیا تم چاہتی ہو کہ وہ تمہارے لیے گائے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اُس کو تھال دیا
طَبَقًا فَغَنَّتْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ''قَدْ نَفَخَ
تھال تو اُس نے گایا اس پر تو کہا نبی ﷺ نے: تحقیق پھونک ماری ہے
سو اُس نے اُس پر گایا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ
الشَّيْطَانُ فِي مِنْخَرَيْهَا''.
شیطان نے اس کے نتھنوں میں''۔
شیطان نے اس کے نتھنوں میں پھونک ماری ہے''۔(الصحیحة:3281)

جنتی اور جہنمی افراد کی اقسام

(2582). عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ذَاتَ يَوْمٍ
2582۔(روایت ہے) عیاض بن حمارؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن
حضرت عیاض بن حمار مجاشعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:
فِي خُطْبَتِهِ" أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا
اپنے خطبہ میں سنو یقیناً میرے رب نے حکم دیا ہے مجھے یہ کہ میں سکھاتا ہوں تمہیں جن سے
سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں کو وہ باتیں سکھادوں،
جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ
لاعلم ہو تم اس میں سے جو سکھا دی ہیں مجھے آج کے دن یہ ہیں سب مال میں نے عطا کیا اس کو
کہ جن سے تم لاعلم ہو۔ میرے رب نے آج کے دن مجھے وہ باتیں سکھادی ہیں (وہ باتیں میں تمہیں بھی سکھاتا ہوں)۔
عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ
اپنے بندے کو حلال سے اور یقیناً میں نے میں نے پیدا کیا اپنے بندوں کو رجوع کرنے والا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے بندے کو جو مال دے دیا ہے وہ اس کے لیے حلال ہے،
كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ
اُن سب کو اور یقیناً وہ آتے ہیں ان کے پاس شیاطین سو بہکاتے ہیں ان کو اُن کے دین سے
اور میں نے اپنے سب بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن شیطان میرے ان بندوں کے پاس آ کر انہیں ان
وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ
اور حرام کرتے ہیں اُن پر جو میں نے حلال کیا اُن کے لیے اور حکم دیتے ہیں اُن کو یہ کہ

کے دین سے بہکاتے ہیں اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جن چیزوں کو حلال کیا ہے وہ ان کے لیے حرام قرار دیتے ہیں اور وہ ان

يُشْرِكُوا بِي مَالَمْ أُنْزِلُ بِهِ سُلْطَانًا ، وَإِنَّ اللَّهَ

وہ شریک ٹھہرائیں میرے ساتھ جو نہیں میں نے نازل کی اس کی کوئی حجت اور یقیناً اللہ تعالیٰ

کو ایسی چیزوں کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں کہ جس کی کوئی حجت میں نے نازل نہیں کی اور اللہ تعالیٰ نے

نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا

نظر کی طرف اہل زمین کے تو ناپسند کیا اُن کو اُن کے عرب اور ان کے عجم کو مگر بچ گئے

زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے۔ سوا ان چند لوگوں کے جو اہل کتب میں سے باقی تھے اور

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ

اہل کتاب میں سے اور فرمایا یقیناً میں نے بھیجا تجھے تاکہ میں آزماؤں تجھے اور آزماؤں ان کو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے بھیجا ہے تاکہ میں تم کو آزماؤں اور ان کو بھی آزماؤں کہ جن کے پاس آپ

بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ وَتَقْرَؤُهُ

تیرے ساتھ اور میں نے نازل کی تجھ پر کتاب نہیں دھو سکتا اس کو پانی اور تم تلاوت کرو گے اسکی

ﷺ کو بھیجا ہے اور میں نے آپ ﷺ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جسے پانی نہیں دھو سکتا،

نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا

نیند میں اور بیداری میں اور یقیناً اللہ نے حکم دیا مجھے یہ کہ میں جلا دوں قریش کو

تم نیند اور بیداری (دونوں حالتوں) میں اس کی تلاوت کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں قریش

فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً

تو میں نے کہا اے میرے رب تب پھوڑ دیں گے میرا سر تو کر دیں گے اس کو روٹی (کی طرح)

کوجلادوں۔میں نے کہا: اے میرے پروردگار! وہ تو میرا سر پھوڑ دیں گے اور اُس کو (کچل کر) روٹی کی طرح بنادیں گے۔

قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ

فرمایا نکال دو تم ان کو جیسا انہوں نے نکالا تمہیں اور جہاد کرو اُن سے ہم مدد کریں گے تیری

اللہ نے فرمایا: تو اُن کو نکال دے، جس طرح انہوں نے تجھے نکالا اور اُن سے جہاد کر، ہم تیری مدد کریں گے،

وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ

اور خرچ کرو تو خرچ کیا جائے گا تجھ پر اور بھیجو لشکر ہم بھیجیں گے پانچ گنا اس کو

اور تو خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا اور تو ایک لشکر بھیج ہم اس کی پانچ مثل بھیجیں گے،

وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ: وَأَهْلُ الْجَنَّةِ

اور جنگ کرو ان میں سے جو تیری اطاعت کریں اُن سے جو نافرمانی کریں تیری فرمایا: اور اہل جنت

اور اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ مل کر اپنے نافرمانوں سے لڑ۔

ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ

تین طرح کے ہیں صاحب اقتدار منصف صدقہ کرنے والا توفیق دیا گیا اور وہ شخص رحم دل

اور جنتی لوگ تین طرح کے ہیں (1) منصف صاحب اقتدار جو صدقہ کرنے والا ہو اور اسے نیک کاموں ک ءتوفیق دی گئی

رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ مُتَصَدِّقٌ

نرم دل ہو ہر رشتے دار اور مسلمان کے لیے اور پاک دامن سوال کرنے سے بچنے والا صدقہ کرنے والا

ہو۔(2) ہر وہ شخص جو قریبی رشتہ دار اور مسلمان کے حق میں نرم دل اور رحم دل ہو (3) ہر وہ شخص جو پاک دامن ہو اور اہل عیال کے

ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ

اہل وعیال والا فرمایا اور اہل دوزخ پانچ طرح کے ہیں کمزور وہ شخص نہیں توفیق

باوجود مانگنے سے بچنے والا صدقہ کرنے والا ہو۔ اور دوزخ والے پانچ طرح کے لوگ ہیں: (1) وہ کمزور شخص کہ جس کو بری بات سے

لَهُ الَّذِیْ هُمْ فِیْكُمْ تَبَعًا لَایَتْبَعُوْنَ أَهْلًا وَلَا مَالًا

اس کے لیے جن میں وہ تم میں فرماں بردار رہتے نہیں وہ چاہتا گھروالے اور نہ مال

بچنے کی توفیق نہیں، وہ تم میں (تمہارا) فرمانبردار وہ گھربار چاہتا ہے نہ مال۔

وَالْخَائِنُ الَّذِی لَا یَخْفٰی لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ

اور خیانت کرنے والا جس کی نہیں چھپی ہوئی اس کے لیے لالچ اور نہیں معمولی چیز ہو

(2) وہ خائن جس کی لالچ مخفی نہیں ہوتی جب اسے معمولی سی چیز میں خیانت کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ خیانت کرگزرتا ہے۔

إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا یُصْبِحُ وَلَا یُمْسِی إِلَّا وَهُوَ

مگر خیانت کرے اس کی اور ایک شخص نہ وہ صبح کرتا ہو اور نہ وہ شام کرتا ہو مگر اور وہ

(3) وہ آدمی جو صبح وشام تیرے گھربار اور مال و دولت کے بارے میں دھوکہ باز ثابت ہو۔

یُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكِذْبَ

دھوکہ دینے والا ہو تجھ کو تیرے گھروالوں سے اور تیرے مال سے اور ذکر کیا بخل یا جھوٹ کا

(4) پھر آپ نے بخل یا جھوٹ اور

وَالشِّنْظِیرُ الْفَحَّاشَ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰی إِلَیَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا

اور بدخلق فحش گوئی کرنے والا اور بے شک اللہ نے وحی کی طرف میرے یہ کہ عاجزی کرو

(5) فحش گوئی اور بدخلق کا ذکر کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم عاجزی کرو۔

حَتّٰی لَا یَفْخَرَ أَحَدٌ وَلَا یَبْغِی أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ“.

یہاں تک کہ نہ فخر کرے کوئی ایک اور نہ زیادتی کرے کوئی ایک اوپر کسی ایک کے“۔

کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے"۔(الصحیحة:3599)

دنیوی نعمتیں رضائے ربّانی کی دلیل نہیں

(2583). عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "اِنَّ اللهَ

2583۔(روایت ہے) عبداللہؓ سے کہتے ہیں: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ

تقسیم کیا درمیان تمہارے تمہارے اخلاق کو جس طرح تقسیم کر دیا درمیان تمہارے

"اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمہارے مابین تمہارے رزق کو تقسیم کیا ہے، اسی طرح تمہارے درمیان تمہارے اخلاق کو بھی تقسیم

أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ

تمہارے رزق کو اور یقیناً اللہ عطا کرتا ہے دنیا میں جس کو وہ پسند کرتا ہے اور جسے

کر دیا ہے۔اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے اُسے بھی دنیا عطا کرتا ہے، اور جیسے ناپسند کرتا ہے اُسے بھی دے دیتا ہے،

لَايُحِبُّ، وَلَايُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ ضَنَّ

نہیں وہ پسند کرتا اور نہیں وہ عطا کرتا ایمان مگر جس سے وہ پسند کرتا ہے تو جو بخل کرے

اور ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جس کو پسند فرماتا ہے۔

بِالْمَالِ أَنْ يُّنْفِقَهُ، وَخَافَ الْعُدُوَّا أَنْ يُّجَاهِدَهُ ،

مال میں یہ کہ وہ خرچ کرے اس کو اور ڈرے دشمن سے یہ کہ وہ جہاد کرے ان سے

پس جو شخص مال خرچ کرنے سے بخل کرے،

وَهَابَ	اللَّيْلَ	أَنْ	يُكَابِدَهُ ،	فَلْيُكْثِرْ
اور گھبرائے	رات میں	یہ کہ	تکلیف اور مشقت اُٹھائے	تو چاہیے کہ وہ کثرت کرے
دشمن کے ساتھ لڑنے سے ڈر جائے اور رات میں تکلیف و مشقت اٹھانے سے گھبرائے				
مِن قَوْلِ:	سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ".			
کلمات سے:	سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ"			
تو وہ کثرت سے یہ کلمات کہے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ". (الصحيحة:2714)				